النحو في الكلام كالملح في الطعام

نحو میر

مع تمرین

مصنف

امام النحو علی بن محمد المعروف بمیر سید شریف

پ ۷۴۰ھ

وفات ۸۴۰ھ

تحقیق و تعلیق

مولانا محمد علی صاحب بجنوری اُستاذ دارالعلوم دیوبند

ناشر

عطا پبلیکیشنز دیوبند

Mob.:9412423111

فہرست عناوین

﴿مقدمہ﴾

حضرت مولانا سید ارشد مدنی دامت برکاتہم

استاذ حدیث و ناظم تعلیمات دار العلوم دیو بند

احمدہٗ و اصلی علی رسولہ الکریم:

ہمارے مدارس میں فارسی نصابِ تعلیم بڑا کامیاب اور جامع نصابِ تعلیم تھا۔ زبان کے ساتھ ساتھ نحو وصرف کی بیشتر اصطلاحات، طالب علم کو یاد ہو جاتی تھیں، بلکہ احسن القواعد کتاب کو پڑھاتے ہوئے استاذ اسی طرح ترکیب نحوی کرایا کرتا تھا، جس طرح مفید الطالبین وغیرہ کتابوں میں کرائی جاتی تھیں، نتیجتاً فارسی سے فارغ ہونے والا طالب علم نحو وصرف میں بڑی اچھی واقفیت رکھتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ "میزان" اور "نحو میر" وغیرہ کتابیں تھوڑے دنوں میں ختم ہو جایا کرتی تھیں۔ پھر جب عربی میں اس کو معیاری کتابیں پڑھنے کا موقع ملتا تھا، تو فن پر اس کی غیر معمولی گرفت ہو جاتی تھی۔ اب وہ پرانی فارسی کا نصابِ تعلیم، تو بالکل معدوم ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے تعلیمی انحطاط بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مزید یہ کہ دورِ حاضر میں مدارس کے نصاب میں فن نحو سے متعلق "نحو میر"، "ہدایۃ النحو" اور "کافیہ" پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کتابوں میں ذکر کردہ اصطلاحات کی تعریفات اور عملی طور پر مشق و تمرین کا اہتمام نہیں کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے طالب علم میں مطلوبہ صلاحیت پیدا نہیں ہو پاتی۔ جو محنتی طلبہ ہوتے ہیں وہ بھی کتابوں میں مذکور مثالوں سے آگے عربی کلمات میں نحوی وصرفی قوانین کو منطبق نہیں کر پاتے۔ ان حالات کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ کتاب میں مذکور اصطلاحات کی جامع تعریفات یاد کرانے اور مختلف مثالوں سے تمرین کرانے کا اہتمام ہو، تا کہ طالبِ علم کے دماغ میں کشادگی، معلومات میں وسعت اور علم میں گہرائی پیدا ہو۔ عربی عبارت کی صحیح ترکیب اور ایک کلمہ کے دوسرے کلمہ کے ساتھ رابطہ اور تعلق پہچاننے کا خاطر خواہ سلیقہ ہو۔ مولانا محمد علی صاحب بجنوری کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے "نحو میر" (مصنفہ امام النحو میر سید شریف جرجانیؒ متوفی ۸۴۰ھ) کو اسباق میں تقسیم کیا اور ہر سبق کے بعد طلبہ کی صلاحیت کو مدّ نظر رکھ کر قرآن پاک سے تمرین کا اضافہ کیا اور "نحو میر" میں مذکور اصطلاحات کی جامع تعریفات حاشیہ میں لکھ دیں، جو طلبہ کو یاد کرانی ضروری ہیں اور بعض نہایت مفید باتیں نحو میر پڑھانے والے استاذ کے لیے ہدایت کے عنوان سے حاشیہ میں تحریر کی ہیں۔ اگر شروع کتاب میں بیان کی ہوئی تعلیمی ہدایات کے مطابق نحو میر کو پڑھایا جائے گا، تو امید ہے کہ انشاء اللہ طلبہ کی صلاحیتوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا اور طلبہ کے لیے قرآن کا سمجھنا آسان ہوگا اللہ تعالیٰ موصوف کی اس محنت کو قبول فرمائے، ان کے علم میں برکت عطا فرمائے اور نحو میر کی مقبول افادیت کے ساتھ ان کی کوشش کی افادیت کو بیش از بیش عام فرمائے! آمین یا رب العالمین۔

۲۵/۵/۱۵ ھ ۱۴۳۶

«رائے گرامی»

حضرت مولانا مزمل حسین صاحب مظفرنگری دامت فیوضہم

استاذِ نحو دار العلوم دیو بند

حضرت مولانا محمد علی صاحب! زید مجدہ! دار العلوم دیو بند کے ایک کامیاب مدرس ہونے کے ساتھ لکھنے پڑھنے کا خاص ذوق رکھتے ہیں۔ فن ''نحو'' آپ کی دلچسپی کا خاص موضوع ہے اس فن کو مبتدی طلبہ کے لیے سہل بنانے کی موصوف کی ایک کامیاب کوشش ''تدریس النحو'' اور ''الدروس النحویہ'' کی شکل میں حال ہی میں سامنے آچکی ہے جس کو نہ صرف اہل علم کے حلقوں میں بہ نظرِ استحسان دیکھا گیا ہے، بلکہ بعض مدارس میں یہ کتابیں داخلِ نصاب بھی ہو چکی ہیں ''نحو میر'' جو قدیم زمانہ میں مدارسِ اسلامیہ کے نصاب کی جز کی حیثیت سے چلی آرہی ہے اور جس نے اس کتاب کو پڑھایا پڑھایا ہے وہ نہ صرف اس کتاب کی افادیت و اہمیت کا معترف ہوتا ہے، بلکہ اس کے بغیر نصابِ تعلیم میں ایک بڑی کمی محسوس کرتا ہے۔ اس کتاب کو بقدرِ ضرورت مشق و اجرا کی روشنی میں پڑھایا جائے۔ تو طالبِ علم کو پوری طرح اس کتاب سے فائدہ گا۔ کتاب میں چونکہ مشقیہ مثالیں اور اجرا نہیں ہے، لہٰذا اس بات کی ضرورت تھی کہ بقدرِ ضرورت اجرا و مشق تحریری شکل میں سامنے آجائے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت مولانا ''محمد علی'' صاحب زید مجدہ! کو جنہوں نے اس ضرورت کی نہ صرف بحسن وخوبی تکمیل کی، بلکہ اس کتاب میں اردو زبان میں بہت مفید حاشیہ بھی تحریر فرمایا جس نے اس کتاب کی افادیت کو دو چند کر دیا ہے۔ احقر نے اس کے کچھ مقامات پر نظر ڈالی ہے ماشاء اللہ بہت خوب کام ہے، دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور طلبہ کے لیے نافع ومفید بنائے۔

محمد مزمل حسین عفی عنہ
خادم التدریس
دار العلوم دیوبند
۲۲/۵/۲۶ھ

عرض محشی

عربی تعلیم کا بنیادی مقصد قرآن وحدیث کے مفہوم ومعانی کے صحیح ادراک کی صلاحیت پیدا کرنا ہے، اس مقصد کے حصول کے لیے عربی زبان کے قواعد (نحو وصرف) کو جو کلیدی حیثیت حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں؛ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس زمانے میں عربی مدارس کے طلبہ گونا گوں وجوہات کی بنا پر اس فن کے تعلق سے تہی دامن نہیں تو کم مایہ ضرور ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں مادر علمی دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد جب مجھے مخدومی مولانا انوار احمد صاحب نگینوی (مہتمم مدینۃ العلوم نگینہ ضلع بجنور) کی زیر نگرانی مدرسہ فخر العلوم (گانوڑی ضلع بجنور) اور ۱۹۹۹ء سے دارالعلوم دیوبند میں استاذ محترم حضرت مولانا سید ارشد مدنی دامت برکاتہم ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند کی زیر نگرانی تدریسی خدمت انجام دینے کا موقع ملا، تو علمِ نحو میں طلبہ کی کمزوریاں سامنے آئیں، ساتھ ہی ان اسباب ووجوہات کا احساس ہوا جن کے ہوتے ہوئے یہ کمزوریاں ناگزیر تھیں۔

چنانچہ بندے نے ان کمزوریوں اور ان کے اسباب وعوامل کو سامنے رکھ کر تین چیزوں کا انتخاب کیا ہے، جس کو فنِ نحو کے طریقۂ تدریس میں ''تبدیلی'' کا عنوان دیا جاسکتا ہے، امید واثق ہے کہ اگر اساتذہ اس طریقہ کو اپنالیں اور تعلیمی ہدایات پر پوری طرح عمل پیرا ہوں، تو نہ صرف یہ کہ طلبہ کی یہ کمزوریاں فرو ہوجائیں گی بل کہ ان کی نحوی صلاحیتوں میں محسوس اضافہ ہوگا۔ ذیل میں تینوں چیزیں درج کی جارہی ہیں:

(۱) فنِ نحو کا مشہور رسالہ ''نحو میر'' عموماً سالِ اول کے طلبہ کو پڑھایا جاتا ہے جن کی استعداد کتاب کے معیار سے پست تر ہوتی ہے، خود مصنف کتاب کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

''کہ ایں مختصریست مضبوط در علمِ نحو کہ مبتدی را بعد از حفظِ مفرداتِ لغت ومعرفتِ اشتقاق وضبطِ مہماتِ تصریف بآسانی بکیفیتِ ترکیبِ عربی راہ نماید''

(ترجمہ:۔ یہ رسالہ مفردات لغت کے یاد کرلینے، اشتقاق کے جان لینے اور صرف کی اہم اہم گردانوں کے محفوظ کرلینے کے بعد آسانی سے عربی ترکیب کی کیفیت کی طرف رہنمائی کرتا ہے) اس سے معلوم ہوا کہ کتاب کا معیار طلبہ کے معیار سے بلند تر ہے، جب کہ اربابِ تدریس سے یہ بات مخفی نہیں کہ دریں زمانہ، سالِ اول کا طالبِ علم اردو زبان سے بھی ضروری واقفیت نہیں رکھتا۔

لہٰذا نحو میر کے استاذ کو چاہئے کہ وہ محض کتاب کی عبارت اور ترجمہ حفظ یاد کرانے پر اکتفا نہ کرے

بلکہ ساتھ ہی ساتھ اصطلاحات کی جامع تعریفات بھی حفظ کرائے کیوں کہ کسی بھی فن میں مہارت کے لیے ابتدا ہی میں اس فن کی اصطلاحات کی تعریفات سے واقفیت ازبس ضروری ہے۔

(۲) ترکیب علم نحو کی حقیقت میں داخل ہے اور اس کی روح میں سرایت کیے ہوئے ہے جیسا کہ اس فن کی تعریف ہی سے ظاہر ہے۔ لہٰذا نحو میر کے طلبہ کو اس سے مستثنیٰ نہ رکھا جائے بلکہ قواعد کی روشنی میں ترکیب کی مشق کرائی جائے۔ تاکہ ابتدا ہی سے وہ اس کے عادی بن جائیں۔

(۳) اس بات سے انکار نہیں کہ محنتی استاذ طریقۂ تدریس خود متعین کر لیتا ہے اور طلبہ کے ساتھ ممارست و مزاولت سے اس کے لئے تدریس کی راہیں کھل جاتی ہیں، تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نہ ہر استاذ محنتی ہوتا ہے نہ ہر طریقہ کارگر۔ اسی نکتے کے پیش نظر میں نے ہر سبق کے بعد کلام پاک سے تمرین اور کتاب میں مذکور غیر معرَّف اصطلاحات کی جامع تعریفات حاشیہ میں پیش کی ہیں، جو نحو میر ہی نہیں بلکہ ہدایۃ النحو اور کافیہ وغیرہ کے طلبہ کے لئے بھی کارآمد اور نفع بخش ہیں، اللہ تعالیٰ نحو میر کی مقبول افادیت کے ساتھ اس کی افادیت کو بھی عام تام فرمائے (آمین)

ان کان صواباً فمن عند الله وان کان خطأً، فمن تلقاء نفسی.

محمد علی بجنوری

استاذ دار العلوم دیوبند ۱۵ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

تعلیمی ہدایات

ذیل میں اساتذہ و معلمین کیلئے چند ہدایات درج کی جارہی ہیں جن پر عمل کرنا ناگزیر ہے، عمل کر تجربہ بتلاتا ہے کہ اگر ان میں سے کسی بھی ہدایت پر عمل درآمد کرنے میں کوتاہی ہوئی، تو طلبا کا تعلیمی معیار پست ہوجائے گا، لہٰذا ضروری ہے کہ اساتذہ انتہائی جگر کاوی اور جاں فشانی سے ان ہدایات پر عمل پیرا ہوں:

(۱) گھنٹہ ہوتے ہی سبق شروع کردیں اور متعینہ وقت کو چار حصوں میں تقسیم کرلیں، پہلے حصے میں سبق سنیں، دوسرے حصے میں سبق سے متعلق تعریفات کو مثالوں سے سمجھائیں اور بطور نمونہ چند کلمات کا اجرا کرائیں، تیسرے حصے میں آموختہ اور اس سے متعلق ترکیب و اجرا سنیں اور چوتھے حصے میں اگلا سبق پڑھائیں۔

(۲) آموختہ پابندی سے سنیں، مقدار آموختہ زیادہ ہوجائے، تو اس کو سبق کی طرح تقسیم کرلیں، اور خیال رکھیں کہ زائد سے زائد ایک ہفتہ میں آموختہ مکمل ہوجائے۔

(۳) مختلف مقامات سے ترکیب اور اجرا کرانے کا معمول بنائیں اور یاد رکھیں کہ اجرا کا ایک یوم کا ناغہ ایک ہفتے کی محنت پر اثر انداز ہوتا ہے۔

(۴) سبق میں جو غیر معرف اصطلاحات مذکور ہیں ان کی تعریفات حاشیہ سے یاد کرائیں، اور "تدریس النحو" میں بیان کیے ہوئے طریقے کے مطابق تمرین و اجرا کرائیں۔

(۵) حاشیہ میں بعض باتیں ہدایت کے عنوان سے برائے اساتذۂ کرام پیش کی گئی ہیں وہ طلبہ کو یاد نہ کرائیں۔

(۶) رات کے اوقات میں اپنی نگرانی میں دیگر کتابوں کے ساتھ ساتھ اجرا کی مشق بھی کروائیں، اس کے لئے دو دو طالب علموں کی جوڑی بنا دینا زیادہ مناسب ہے۔

(۷) اساتذۂ کرام سبق پڑھانے سے پہلے خود سبق اور تعریفات حفظ یاد کریں، یہی تدریس کا اصل اور مفید طریقہ ہے۔

(۸) سبق یاد کرانے کے بعد اگلے روز سبق سمجھائیں، سبق سے متعلق تمرین اور اجرا کرائیں۔

(۹) تعریفات کو مثالوں میں منطبق کر کے دکھائیں اور طلبہ، سے بھی کہلوائیں تاکہ طلبہ، میں بتدریج سمجھانے کی صلاحیت پیدا ہوجائے۔

(۱۰) موجودہ نحو میر کو دارالعلوم دیوبند کے کتب خانے میں موجود ۱۲۵۶ھ کے مخطوطے سے ملایا گیا ہے، اس کے مطابق بعض جگہ عبارت کی تصحیح کی گئی ہے اگر کہیں عبارت میں تبدیلی دیکھیں، تو اسی تصحیح پر محمول کریں، نیز مزید تسلی کے لئے مذکورہ مخطوطے کی طرف مراجعت فرمائیں۔

(۱۱) بوقتِ ضرورت تعریفات مع حوالہ "تدریس النحو" میں ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبق ۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

امابعد: بداں !اَرْشَدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ ۔کہ ایں مختصریست مضبوط درعلم نحو، کہ مبتدی را بعد از حفظِ مفرداتِ لغتِ عرب، ومعرفتِ اشتقاق، وضبطِ مہماتِ تصریف، بآسانی بکیفیتِ ترکیب عربی راہ نماید، وبزودی درمعرفتِ اعراب وبنا وسوادِ خواندن توانائی دہد بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعَوْنِہٖ!

فائدہ:۔علم نحو کی تعریف: علم نحو وہ علم ہے جس سے اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ اور معرب ومبنی ہونے کے اعتبار سے ہر کلمے کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

موضوع: اس علم کا کلمہ اور کلام ہے۔

غرض وغایت: اس علم کی یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں لفظی غلطی سے محفوظ رہے۔

سبق ۲

فصل: بداں کہ لفظِ مستعمل[1] در سخنِ عرب بر دو قسم ست: مفرد، و مرکب۔ اما مفرد: لفظے باشد تنہا، کہ دلالت کند بر یک معنی۔ و آں را کلمہ گویند۔ و کلمہ بر سہ قسم است: اسم[2] چوں رَجُلٌ۔ و فعل[3] چوں ضَرَبَ۔ و حرف[4] چوں: هَلْ۔ چناں کہ در تصریف معلوم شدہ باشد۔

تمرین

مندرجۂ ذیل کلمات میں لفظ موضوع مہمل، اسم، فعل اور حرف کی شناخت کریں: ﴿اَللّٰهُ﴾ وہ ذات جسکی عبادت کی جائے ﴿اَلرَّسُوْلُ﴾ پیغمبر، ﴿مَسَقٌ﴾ ایک بے معنیٰ لفظ ہے ﴿اَلْمَلَكُ﴾ فرشتہ ﴿اَلْعَصْرُ﴾ زمانہ ﴿سِجِّيْلٌ﴾ کنکر ﴿خَتَمَ﴾ اس نے مہر لگائی، ﴿عَلٰى﴾ پر، ﴿شَهِدَ﴾ اس نے گواہی دی، ﴿جَهَنَّمُ﴾ جہنم۔

مندرجۂ ذیل جملوں میں اسم، فعل اور حرف کی شناخت کریں:

﴿رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ﴾ حضرت موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹے، ﴿ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ﴾ لے گیا اللہ ان کے نور کو۔

---

[1] فائدہ جو بات انسان کے منہ سے نکلتی ہے اسے لفظ کہتے ہیں۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: (۱) موضوع۔ (۲) مہمل۔ موضوع: وہ لفظ ہے جو معنی دار ہو جیسے: زید۔

مہمل: وہ لفظ ہے جو معنی دار نہ ہو۔ جیسے ﴿دَیْزٌ﴾ زید کا الٹا۔

[2] اسم: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہوں اور تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جارہا ہو جیسے: ﴿رَجُلٌ﴾ مرد ﴿غَضَبٌ﴾ ساگ۔

[3] فعل: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہوں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جارہا ہو، جیسے ﴿خَلَقَ﴾ اس نے پیدا کیا۔

[4] حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں، جیسے: ﴿مِنْ﴾ سے۔

سبق ۲

اقسام مرکب: بلفظے یست کہ از دو کلمہ یا بیشتر حاصل شدہ باشد۔ و مرکب بر دو قسم است: مفید و غیر مفید، مفید: آنست کہ چوں قائل بر آن سکوت کند، سامع را خبرے یا طلبے حاصل شود۔ و آں را جملہ و کلام گویند، پس جملہ بر دو قسم ست: خبریہ و انشائیہ، **فصل**: بداں کہ جملہ خبریہ: آنست کہ قائلش را بصدق و کذب صفت تواں کرد۔ و آں بر دو نوع ست:

اوّل: آں کہ جزو اولش، اسم باشد۔ و آں را جملۂ اسمیہ گویند۔ چوں زَیْدٌ عَالِمٌ، یعنی زید دانا ست، و جزو اولش مسند الیہ[1] ست و آں را مبتدا گویند، و جزو دوم مسند ست[2] و آں را خبر گویند۔ دوم آں کہ جزو اولش فعل باشد و آں را جملۂ فعلیہ گویند۔ چوں: ضَرَبَ زَیْدٌ۔ یعنی زد زید، جزو اولش مسند ست و آں را فعل گویند، و جزو دوم مسند الیہ است و آں را فاعل گویند۔ و بداں کہ مسند حکم است، و مسند الیہ آں چہ بر و حکم کنند۔ و اسم مسند و مسند الیہ تواند بود، و فعل مسند باشد و مسند الیہ نتواند بود و حرف نہ مسند باشد نہ مسند الیہ۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، جملہ اسمیہ، فعلیہ کی شناخت مسند اور مسند الیہ کی تعیین کریں:

﴿اَلسَّاعَةُ اٰتِیَةٌ﴾ قیامت آنے والی ہے، ﴿کَتَبَ اللّٰهُ﴾ اللہ نے لکھ دیا، ﴿خَسَفَ الْقَمَرُ﴾ چاند بے نور ہو گیا ﴿اَللّٰهُ مَلِکٌ﴾ اللہ بادشاہ ہے، ﴿اَللّٰهُ غَفُوْرٌ﴾ اللہ بخشنے والا ہے، ﴿اَجَلٌ﴾ موت، ﴿بَرِقَ الْبَصَرُ﴾ آنکھ چندھیا گئی، ﴿اَلْوُحُوْشُ حُشِرَتْ﴾ جنگلی جانور جمع کر دیئے جائیں گے، ﴿سَمِعَ اللّٰهُ﴾ اللہ نے سن لیا۔

---

[1] اسناد: دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف نسبت کرنا، اس طور پر کہ مخاطب کو پوری بات معلوم ہو۔ مسند الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی اسناد کی جائے، جیسے (اَللّٰهُ غَنِیٌّ) اللہ بے نیاز ہے، اور (اَللّٰهُ خَلَقَ)۔ میں اَللّٰهُ۔

[2] مسند: وہ اسم یا فعل ہے جس کی کسی اسم کی طرف اسناد کی جائے جیسے: (اَللّٰهُ غَنِیٌّ) اور (اَللّٰهُ خَلَقَ)۔ میں غَنِیٌّ اور خَلَقَ۔

ہدایت: اس سبق میں مسند اور مسند الیہ کی شناخت پر زیادہ توجہ دی جائے خواہ دو دن ہی کیوں نہ لگ جائیں۔ طریقہ اجراء اور مشق تدریس النحو میں دیکھ لیں۔

سبق ٤

بداں! کہ جملۂ انشائیہ آں ست کہ محتمل صدق و کذب صفت نتواں کرد۔ و آں بر چند اقسام ست:

امر[1] چوں: اِضْرِبْ۔ ونہی[2]۔ چوں: لَا تَضْرِبْ۔ واستفہام[3]، چوں: ہَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ۔ وتمنی[4] چوں: لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ۔ و ترجی[5] چوں: لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ۔ وعقود[6]، چوں: بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ۔ وندا،[7] چوں: یَا اللّٰہُ۔ و عرض،[8] چوں: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔ وقسم،[9] چوں: وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا۔ و تعجب[10] چوں: مَا اَحْسَنَ زَیْدًا وَاَحْسِنْ بِہٖ۔

فائدہ: (۱) امر: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کو طلب کیا جائے جیسے: (اِضْرِبْ) مارتو۔ (لِیَضْرِبْ زَیْدٌ) چاہیے کہ مارے زید۔

۲۔ نہی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے نہ کرنے کو طلب کیا جائے جیسے (لَا تَضْرِبْ) مت مارتو۔

(۳) استفہام: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی شئی کے متعلق سوال کیا جائے۔ جیسے: (ہَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ) کیا زید نے مارا۔

۴۔ تمنی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی محبوب شئی کے حصول کی آرزو کی جائے: جیسے (لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ) کاش زید حاضر ہوتا۔

۵۔ ترجی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی ممکن شئی کے حصول کی امید کی جائے۔ جیسے: (لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ) امید ہے کہ عمرو غائب ہوگا۔

۶۔ عقود: وہ جملے (انشائیہ) ہیں جو کسی معاملہ کو ثابت کرنے کے لیے بولے جائیں جیسے: (بِعْتُ) میں نے بیچا (اِشْتَرَیْتُ) میں نے خریدا۔ چنانچہ خرید فروخت کے بعد اگر بولے جائیں تو جملہ خبریہ ہوں گے۔

۷۔ ندا: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرف ندا کے ذریعہ کسی کو آواز دے کر اپنی طرف متوجہ کیا جائے: جیسے (یَا اَللّٰہُ) اے اللہ۔

۸۔ عرض: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ مخاطب سے نرمی کے ساتھ کسی کام کو طلب کیا جائے جیسے: (اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا) کیا آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ خیر کو پہنچیں؟

۹۔ قسم: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرف قسم اور مقسم بہ کے ذریعہ اپنی بات کو پختہ کیا جائے۔ جیسے: (وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا) خدا کی قسم ضرور بالضرور ماروں گا میں زید کو۔

حرف قسم: وہ حرف ہے جس کے ذریعہ قسم کھائی جائے۔

مُقسَم بہ: وہ اسم ہے جس کی قسم کھائی جائے۔ جیسے: وَاللّٰہِ میں واؤ کے ذریعہ اللہ کی قسم کھائی گئی ہے لہٰذا واؤ کو حرف قسم اور اللہ کو مقسم بہ کہیں گے۔

۱۰۔ فعل تعجب: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں ایسے صیغہ کے ذریعہ حیرت ظاہر کی جائے جو حیرت ظاہر کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے (مَا اَحْسَنَ زَیْدًا) کیا ہی اچھا ہے زید، (اَحْسِنْ بِزَیْدٍ) کس قدر حسین ہے زید۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں جملۂ خبریہ وجملۂ انشائیہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں! نیز جملۂ انشائیہ کی قسم متعین کریں: ﴿أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ﴾ تم لوگ نماز قائم کرو، ﴿لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ﴾ مت ملاؤ حق کو باطل کے ساتھ، ﴿اَللّٰهُ خَالِقٌ﴾ خدا پیدا کرنے والا ہے۔ ﴿هَلْ أَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ﴾ کیا تم شکر کرنے والے ہو جاؤ گے۔ ﴿لَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ﴾ کاش میری قوم جان لیتی، ﴿لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ﴾ امید ہے کہ وہ لوگ لوٹ آئیں گے۔ ﴿مَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى﴾ کس قدر جلدی کی تو نے اپنی قوم سے اے موسیٰ۔ ﴿يَا إِبْرَاهِيْمُ﴾ اے ابراہیم ﴿أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ اللہ تم کو معاف کرے، ﴿وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ﴾ قسم ہے اللہ کی جو ہمارا رب ہے ہم شرک کرنے والے نہ تھے، ﴿أَنْتِ طَالِقٌ﴾ تو طلاق والی ہے "بوقتِ عقد"

سبق ۵

فصل: بداں! کہ مرکب غیر مفید آنست کہ چوں قائل براں سکوت کند، سامع راخبرے یاطلبے حاصل نشود۔ وآں برسہ قسم ست: اوّل: مرکب اضافی [1]۔ چوں: غُلَامُ زَیْدٍ جزِ اول را مضاف [3] گویند، وجزِ دوم را مضاف الیہ [3] ومضاف الیہ ہمیشہ مجرور باشد۔

تمرین

مندرجہ ذیل مثالوں کی ترکیب، مضاف اور مضاف الیہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿كِتَابُ اللّٰهِ﴾ اللہ کی کتاب ﴿عَذَابُ النَّارِ﴾ آگ کا عذاب ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ﴾ فضیلت کی رات، ﴿حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ چھپانے والی (قیامت) کی بات، ﴿حِزْبُ الشَّيْطَانِ﴾ شیطان کا گروہ ﴿رَبُّ النَّاسِ﴾ لوگوں کا پالنے والا۔

---

[1] مرکب اضافی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف کی جائے جیسے: (غُلَامُ زَيْدٍ) زید کا غلام۔

[2] اضافت: ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ پہلا اسم دوسرے کو جر دے۔

[3] مضاف: وہ اسم ہے جس کی کسی دوسرے اسم کی طرف اضافت کی جائے۔

مضاف الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم کی اضافت کی جائے۔ جیسے: (غُلَامُ زَیْدٍ) ترکیب ہوگی، غُلَامُ مضاف زَیْدٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

ہدایت: طلباء کو بتدریج ترکیب کا عادی بنائیں اس لئے کہ ترکیب علم نحو کا جز ہے۔

سبق ۶

ودوم: مرکب بنائی[1] واو آں ست کہ دو اسم را یکے کردہ باشند، و اسم دوم متضمن حرفے باشد۔ چوں: اَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ کہ دراصل اَحَدٌ وَعَشَرٌ وَتِسْعَةٌ وَعَشَرٌ بودہ است، واو را حذف کردہ، ہر دو اسم را یکے کردند۔ ہر دو جز و مبنی باشد بر فتح الا "اِثْنَا عَشَرَ" کہ جز و اول معرب است،

سوم: مرکب منع صرف، واو آں ست کہ دو اسم را یکے کردہ باشند، و اسم دوم متضمن حرفے نباشد، چوں: بَعْلَبَكُّ وَحَضْرَمَوْت کہ جز و اول مبنی باشد بر فتح بر مذہب اکثر علماء، و جز و دوم معرب۔

بداں! کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جز و جملہ باشد، چوں: غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ وَعِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا. وَجَاءَ بَعْلَبَكُّ.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، نیز مرکب اضافی، بنائی، مرکب منع صرف اور مرکب توصیفی[2] کی شناخت کرنے کے بعد یہ متعین کریں، کہ مرکب غیر مفید جملہ کا کونسا جز واقع ہو رہا ہے اور مسند، مسند الیہ کی تعیین کریں۔

﴿مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ﴾ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ﴿جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرٰى﴾ بڑا ہنگامہ آیا۔ ﴿اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ﴾ کھجور کی جڑیں کھوکھلی ہیں، ﴿حَضْرَمَوْتُ بَلْدَةٌ كَبِيْرَةٌ﴾ حضرت موت ایک بڑا شہر ہے، ﴿رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾ میں نے گیارہ ستارے دیکھے۔ ﴿كِتَابٌ مَرْقُوْمٌ﴾ لکھی ہوئی کتاب، ﴿صَلٰوةُ اللَّيْلِ بَهَاءُ النَّهَارِ﴾ رات کی نماز دن کی رونق ہے، ﴿مُحَمَّدٌ حُذَيْفَةُ كَرِيْمٌ﴾ محمد حذیفہ شریف ہے، ﴿هُوَ يَاتِيْنَا صَبَاحَ مَسَاءَ﴾ وہ صبح وشام آتا ہے۔ ﴿لَثَوَابُ اللهِ خَيْرٌ﴾ اللہ کا دیا ہوا بدلہ بہتر ہے، ﴿اَلنَّجْمُ﴾ ستارہ، ﴿مَعْدِيْكَرَبُ﴾ مثال نمبر ۵، ۹ کی ترکیب کریں:

---

[1] اَحَدَ عَشَرَ سے لے کر تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس) تک کے اعداد مرکب بنائی ہیں، ان کے علاوہ اور بہت سے کلمات مرکب بنائی کے ساتھ لاحق کئے جاتے ہیں جیسے (صَبَاحَ مَسَاءَ) صبح وشام (لَيْلَ نَهَارَ) رات دن (حِيْنَ حِيْنَ) وقت بوقت (بَيْتَ بَيْتَ) گھر گھر۔

[2] مرکب توصیفی: وہ مرکب غیر مفید ہے، جو دو اسموں سے مل کر بنے اور دوسرا اسم پہلے اسم کی یا اس کے متعلق کی حالت بیان کرے جیسے: اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ (عالم مرد) مرکب توصیفی کے پہلے جز کو موصوف اور دوسرے جز کو صفت کہتے ہیں۔

[3] موصوف: وہ اسم ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔ صفت: وہ اسم ہے جو اپنے سے پہلے اسم یا اس کے متعلق کی حالت بیان کرے۔ جیسے: اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ.

ہدایت: مرکب توصیفی کی ابتدا ہی سے احتیاج ہوتی ہے اس لئے مرکب توصیفی کی تعریف یاد کرادیں نیز تمرین بھی کرادیں علامات اسم میں بھی اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔

سبق ۷

فصل: بداں کہ ہیچ جملہ کمتر از دو کلمہ نباشد، لفظاً، چوں: ضَرَبَ زَیْدٌ، وَزَیْدٌ قَائِمٌ، یا تقدیراً، چوں: اِضْرِبْ۔ کہ اَنْتَ دروے مستتر ست۔ واز یں بیشتر باشد، وبیشتر را حدے نیست۔

بداں کہ چوں کلمات جملہ بسیار باشد: اسم وفعل وحرف را، از یک دیگر تمیز باید کردن: ونظر کردن کہ معرب ست یا مبنی، عامل ست یا معمول، وباید دانستن کہ تعلق کلمات با یک دیگر چگونہ است، تا مسند ومسند الیہ پیدا گردد؛ ومعنی جملہ بتحقیق معلوم شود۔

فصل: بداں کہ علامت اسم: آں ست کہ الف ولام یا حرف جر، در اوّلش باشد۔ چوں: اَلْحَمْدُ، وَبِزَیْدٍ، یا تنوین در آخرش باشد، چوں: زَیْدٌ، یا مسند الیہ باشد۔ چوں: زَیْدٌ قَائِمٌ. یا مضاف باشد۔ چوں: غُلَامُ زَیْدٍ. یا مصغر[2] باشد۔ چوں: قُرَیْشٌ یا منسوب[3] باشد۔ چوں: بَغْدَادِیٌّ. یا مثنی باشد چوں: رَجُلَانِ، یا مجموع باشد۔ چوں: [4]رِجَالٌ، یا موصوف باشد۔ چوں: جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ. یا تائے متحرک بدو پیوندد۔ چوں: ضَارِبَةٌ.

۲۔ مُصَغَّر وہ اسم ہے جو فُعَیْلٌ، فُعَیْعِلٌ یا فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر لایا گیا ہو۔ (تاکہ کسی چیز کی حقارت یا چھوٹائی یا محبت وغیرہ پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ (چھوٹا مرد) جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ (چھوٹی نہر) قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ (چھوٹا کاغذ)

۳۔ منسوب: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء مشدد ماقبل مکسور زیادہ کردی گئی ہو (اس اسم سے نسبت اور تعلق ظاہر کرنے کے لیے جیسے: دیوبندیٌّ (دیوبند کا رہنے والا) مَکِّیٌّ (مکہ رہنے والا)

۴۔ فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا ہے، فعل کے جو صیغے تثنیہ وجمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں، جیسے ضَرَبَا (ان دو مردوں نے مارا) فعل ایک ہی ہے مارنے والے دو ہیں۔

ہدایت: چوں کلمات الخ اس عبارت کا صرف مطلب یاد کرادیں، زیادہ سمجھانے کی کوشش نہ کی جائے، اس لئے کہ سبق میں مذکورہ تمام اصطلاحات سے ابھی تک طالب علم واقف نہیں ہوا ہے۔

ہدایت: (بقایہ صفحہ گذشتہ) مرکب منع صرف میں دو اسم را یکے کردہ باشد کی جگہ دو کلمہ را ہونا چاہیے اسلئے کہ مرکب منع صرف کبھی کبھی فعل اور اسم سے مرکب ہوتا ہے جیسے: حَضَرَمَوْتُ، بُخْتَ نَصَّرُ اسی طرح تعریف کے اخیر میں نیز از ہر دو جزو دے ہیچ جز حرف نباشد، کی قید ہونی چاہیے تاکہ اَلنَّجْمُ، بَصْرِیٌّ وغیرہ مرکب منع صرف سے خارج ہو جائیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور علامتِ اسم متعین کریں:

﴿قَالَ الْاِنْسَانُ﴾ انسان نے کہا، ﴿فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ﴾ آخرت میں سخت عذاب اور بخشش ہے۔ ﴿اَلْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَهْوٌ﴾ دنیوی زندگی تماشہ ہے ﴿اَلْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا﴾ بیٹے دنیوی زندگی کی رونق ہیں، ﴿بَنُوْنَ اِبْنٌ﴾ کی جمع ہے ﴿عَیْنَانِ تَجْرِیٰنِ﴾ دو چشمے بہہ رہے ہیں، ﴿عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَکِّیٌّ﴾ عبد الرحمٰن مکہ کا رہنے والا ہے، ﴿یَابُنَیَّ ارْکَبْ مَعَنَا﴾ اے میرے پیارے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا، ﴿اَلْبَاقِیَاتُ الصّٰلِحَاتُ خَیْرٌ﴾ باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں۔ ﴿کَرَّةٌ خَاسِرَةٌ﴾ نقصان دینے والی واپسی مثال نمبر ۲، ۷، کی ترکیب نہ کرائیں۔

سبق ۸

وعلامتِ فعل: آں ست کہ قد در اوّلش باشد۔ چوں: قد ضرب یا سین باشد۔ چوں: سیضرب، یا سوف باشد۔ چوں: سوف یضرب، یا حرفِ جازم بود، چوں: لم یضرب، یا ضمیر مرفوع متصل بہ پیوندد۔ چوں: ضربت، یا تاء تانیث ساکن باشد۔ چوں: ضربت، یا امر باشد۔ چوں: اضرب، یا نہی باشد۔ چوں: لا تضرب۔ وعلامتِ حرف: آں ست کہ ہیچ علامتے از علامات اسم و فعل در و نبود۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور علامتِ فعل اور اسم متعین کریں۔

﴿سیعلم اللہ﴾ اللہ تعالیٰ جانتا ہے ﴿سوف تعلمون﴾ ایک مدت کے بعد تم جان لوگے، ﴿قد افلح المؤمنون﴾ مومن لوگ کامیاب ہوگئے۔ ﴿لما یدخل الایمان﴾ اب تک ایمان نہیں داخل ہوا۔ ﴿قالت امرأۃ العزیز﴾ عزیز مصر کی بیوی نے کہا، ﴿انزلنا﴾ ہم نے نازل کیا، ﴿لا تنھر السائل﴾ مانگنے والے کو مت جھڑک، ﴿جاءت رسل﴾ کچھ رسول آئے۔ مثال نمبر ۲، ۶ کی ترکیب نہ کرائیں۔

نوٹ: تدریس النحو میں مذکورہ طریقہ کے مطابق تمرین اور اجراء کرائیں۔

سبق ۹

فصل: بداں کہ کلمات عرب بر دو قسم ست: معرب و مبنی۔ معرب: آں ست کہ آخرش باختلاف عوامل مختلف شود۔ چوں: زَیْدٌ در جَاءَ نِیْ زَیْدٌ و رَأَیْتُ زَیْدًا و مَرَرْتُ بِزَیْدٍ، جَاءَ عامل[1] ست، و زَیْدٌ معرب ست، و ضمہ اعراب[2] ست، و دال محلِ اعراب[3]۔

مبنی: آں ست کہ آخرش باختلاف عوامل مختلف نشود۔ چوں: ھٰؤُلَاءِ، در جَاءَ ھٰؤُلَاءِ و رَأَیْتُ ھٰؤُلَاءِ و مَرَرْتُ بِھٰؤُلَاءِ۔ کہ در حالت رفع و نصب و جر یکساں ست۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں معرب، مبنی، عامل اور اعراب کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ﴾ تم خیر کامل کو کبھی حاصل نہ کر سکو گے ﴿عَنِ النَّبَإِ الْعَظِیْمِ﴾ بڑی خبر کے متعلق ﴿جَعَلْنَا النَّھَارَ مَعَاشًا﴾ بنایا ہم نے دن کو کمائی کا وقت۔ ﴿فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴾ اس نے بڑی کامیابی کو پا لیا۔ ﴿عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ﴾ پیش کیا ہم نے امانت کو آسمانوں پر۔

---

[1] عامل: وہ شیٔ ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدلتا ہے جیسے: متن میں جاءَ، رأی اور با۔

[2] اعراب: وہ حرکت یا حرف علت ساکن ہے جس کے ذریعہ معرب کا آخر بدلتا ہے۔ جیسے متن میں مذکور مثالوں میں زید کا آخر ضمہ، فتحہ اور کسرہ کے ذریعہ بدل رہا ہے۔

[3] محل اعراب: معرب کا آخری حرف ہے جیسے مذکورہ مثالوں میں زید کا آخری حرف دال۔

سبق ۱۰

فصل: بداں کہ! جملہ حروف مبنی ست۔ واز افعال فعلِ ماضی وامر حاضر معروف وفعلِ مضارع بانونہائے جمع مونث وبانونہائے تاکید نیز مبنی است[1]۔ بداں کہ! اسمِ غیر متمکن مبنی است۔ واما اسمِ متمکن معرب ست، بشرطِ آں کہ درتر کیب واقع شود۔ وفعلِ مضارع معرب ست، بشرطِ آں کہ از نونہائے جمع مؤنث ونونِ تاکید خالی باشد۔ پس در کلامِ عرب بیش ازیں دو قسم معرب نیست، باقی ہمہ مبنی است۔ واسمِ غیر متمکن[2] اسمیست کہ با مبنیِ اصل مشابہت دارد ومبنیِ[3] اصل سہ چیز است۔ فعل ماضی وامر حاضر معروف وجملہ حروف۔ واسمِ متمکن[4] اسمے ست کہ با مبنیِ اصل مشابہ نباشد۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، مبنی، مبنی الاصل، اسم متمکن اور اسم غیر متمکن کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿اَللّٰهُ يَسْمَعُ﴾ اللہ تعالیٰ سنتے ہیں۔ ﴿يَنْتَقِمُ اللّٰهُ﴾ اللہ بدلہ لے گا۔ ﴿اَلْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ﴾ مطلقہ عورتیں انتظار کریں ﴿زَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ جھوٹ نکل بھاگا ﴿لَنَخْرُجَنَّ﴾ ہم ضرور نکلیں گے، ﴿لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ﴾ ضرور نکالدے گا عزت والا۔ ﴿لَيَسْجُنُنَّهٗ﴾ اس کو قید رکھیں۔ ﴿تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ چڑھتے ہیں فرشتے۔ ﴿سَمِعْنَا﴾ ہم نے سنا۔ ﴿لَنْ تَنْفَعَ﴾ ہرگز نفع نہیں دے گا۔ ﴿لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ﴾ اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرے گا۔ ﴿جَآءَ هٰذَا﴾ یہ آیا، ﴿ضَرَبَ هٰٓؤُلَآءِ﴾ انہوں نے مارا۔ ﴿لَتَسْمَعُنَّ﴾ البتہ سنو گے تم۔

---

[1] فائدہ: اگر مضارع کے آخر میں نون تاکید (مشدد یا ساکن) آجائے تو اس صورت میں جمہور کے نزدیک مضارع کے پانچ صیغے (۱) واحد مذکر غائب (۲) واحد مؤنث غائب (۳) واحد مذکر حاضر (۴) واحد متکلم (۵) تثنیہ وجمع متکلم فتحہ پر مبنی ہو جاتے ہیں۔ جیسے: لَيَضْرِبَنَّ. لِيَضْرِبَنْ

[2] اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے جو عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو یا مبنی الاصل سے مشابہت رکھتا ہو، اس کا دوسرا نام اسم مبنی ہے۔ جیسے: جآء هذ ا میں هذا۔ اور تنہا زید، عمر اور بکر وغیرہ۔

[3] مبنی الاصل: وہ کلمہ ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے مبنی ہو کسی دوسرے کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو۔

[4] اسم متمکن: وہ اسم ہے جو اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہو، اس طور پر کہ وہاں عامل موجود ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو۔ جیسے: جآء زَيْدٌ میں زید۔

سبق ۱۱

فصل: بداں! کہ اسمِ غیر متمکن ہشت قسم ست: اوّل مضمرات [۱] چوں: اَنَا من مرد وزن۔ ضَرَبْتُ. زدم من، وَاِیَّایَ، خاص مرا۔ وضَرَبَنِیْ، بزد مرا۔ وَلِیْ مرا، وایں ہفتاد ضمیر ست: چہاردہ مرفوع متصل [۲] ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا، ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُنَّ، ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، ضَرَبَتْ، ضَرَبَتَا، ضَرَبْنَ۔

وچہاردہ مرفوع منفصل [۳]۔ اَنَا، نَحْنُ، اَنْتَ، اَنْتُمَا اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِیَ، هُمَا، هُنَّ.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، مسند، مسند الیہ، ضمیر مرفوع متصل اور ضمیر مرفوع منفصل کی شناخت کریں:

﴿فَتَحْنَا﴾ ﴿سَمِعْتُ﴾ ﴿نَصَرَا﴾ ﴿نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ﴾ ہم پیدا کرنے والے ہیں، ﴿دَعَوْتُ﴾ میں نے بلایا۔ ﴿اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ﴾ تم ذلیل ہونے والے ہو ﴿قَتَلْتُمْ﴾ تم نے قتل کیا۔ ﴿هُوَ مُلِیْمٌ﴾ وہ قابل ملامت ہے۔

۱۔ ضمیر: وہ اسم غیر متمکن ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو جس کا ذکر لفظاً یا معنیً یا حکماً ہو چکا ہو جیسے: (اَنَا) میں (اَنْتَ) تو (هُوَ) وہ۔ ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل (۳) منصوب متصل (۴) منصوب منفصل (۵) مجرور متصل۔

۲۔ ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عاملِ رافع یعنی فعل سے مل ہوئی ہو۔ یہ چودہ ہیں۔ (۱) تُ (۲) نَا (۳) تَ (۴) تُمَا (۵) تُمْ (۶) تِ (۷) تُمَا (۸) تُنَّ (۹) هُوَ (۱۰) الف (۱۱) واو (۱۲) هِیَ (۱۳) الف (۱۴) نَ۔ یہ ضمیریں فعل کے آخر میں آتی ہیں اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں۔ جیسے: ضَرَبْتُ، ضُرِبْنَا الخ.

۳۔ ضمیر مرفوع منفصل: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عامل رافع سے ملی ہوئی نہ ہو یہ ترکیب میں مرفوع: یعنی مبتدا، خبر، فاعل یا نائب فاعل ہوتی ہے جیسے: اَنَا مُسْلِمٌ، میں مسلمان ہوں، کَاَنَّهٗ هُوَ، گویا کہ وہ وہ ہے، مَا ضَرَبَکَ اِلَّا اَنَا نہیں مارا تجھکو مگر میں نے۔ مَا ضُرِبَ اِلَّا اَنَا نہیں مارا گیا مگر میں ہی۔ یہ چودہ ہیں جیسے (اَنَا میں،) نَحْنُ اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ الخ.

سبق ۱۲

وچهارده منصوب متصل[1] ضَرَبَنِیْ، ضَرَبَنَا، ضَرَبَکَ، ضَرَبَکُمَا، ضَرَبَکُمْ، ضَرَبَکِ، ضَرَبَکُمَا، ضَرَبَکُنَّ، ضَرَبَهٗ، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُنَّ، وچهارده منصوب منفصل[2] اِیَّایَ، اِیَّانَا، اِیَّاکَ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُمْ، اِیَّاکِ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُنَّ، اِیَّاہُ، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُمْ، اِیَّاهَا، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُنَّ، وچهارده مجرور متصل[3] لِیْ، لَنَا، لَکَ، لَکُمَا، لَکُمْ، لَکِ، لَکُمَا، لَکُنَّ، لَهٗ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ،

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، ضمیر منصوب متصل، ضمیر منصوب منفصل اور ضمیر مجرور باضافت وحرف جر کی شناخت کریں: ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ﴾ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں ﴿مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ﴾ ان کے وعدہ کا وقت صبح ہے۔ ﴿اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً﴾ برسائے ہم نے ان کے اوپر پتھر ﴿هُنَّ اَطْهَرُ لَکُمْ﴾ یہ عورتیں بہترین ہیں تمہارے لیے ﴿حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ﴾ برباد ہوگئے ان کے اعمال، ﴿خَلَقَ اللّٰهُ اَوْلَادَکُمْ﴾ اللہ نے تمہاری اولاد کو پیدا کیا، ﴿سَاَکْتُبُهَا﴾ میں عنقریب اس کو لکھوں گا، ﴿جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ﴾ ان کے پاس ان کے رسول آئے، ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُیُوْتِهِنَّ﴾ مت نکالو تم ان عورتوں کو ان کے گھروں سے، ﴿غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ﴾ اللہ ان پر ناراض ہوا، ﴿اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ اس ہی کی تم بندگی کرتے ہو، ﴿اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

---

[1] ضمیر منصوب متصل:۔ وہ ضمیر منصوب ہے، جو عامل ناصب سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ ہیں۔ (ی) مجھے، مجھ کو (نا) ہم کو (کَ) تجھ ایک مرد کو (کما) تم دو مردوں کو (کم) تم سب مردوں کو (کِ) تجھ ایک عورت کو (کُمَا) تم دو عورتوں کو (کُنّ) تم سب عورتوں کو (ہٗ) اس ایک مرد کو (ھُمَا) ان دو مردوں کو (ھُمْ) ان سب مردوں کو (ھَا) اس ایک عورت کو (ھُمَا) ان دو عورتوں کو (ھُنَّ) ان سب عورتوں کو۔ یہ ضمیریں فعل سے مل کر ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں، یا اپنے اسم کو نصب دینے والے حروف سے مل کر ان حروف کا اسم واقع ہوتی ہیں جیسے: (ضَرَبَنِیْ) اس نے مجھ کو مارا، اور (اِنَّنِیْ) میں یاء، الخ.

[2] ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عامل ناصب فعل سے ملی ہوئی نہ ہو یہ چودہ ہیں۔ (اِیَّایَ الخ) مجھ ہی کو۔ یہ ضمیریں فعل سے پہلے آتی ہیں اور ترکیب میں مفعول بہ مقدم واقع ہوتی ہیں۔ جیسے (اِیَّاکَ ضَرَبْتُ) تجھ ہی کو میں نے مارا۔

[3] ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر مجرور ہے جو عامل جار سے ملی ہوئی ہو یہ چودہ ہیں۔ (ی) میرا (نا) ہمارا (کَ) (کُمَا) (کُم) (کِ) (کُمَا) (کُنّ) (ہٗ) (ھُمَا) (ھُمْ) (ھَا) (ھُمَا) (ھُنَّ) یہ ضمیریں اگر اسم کے بعد آئیں تو اس وقت ضمیر مجرور باضافت کہلاتی ہیں، اور ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں جیسے: قَلَمِیْ، میرا قلم۔ قَلَمُنَا، قَلَمُکَ، قَلَمُکُمَا، قَلَمُکُمْ، قَلَمُکِ، قَلَمُکُمَا، قَلَمُکُنَّ، قَلَمُهٗ، قَلَمُهُمَا، قَلَمُهُمْ قَلَمُهَا، قَلَمُهُمَا، قَلَمُهُنَّ، اور یہ ضمیریں اگر حرف جر کے بعد آئیں، تو اس وقت ضمیر مجرور بحرف جر کہلاتی ہیں اور ترکیب میں مجرور واقع ہوتی ہیں (لِیْ) میرے لیے۔ الخ۔

ہدایت: نون وقایہ: وہ نون ہے جو فعل اور حرف کے آخر کو کسرہ سے بچانے کے لیے لایا جائے جیسے ضَرَبَنِیْ، یَضْرِبُنِیْ، لَیْتَنِیْ.

ہدایت: جملہ ضمائر کی ترکیب وطریقۂ تمرین، تدریس النحو میں ملاحظہ ہو۔

سبق ۱۴

دوم: اسمائے اشارات[1] ذَا، وذَانِ، وذَیْنِ وَتَا، وتِیْ، وَتِہٖ، وَذِہٖ، وَذِھِیْ، وَتِھِیْ، وَتَانِ، وَتَیْنِ، وَاُولَآءِ، بمد، واُولیٰ بقصر.

سوم: اسمائے موصولہ[2] اَلَّذِیْ، اَللَّذَانِ، اَللَّذَیْنِ، اَلَّذِیْنَ، اَلَّتِیْ، اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ، وَاللَّاتِیْ، وَاللَّوَاتِیْ، وَمَا، وَمَنْ، وَاَیٌّ، وَاَیَّۃٌ، والف، ولام، بمعنی اَلَّذِیْ دراسم فاعل واسم مفعول چوں: اَلضَّارِبُ، وَالْمَضْرُوْبُ، وذو بمعنیٰ اَلَّذِیْ، درلغتِ بنی طے، نحو: جَآءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ۔

بداں کہ! اَیٌّ، وَاَیَّۃٌ، معرب است[3]۔

---

[1] اسم اشارہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔
مشارٌالیہ: ۔وہ اسم ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے جیسے: ھٰذا القلم، یہ قلم۔
فائدہ: مشار الیہ مذکور اور جامد ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو مبدل منہ اور مشار الیہ کو بدل کہیں گے۔جیسے: ھٰذا القلم نفیسٌ، اور مشتق ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو موصوف اور مشارٌ الیہ کو صفت کہیں گے، جیسے: ھٰذَاالْعَالِمُ جَیِّدٌ. مشارٌ الیہ مذکور نہ ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو مبتدا اور مابعد کو خبر کہیں گے۔جیسے: ھٰذا رَجُلٌ.

[2] اسم موصول: وہ اسم غیر متمکن ہے جو بغیر صلہ کے جملہ کا جزِ تام نہ بن سکے۔
صلہ: وہ جملہ خبریہ یا شبہ جملہ ہے جو اسم موصول کے بعد اس کے معنی پورا کرنے کے لیے لایا جائے۔صلہ میں اسم موصول کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔جیسے: جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْہُ عَالِمٌ، آیا وہ شخص جس کا باپ عالم ہے۔
صدر صلہ: وہ اسم یا فعل ہے جو صلے کے شروع میں ہو خواہ مسند ہو یا مسند الیہ، جیسے مثال مذکور میں اَبُوْہُ.

[3] ۔اَیٌّ اور اَیَّۃٌ، مضاف ہوں اور صدر صلہ مبتدا ضمیر محذوف منوی (لفظوں سے حذف دل میں موجود) ہو تو اسم موصول مبنی برضمہ ہوتے ہیں ،جیسے: اُزْجُرْ اَیُّھُم آخِذُ مالَکَ ، میں ڈانٹو نگا ان میں کے اس شخص کو جو لینے والا ہے تمہارے مال کو۔اس کی اصل اَیُّھُمْ ھُوَ آخِذُ مالَکَ. ہے۔
ہدایت: اساتذہ کرام مشار الیہ مذکور یا محذوف ہونے کی شناخت اس طرح کرائیں! اسم اشارہ کے بعد آنے والا اسم معرف باللام ہو، تو مشار الیہ مذکور ہوتا ہے جیسے: ھٰذا القَلَمُ نَفِیْسٌ ؛ ورنہ محذوف ہوتا ہے۔جیسے: ھٰذِہٖ دِیُوْبَنْدُ، اس کی اصل ھٰذِہٖ البَلْدَۃُ دِیُوْبَنْدُ ہوگی۔ھٰذَا اَمْرُاللّٰہِ . اس کی اصل ھٰذَا الاَمْرُ اَمْرُاللّٰہِ ، ہوگی۔دراصل اسم اشارہ کے ابہام کو اسم جنس معرف باللام ہی رفع کرتا ہے اس لئے مشار الیہ معرف باللام ہوتا ہے۔(تفصیل کافیہ ص ۵۹، النحو الوافی: ج ۱، ص ۳۴۱۔)
ہدایت: تمام اسماء موصولہ ہر حال میں مبنی ہوتے ہیں البتہ اَیٌّ اور اَیَّۃٌ، تمام حالات میں مبنی نہیں ہوتے ہیں۔ اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کی صلے کے اعتبار سے چار حالتیں ہیں، پہلی تین حالتوں میں اَیٌّ اور اَیَّۃٌ اسم موصول معرب ہوتے ہیں، اور چوتھی حالت میں اسم موصول مبنی برضمہ ہوتے ہیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، اسم اشارہ، اسم موصول اور ا وادف، اتیۃ کے معرب ومبنی ہونے کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ﴾ یہ اللہ کا فضل ہے۔ ﴿ھٰذَا اَمْرُ اللّٰہِ﴾ یہ اللہ کا حکم ہے ﴿تِلْکَ حُجَّتُنَا﴾ یہ ہماری دلیل ہے ﴿ذَانِکَ بُرْھَانَانِ﴾ وہ دونوں دلیل ہیں ﴿ھٰؤُلَاءِ بَنَاتِیْ﴾ یہ میری لڑکیاں ہیں ﴿ھٰذِہٖ حَیَّۃٌ﴾ یہ سانپ ہے، ﴿اُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ﴾ یہ اللہ کا گروہ ہے ﴿اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ﴾ خرچ کرو اس مال سے جو عطا کیا ہم نے تم کو، ﴿لَا تُطِعْ مَنْ عَصَی اللّٰہَ﴾ نہ اطاعت کر اس شخص کی جس نے نافرمانی کی اللہ کی، ﴿لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ﴾ کیوں عبادت کرتے ہو ان (بتوں) کی جو سنتے نہیں؟ ﴿مَا ھٰذِہِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْ اَنْتُمْ لَھَا عٰکِفُوْنَ﴾ یہ مورتیں ہیں جن پر تم مجاور بنے بیٹھے ہو۔ ﴿وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ﴾ ہر جاننے والے کے اوپر جاننے والا ہے، ﴿بِئْرِیْ ذُوْ حَفَرْتُہٗ عَمِیْقَۃٌ﴾ میرا وہ کنواں جس کو میں نے کھودا گہرا ہے، ﴿تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ﴾ یہ ان کی آرزوئیں ہیں ﴿اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ﴾ وہ ذات جس نے مجھ کو پیدا کیا، ﴿اِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی﴾ ابراہیم کہ جس نے اپنی بات پوری کی، ﴿اَنْصُرُ اَیُّھُمْ ھُوَ قَارِئٌ﴾ مدد کروں گا میں ان میں کے اس شخص کی جو پڑھنے والا ہے۔ ﴿تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ﴾ آپ ڈراتے ہیں ان لوگوں کو جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، ﴿لَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَا اَشَدُّ عَذَابًا﴾ تم لوگ ضرور جان لو گے ہم میں کس کا عذاب سخت ہے۔ ﴿فَلْیَنْظُرْ اَیُّھَا اَزْکٰی طَعَامًا﴾ پھر دیکھے کونسا کھانا حلال ہے۔ مثال نمبر ۱۲، ۱۹، ۲۰، کی ترکیب نہ کرائیں۔

---

(۱) ایّ اور ایۃ مضاف ہوں اور صدر صلہ مذکور ہو جیسے: (سَیَزُوْرُنِیْ اَیُّھُمْ ھُوَ اَشْجَعُ) زیارت کرے گا میری ان میں کا وہ شخص جو بہادر ہے (سَاُقْبِلُ عَلٰی اَیِّھِمْ ھُوَ اَشْجَعُ) میں متوجہ ہوں گا ان میں کے اس شخص پر جو بہادر ہے۔ ترکیب ہوگی: یزور فعل، نون وقایہ، ی ضمیر منصوب متصل، مفعول بہ، ایّ اسم موصول مضاف، ھم ضمیر مجرور، مضاف الیہ، ھو مبتدا، اشجع، اسم تفضیل۔ ھو: ضمیر مستتر فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلے سے مل کر فاعل ہوا یزور فعل کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) نہ مضاف ہوں اور نہ صدر صلہ مذکور ہو جیسے: سَیَتَقَدَّمُ اَیٌّ خَبِیْرٌ۔ آگے بڑھے گا وہ شخص جو ماہر ہے۔ سَوْفَ نَذْکُرُ بِالْخَیْرِ اَیًّا مُحْسِنٌ۔ ہم یاد کریں گے اچھائی کے ساتھ، اس شخص کو جو احسان کرنے والا ہے۔ نَعْتَنِیْ بِاَیٍّ بَارِعٌ، اہتمام کریں گے ہم اس شخص کا جو ماہر ہے۔

(۳) مضاف نہ ہوں اور صدر صلہ مذکور ہو جیسے: سَیَفُوْزُ اَیٌّ ھُوَ مُخْلِصٌ۔ کامیاب ہوگا وہ شخص جو مخلص ہے۔ سَنُکْرِمُ اَیًّا ھُوَ مُخْلِصٌ، اکرام کریں گے ہم اس شخص کا جو محسن ہے۔ سَنَحْتَفِیْ بِاَیٍّ ھُوَ مُخْلِصٌ، استقبال کریں گے ہم اس شخص کا جو مخلص ہے۔

(۴) مضاف ہوں اور صلہ ایسا جملہ اسمیہ خبریہ ہو جس میں صدر صلہ مبتدا ضمیر محذوف منوی (لفظوں سے حذف متکلم کی نیت میں موجود) ہو تو اسم موصول مبنی برضمہ ہوتے ہیں۔ جیسے: سَنَحْتَفِیْ اَیُّھُمْ مُجْتَھِدٌ۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

سبق ۱۴

چهارم: اسمائے افعال لغو این بر دو قسم است: اوّل بمعنی امر حاضر۔ چوں: رُوَیدَ، وَبَلهَ، وحَیهَل، وهَلُمَّ، دوم بمعنی فعل ماضی۔ چوں: هَیهَاتَ وشَتّانَ۔ پنجم: اسمائے اصوات چوں اُحْ اُحْ، واُفْ وبَخْ بَخْ ونَخ بوغاقِ.

۱۔ اسم فعل: وہ اسم غیر متمکن ہے جو فعل کے معنی میں ہو، اور فعل کی علامتوں کو قبول نہ کرتا ہو۔
اس کی دو قسمیں ہیں (۱) بمعنی امر حاضر۔ (۲) بمعنی فعل ماضی۔
اسماء افعال بمعنی امر حاضر کی مثال جیسے: رُوَیدَ بمعنی اَمهِل امر حاضر چھوڑ۔ بَلهَ بمعنی اُترُک امر حاضر چھوڑ۔ حَیهَلْ بمعنی اِئتِ امر حاضر متوجہ ہو۔ هَلُمَّ بمعنی حتٰی پہ امر حاضر لاؤ۔ دُونَکَ بمعنی خُذ امر حاضر، پکڑ۔ عَلَیکَ بمعنی اِلزَم امر حاضر، لازم پکڑ۔ ها بمعنی خُذ، امر حاضر پکڑ۔
اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی کی مثال جیسے: هَیهَاتَ بمعنی بَعُدَ فعل ماضی۔ وہ دور ہوا۔ شَتّانَ بمعنی اِفتَرَقَ فعل ماضی۔ وہ جدا ہوا۔ سَرعَانَ بمعنی سَرُعَ فعل ماضی۔ اس نے جلدی کی۔ (ان کے علاوہ اور بھی اسماء افعال ہیں جو دیگر کتب میں معلوم ہوں گے)
(۲) اسم صوت: وہ اسم غیر متمکن ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کی آواز نقل کی جائے یا کسی چوپائے کو آواز دی جائے۔ اول کی مثال جیسے: اُحْ اُحْ۔ کھانسی کی آواز۔ اُفْ اُفْ درد کی آواز۔ بَخْ بَخْ خوشی کی آواز۔ غَاقِ غَاقِ کوے کی آواز۔ دوسرے کی مثال جیسے: نَخ نَخ اونٹ بٹھانے کے لیے۔

ہدایت: اسماء افعال کی تمرین اسماء عاملہ کے بیان میں آئے گی اور اسماء اصوات بوقت مبنی مرکب استعمال نہیں ہوتے ہیں اور اگر مرکب ہو جائیں تو معرب ہو جاتے ہیں۔ (تفصیل باحوالہ تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)

(بقیہ ص: ۱۲) تعجب میں ڈال دیتا ہے مجھ کو ان میں کا وہ شخص جو محنتی ہے۔ سَأَعْرِفُ أَيُّهُمْ نَاجِحٌ. پہچانوں گا میں ان میں کے اس شخص کو جو کامیاب ہے۔ سَأَتَحَدَّثُ عَنْ أَيُّهُمْ صَالِحٌ. گفتگو کروں گا میں ان میں کے اس شخص سے جو نیک ہے۔ معلوم ہوا کہ ایٌّ اور ایّۃ، اس موصول صرف ایک حالت میں مبنی اور بقیہ حالات میں معرب ہوتے ہیں، بخلاف دیگر اسمائے موصولہ کے، کہ وہ ہر حال میں مبنی ہوتے ہیں۔ واضح رہے! کہ ایٌّ اور ایّۃٌ جب اسم موصول ہوتے ہیں معرب ہوں یا مبنی اس وقت ان کا عامل، اکثر فعل مضارع مقدم ہوتا ہے۔ ایٌّ اور ایّۃ استفہامیہ، موصوفہ اور شرطیہ یہ مستقل قسمیں ہیں، موصول ہونے کے وقت ان معنی میں استعمال نہیں ہوتے۔

ہدایت: ''ذو'' ایک بمعنی صاحب اسماء ستہ مکبرہ میں سے ہوتا، اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے: رَجُلٌ ذُو مَالٍ۔ ایک ذو بمعنی الذی اسم موصول ہوتا ہے، اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے بعد جملہ خبریہ ہوتا ہے۔ جَآءَ ذُوْ ضَرَبَکَ اَیْ اَلَّذِیْ ضَرَبَکَ۔ آیا وہ شخص جس نے تجھ کو مارا۔

ہدایت: تمرین میں بعض مثالیں جملہ نہیں ہیں، بلکہ جملے کا ایک جزء ہیں، اختصاراً پورا جملہ نقل نہیں کیا ہے بوقت ترکیب اس کا خیال رکھیں!

سبق ۱۵

ششم: اسمائے ظروف مبنیہ: ظرفِ زمان، چوں: إذْ، وَإذَا، وَمتیٰ، وَکَیْفَ، وَأیَّانَ، وَأمْسِ، وَمُذْ، ومُنْذُ، وَقَطُّ، وَعَوْضُ، وَقَبْلُ، وَبَعْدُ: وقتیکہ مضاف باشند، ومضاف الیہ محذوف منوی باشد۔ وظرفِ مکان، چوں: حَیْثُ وَقُدَّامُ، وَتَحْتُ، وَفَوْقُ: وقتیکہ مضاف باشند ومضاف الیہ محذوف منوی باشد۔

هفتم: اسمائے کنایات[1] چوں: کَمْ وَکَذا، کنایت از عدد۔ وَکَیْتَ وَذَیْتَ، کنایت از حدیث۔

هشتم: مرکب بنائی[2] چوں أحَدَ عَشَرَ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، معرب مبنی، اور ظرف زمان ومکان کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں، نیز ان جملوں کی ترکیب کریں۔ جن میں کَیْتَ وَذَیْتَ استعمال کیا گیا ہے اور اسمِ کنایہ کی تعیین کریں کہ مبہم بات پر بولا جارہا ہے یا مبہم عدد پر۔

---

[1] اسم ظرف: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی کام کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے اور فی کے معنی کو شامل ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان۔ ظرف زمان: وہ اسم ہے جو کسی کام کے وقت پر دلالت کرے۔
ظرف مکان: وہ اسم ہے جو کسی کام کی جگہ پر دلالت کرے۔

[2] اسمِ کنایہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، اور یہ چار ہیں، کم اور کذا یہ مبہم عدد پر بولے جاتے ہیں۔ جیسے: کم درھماً عندک. کتنے درہم ہیں تیرے پاس۔ کذا درھماً عندی: اتنے درہم ہیں میرے پاس۔ کیت اور ذیت یہ مبہم بات پر بولے جاتے ہیں جیسے: قَالَ زَیْدٌ ذَیْتَ وذَیْتَ. زید نے ایسا ویسا کہا۔

[3] کیت اور ذیت ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتے ہیں لہٰذا قال زید ذیت وذیت کی ترکیب ہوگی قال فعل زید فاعل ذیت وذیت مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ہدایت: (۱) مرکب بنائی: اس کی تعریف مرکب غیر مفید کے بیان میں آچکی ہے۔ (۲) اسم ظرف کو ترکیب میں مفعول فیہ کہتے ہیں (۳) کَیْتَ وَذَیْتَ کے استعمال کے لیے تکرار شرط ہے، چنانچہ کَیْتَ وَکَیْتَ یا ذَیْتَ وذَیْتَ استعمال ہوگا۔

ہدایت: کیف: حقیقتاً ظرف نہیں بلکہ قائم مقام ظرف ہوتا ہے اس لیے ترکیب میں مفعول فیہ نہیں ہوتا ہے بلکہ حال یا خبر مقدم اور مفعول مطلق وغیرہ ہو جاتا ہے۔ (تفصیل با حوالہ تدریس النحو میں ملاحظہ ہو) (۴) مُذْ اور مُنْذُ کے بعد اگر فعل ماضی ہو یا جملۂ اسمیہ ہو تو یہ ترکیب میں اپنے مابعد جملہ کی طرف مضاف ہو کر اپنے سے پہلے فعل کے مفعول فیہ ہوتے ہیں جیسے جئتک مُذْ دَعَا اور جئت مذ زید قائم اور اگر ان کے بعد اسم مرفوع ہو تو یہ ترکیب میں مبتدا اور مابعد خبر سے مل کر مستقل جملہ ہوتے ہیں جو اپنے سے پہلے جملہ کی تفسیر کرتے ہیں۔ جیسے: ما رأیتُہُ مُذْ یومُ الجمعۃ (النحو الوافی ۲/۵۳۵، شرح ابن عقیل ص ۲۸۸، رضی ۳/۲۹۹-۲۹۲)

﴿اغرقنا بعدُ الباقين﴾ ڈبو دیا ہم نے (لوط علیہ السلام اور مومنین کی نجات کے) بعد میں، باقی بچے ہوئے لوگوں کو ﴿قد خلت من قبلہ الرُّسُلُ﴾ گذر چکے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بہت رسول، ﴿متیٰ تقومُ الساعۃُ﴾ قیامت کب قائم ہوگی ﴿انشانا بعدَھا قوماً آخرین﴾ پیدا کیا ہم نے اس (بستیوں کی ہلاکت) کے بعد دوسرے لوگوں کو، ﴿بنینا فوقکم سبعاً شداداً﴾ بنائے ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان، ﴿قد ضللتُ اذاً﴾ بیشک بہک گیا میں اس وقت میں ﴿فاتاھمُ اللّٰہ من حیثُ لم یحتسبوا﴾ آئے اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی جگہ سے جہاں سے ان کو خیال نہ تھا۔ ﴿انت قلتَ کیتَ وکیتَ﴾ تو نے ایسا ویسا کہا، ﴿صنع العاملُ کیتَ وذیتَ﴾ ملازم نے ایسا ویسا کر دیا۔ ﴿کم یوماً صمتَ﴾ تم نے کتنے دن روزے رکھے۔ ﴿کذا اثواباً فی المتجر﴾ مارکیٹ میں اتنے کپڑے ہیں۔ ﴿قام خالدٌ خلفَ﴾ خالد پیچھے کھڑا ہوا۔

﴿رکب اخی لمّا حضرتِ السیّارۃُ﴾ سوار ہوا میرا بھائی موٹر گاڑی آنے کے وقت۔

سبق ۱۶

فصل: بداں کہ اسم بر دو ضرب ست: معرفہ و نکرہ۔ معرفہ: آں ست کہ موضوع باشد برائے چیزے معین، و آں شش نوع ست: اول مضمرات۔ دوم، اعلام[1] چوں: زَیْدٌ و عَمْرٌو۔ سوم، اسمائے اشارات۔ چہارم، اسمائے موصولہ۔ و ایں دو قسم را مبہمات گویند، پنجم، معرفہ بندا[2] چوں: یَا رَجُلُ. ششم، معرفہ بالف و لام[3] چوں: اَلرَّجُلُ۔ ہفتم، مضاف بسوئے یکے از ایشاں[4] چوں: غُلَامُهٗ وَ غُلَامُ زَیْدٍ وَ غُلَامُ هٰذَا وَ غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ وَ غُلَامُ الرَّجُلِ. و نکرہ: آں ست کہ موضوع باشد برائے چیزے غیر معین چوں: رَجُلٌ وَ فَرَسٌ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، معرفہ نکرہ اور اقسام معرفہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں؟

﴿حَسِبْتُمْ﴾ تم لوگوں نے خیال کیا، ﴿هٰذَا اَخِیْ﴾ یہ میرا بھائی ہے۔ ﴿اِمْرَاَتِیْ عَاقِرٌ﴾ میری عورت بانجھ ہے، ﴿اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾ اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو، ﴿دَعَوْتُ قَوْمِیْ﴾ میں نے اپنی قوم کو پکارا، ﴿کَلَامُ اللّٰهِ دَوَاءُ الْقَلْبِ﴾ اللہ کا کلام دل کا علاج ہے، ﴿غُلَامُ مُحَمَّدٍ سَعِیْدٌ﴾ محمد کا غلام نیک ہے، ﴿یَا جِبَالُ﴾ اے پہاڑو۔

---

[1] عَلَمْ: وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو اور اس وضع میں وہ کسی دوسرے کو شامل نہ ہو جیسے: خَالِدٌ، مَکَّۃُ المکرمۃ، زَمْزَمُ۔

[2] معرفہ بالف ولام: وہ اسم ہے جس پر الف ولام داخل کر کے معرفہ بنالیا گیا ہو جیسے: (رَجُلٌ) کوئی مرد نکرہ سے (اَلرَّجُلُ) مرد معرفہ بنالیا گیا ہے۔

[3] مضاف الی المعرفہ: وہ اسم ہے جو معرفہ بندا کے علاوہ معرفہ کی پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے: قَلَمُهٗ، قَلَمُ مَاجِدٍ، قَلَمُ هٰذَا، اس کا قلم، قَلَمُ الرَّجُلِ، قَلَمُ الَّذِیْ عِنْدَکَ، اس شخص کا قلم جو تمہارے پاس ہے۔

[4] معرفہ بندا: وہ اسم ہے جو حرف ندا کے ذریعہ پکارے جانے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہو جیسے: یَا رَجُلُ، اے مرد۔

سبق ۱۷

بداں کہ! اسم بر دو صنف ست، مذکر و مؤنث۔ مذکر: آں ست کہ در و علامتِ تانیث نباشد۔ چوں: رَجُلٌ۔ مؤنث: آں ست کہ در و علامتِ تانیث باشد چوں: اِمْرَاَۃٌ، وعلامت تانیث چہار ست: تا، چوں: طَلْحَۃٌ، والف مقصورہ[1] چوں: حُبْلیٰ، والف ممدودہ[2] چوں: حَمْرَآءُ۔ وتائے مقدرہ، چوں: اَرْضٌ، کہ دراصل اَرْضَۃٌ بودہ است، بدلیل اُرَیْضَۃٌ، زیرا کہ تصغیر اسماء را، باصل خود برد، وایں را مؤنث سماعی گویند۔

وبداں کہ! مؤنث بر دو قسم ست: حقیقی ولفظی۔ حقیقی: آں ست کہ بازائے او حیوانے مذکر باشد۔ چوں: امرأۃٌ کہ بازائے او رَجُلٌ است، ونَاقَۃٌ کہ بازائے او جَمَلٌ است۔ ولفظی: آں ست کہ بازائے او حیوانے مذکر نباشد۔ چوں: ظُلْمَۃٌ وَقُوَّۃٌ[3]۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، مذکر، مؤنث حقیقی، مؤنث لفظی، مؤنث قیاسی اور مؤنث سماعی کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ﴾ یہ اللہ کی اونٹنی ہے، ﴿اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ﴾ اللہ کی زمین کشادہ ہے، ﴿قَالَ زَكَرِيَّاءُ لِزَيْنَبَ﴾ زکریا نے زینب سے کہا۔ ﴿هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ﴾ وہ (قیامت) ایک چیخ ہے۔ ﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى﴾ کیا پہنچی آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات، ﴿اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾ ترجیح دی اس نے دنیوی زندگی کو، ﴿آمَنَتْ طَائِفَةٌ﴾ ایمان لے آئی ایک جماعت، ﴿رَوٰى طَلْحَةُ﴾ طلحہ نے نقل کیا۔

---

[1] الف مقصورہ: وہ الف لازمہ ہے جس میں قصر (ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھنا) کیا جائے جیسے: کُبْریٰ

[2] الف ممدودہ: وہ الف زائدہ ہے جس کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو۔ جیسے: بَیْضَاءُ۔

[3] علامت کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مؤنث قیاسی (۲) مؤنث سماعی۔

مؤنث قیاسی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے: خالدۃٌ

مؤنث سماعی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو محض اہل عرب سے سننے کی وجہ سے اس کو مؤنث مان لیا گیا ہو۔ جیسے: عَیْنٌ آنکھ۔

ہدایت: بعض اسماء لفظاً اور معنی ہر اعتبار سے مؤنث ہوتے ہیں، جیسے: اِمْرَاَۃٌ. بعض اسماء معنی مؤنث ہوتے ہیں لفظاً مؤنث نہیں ہوتے، جیسے: سُعَادُ، عُقَابُ۔ ایسی مؤنث کا اعتبار غیر منصرف ہونے اور فعل کے لانے دونوں میں ہوتا ہے، لہٰذا فعل مؤنث ہی آئے گا۔ بعض اسماء صرف لفظاً مؤنث ہوتے ہیں، معنی مؤنث نہیں ہوتے، جیسے: عُلَمَاءُ، شُعَرَآءُ. ایسی مؤنث کا اعتبار صرف غیر منصرف ہونے میں ہوتا ہے: نہ کہ فعل کے لانے میں، لہٰذا فعل مذکر ہی آئے گا۔

ہدایت: الف مقصورۃ، الف ممدودہ ہر جگہ تانیث کے لیے نہیں ہوتی ہے؛ بعض جگہ تانیث کے لیے ہوتی ہے، اس کی تفصیل تدریس النحو میں ملاحظہ ہو۔

سبق ۱۸

بداں کہ اسم بر سہ قسم ست: واحد، مثنی و مجموع ۔ واحد: آنست کہ دلالت کند بر یکے۔ چوں: رَجُلٌ ومثنی: آنست کہ دلالت کند بر دو؛ بسبب آنکہ الف یا یائے ماقبل مفتوح ونونِ مکسور با آخرش پیوند۔ چوں رَجُلَانِ وَرَجُلَيْنِ. و مجموع: آنست کہ دلالت کند بر بیش از دو؛ بسبب آنکہ تغیرے در واحدش کردہ باشند: لفظاً، چوں: رِجَالٌ. یا تقدیراً، چوں فُلْکٌ، کہ واحدش نیز فُلْکٌ ست، بروزنِ قُفْلٌ، وجمعش ہم فُلْکٌ، بروزنِ اُسُدٌ.

بداں کہ الجمع، باعتبار لفظ بر دو قسم ست: جمعِ تکسیر وجمعِ تصحیح ۔ جمعِ تکسیر: آنست کہ بنائے واحد دروسلامت نباشد[1]۔ چوں: رِجَالٌ ومَسَاجِدُ. وابنیہ جمعِ تکسیر در ثلاثی، بسماع تعلق دارد؛ وقیاس را درو مجالے نیست۔ اما در رباعی وخماسی بروزن فَعَالِلُ آید چوں، جَعْفَرٌ و جَعَافِرُ وجَحْمَرِشٌ وَجَحَامِرُ. بحذف حرف خامس۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں واحد، تثنیہ اور جمع کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿نَحْنُ اَغْنِيَاءُ﴾ ہم مالدار ہیں، ﴿لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ﴾ تم خرابی کرو گے ملک میں دو بار، ﴿خَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا﴾ (عَظْمٌ کی جمع) بنائیں ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں، ﴿هَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ﴾ (نَجْدٌ بمعنی گھاٹی) دکھلائیں ہم نے انسان کو دو گھاٹیاں، ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ﴾ مرد حاکم ہیں، ﴿رَاٰى كَوْكَبًا﴾ دیکھا اس نے ستارہ، ﴿عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ﴾ (مِفْتَاحٌ بمعنی کنجی کی جمع) اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ هِجَانٌ، بروزن، كِتَابٌ، واحد، سفید اونٹ، اور بروزن، جِمَالٌ جمع، بہت سے سفید اونٹ۔

ہدایت (۱): واحد کا وزن سلامت نہ رہنے کا مطلب یہ ہے کہ مفرد کے حروف کی ترتیب یا حرکات وسکنات میں لفظی یا تقدیری تغیر ہوا ہو جیسے: رِجَالٌ، فُلْکٌ اور اُسُدٌ۔

سبق ۱۹

جمع تصحیح: آنست کہ بنائے واحد درو سلامت ماند۔ وآں بر دو قسم ست: جمع مذکر وجمع مونث۔

جمع مذکر: آنست کہ واوِ ماقبل مضموم، یا یائے ماقبل مکسور ونون مفتوح درآخرش پیوندد چوں: مُسْلِمُوْن وَمُسْلِمِیْنَ،

وجمع مونث: آنست کہ الف وتا بآخرش پیوندد۔ چوں: مُسْلِمٰت[1] وبدانکہ! جمع باعتبار معنی بر دو نوع است: جمع قلت وجمع کثرت۔ جمع قلت: آنست کہ بر کم از دہ اطلاق کنند۔ وآنرا چہار بناست: اَفْعُلٌ، مثل: اَکْلُبٌ، واَفْعَالٌ، مثل اَقْوالٌ، واَفْعِلَةٌ، مثل: اَخْوِنَةٌ. وَفِعْلَةٌ، چوں: غِلْمَةٌ. ودو جمع تصحیح بی الف ولام، یعنی مُسْلِمُوْن وَمُسْلِمَات، وجمع کثرت[2]: آں ست کہ بر دہ وبیشتر از دہ اطلاق کنند۔ وابنیۂ آن غیر ازین شش بناست۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، جمع تکسیر، جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم، جمع قلت اور جمع کثرت کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿هُوَ خَيْرٌ لِلصَّبِرِيْنَ﴾ وہ بہتر ہے صبر کرنے والوں کے لیے، ﴿الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ ایمان والے لوگ بھائی بھائی ہیں، ﴿اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ﴾ وہ لوگ دوزخ والے ہیں، ﴿يَلْوُوْنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ﴾ لِسَانٌ بمعنی زبان کی جمع، زبان مروڑ کر پڑھتے ہیں کتاب۔ ﴿هُنَّ بَنٰتُكُمْ﴾ (بِنْتٌ کی جمع) وہ تمہاری بیٹیاں ہیں[1]۔ ﴿خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ﴾ پیدا کیا اللہ نے آسمانوں کو، ﴿خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ﴾ بنائے ہم نے تمہارے اوپر سات راستے، ﴿اَلْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ﴾ باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں، ﴿اَنْتُنَّ اَخَوَاتِيْ﴾ تم میری بہنیں ہو[2]۔ ﴿نُسَيِّرُ الْجِبَالَ﴾ ہم چلائیں گے پہاڑ، (جَبَلٌ بمعنی پہاڑ کی جمع۔

---

[1] فائدہ: اسم جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، اور اس کا اس کے لفظ اور معنی کے اعتبار سے کوئی مفرد نہ ہو۔ جیسے: (نَاسٌ) لوگ، (رَهْطٌ) قبیلہ۔

ہدایت: جمع مؤنث سالم کے آخر میں الف اور تا واحد کے صیغے سے ۃ کو حذف کرکے بڑھایا جائے گا جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔

[2] اپنی تحقیق اور استعمال کے پیش نظر جمع کثرت کی یہ تعریف مجھے زیادہ عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ جمع کثرت: وہ جمع ہے جو تین سے زیادہ پر بولی جائے جیسے جَآءَ الْمُسْلِمُوْنَ میرے پاس مسلمان لوگ آئے، تین اور تین سے زیادہ سب کو شامل ہے۔ (تفصیل مطولات میں ملاحظہ ہو)

سبق ۲۰

فصل: بداں کہ! اعراب[1] اسم سہ است، رفع ونصب وجر۔ اسم متمکن باعتبار وجوہ اعراب، بر شانزدہ قسم است: اول: مفرد منصرف[2] صحیح، چوں: زَیْدٌ. دوم: مفرد منصرف[3] جاری مجریٰ صحیح، چوں: دَلْوٌ، سوم: جمع مکسر منصرف[4] چوں: رِجَالٌ. رفع شاں بضمہ باشد، ونصب بفتح، وجر بکسرہ چوں: جَائَنِیْ زَیْدٌ، و دَلْوٌ، و رِجَالٌ : و رَأَیْتُ زَیْدًا، و دَلْوًا، ورِجَالاً، و مَرَرْتُ بِزَیْدٍ، ودَلْوٍ، وبِرِجَالٍ.

چہارم جمع مؤنث سالم[5] رفعش بضمہ باشد ونصب وجر بکسرہ چوں: ھُنَّ مُسْلِمَاتٌ، ورَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ، و مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

۱۔ اعراب کی کیفیت کے اعتبار سے، تین قسمیں ہیں۔(۱)اعراب لفظی، (۲)اعراب تقدیری، (۳)اعراب محلی۔

اعراب لفظی: وہ اعراب ہے، جو لفظوں میں موجود ہو، جیسے: جاءَ نبیلٌ، رأیتُ نبیلاً، مررتُ بنبیلٍ.

اعراب تقدیری: وہ اعراب ہے، جو لفظوں میں موجود نہ ہو، بلکہ پوشیدہ ہو، جیسے: جاءَتْ سَلْمیٰ، رأیتُ سلمیٰ، مررتُ بسلمیٰ.

اعراب محلی: وہ اعراب ہے جو اسم مبنی پر آتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اسم مبنی ایسی جگہ واقع ہے کہ اگر اس کی جگہ کوئی اسم معرب ہوتا تو لفظاً یا تقدیراً، اس پر اعراب آجاتا، جیسے: جاء ھؤلاءِ، مرّ ھؤلاءِ۔

فائدہ: حالت رفعی: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم مرفوع واقع ہو۔

حالت نصبی: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم منصوب واقع ہو۔

حالت جری: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم مجرور واقع ہو۔

۲۔ مفرد منصرف صحیح: وہ اسم ہے جو تثنیہ جمع اور غیر منصرف نہ ہو اور اس کا آخری حرف حرف علت نہ ہو، جیسے: خالدٌ.

۳۔ مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح: وہ اسم مفرد منصرف ہے جس کے آخر میں واو یا یا ماقبل ساکن ہو، جیسے: دَلْــــوٌ (ڈول) مَدَنِیٌّ (مدینہ منورہ کا رہنے والا)

۴۔ جمع مکسر منصرف: وہ جمع مکسر ہے جو منصرف ہو، جیسے: رِجَالٌ.

۵۔ جمع مؤنث سالم: اس سے مراد وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف اور تا زائد ہو۔ جیسے: مُسْلِمَاتٌ

ہدایت ۱۔ "بَنَاتٌ بِنْتٌ" کی جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کی اصل بَنْوَۃٌ تھی "واو" کو خلاف قیاس اور "ۃ" کو موافق قیاس حذف کر کے الف اور تا بڑھا دیے گئے ہیں۔

ہدایت ۲۔ "اَخَــوَاتٌ" اُخْتٌ کی جمع مؤنث سالم ہے: اس کی اصل اَخْوَۃٌ تھی "ۃ" کو موافق قیاس حذف کر کے الف اور تا بڑھا دیے گئے

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور خط کشیدہ الفاظ میں، اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کون سی قسم ہے، اس کی تعیین کرنے کے بعد، اس کا اعراب بیان کریں:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ لے انکے مال میں سے صدقہ، ﴿خَیْرُ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ﴾ بہترین سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے، ﴿جَعَلَنِیْ نَبِیًّا﴾ اس نے مجھ کو نبی بنایا، ﴿اَلْحَسَنَاتُ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ﴾ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، ﴿قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ﴾ جم کر رہو اپنے گھروں میں۔ ﴿قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ﴾ ڈال دیا ان کے دلوں میں رعب، ﴿کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا﴾ جھٹلایا ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو، ﴿لِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ طلاق دی ہوئی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ہے قاعدہ کے موافق، ﴿لَاتَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ﴾ مت چلو شیطان کے قدم بقدم، ﴿اِسْتَبِقُوْا الْخَیْرَاتِ﴾ تم سبقت کرو نیکیوں میں، ﴿قَضٰی زَیْدٌ مِنْهَا وَطَرًا﴾ زید پوری کر چکا اس عورت سے اپنی غرض۔

سبق ۲۱

پنجم: غیر منصرف: وآں اسمیت کہ دو سبب از اسباب منعِ صرف درو باشد واسباب منعِ صرف نہ است عدل[1] ووصف[2] وتانیث[3] ومعرفہ[4] وعجمہ[5] وجمع[6] وترکیب[7] ووزن فعل[8] والف ونون زائدتان[9] چوں: عُمَرُ واَحْمَرُ وطَلْحَةُ و زَيْنَبُ وابْرَاهِيْمُ و مَسَاجِدُ ومَعْدِيْ كَرَبُ واَحْمَدُ و عِمْرَانُ رفعش بضمہ باشد ونصب وجر بفتحہ چون: جَاءَ عُمَرُ ورَاَيْتُ عُمَرَ وَمَرَرْتُ بِعُمَرَ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، خط کشیدہ کلمات میں اسبابِ منعِ صرف میں سے کون سے دو سبب پائے جا رہے ہیں ان کو متعین کر کے اعراب بیان کریں۔

۱۔ عدل: اسم کا بغیر کسی قاعدۂ صرفیہ کے اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغے کی طرف چلے جانا اس طرح کہ مادّے کے حروف باقی رہیں۔ جیسے: ثُلَاثُ (تین تین) اور عُمَرُ۔

فائدہ: عدل کے چھ اوزان ہیں، فَعَلُ جیسے سَحَرُ (رات کا آخری حصہ) فَعَالِ جیسے: قَطَامِ (ایک عورت کا نام) فُعَالُ جیسے: ثُلَاثُ. مَفْعَلُ جیسے: مَثْلَثُ (تین، تین) فُعَلُ جیسے: اُخَرُ (دوسرے) فَعَلُ جیسے: اَمْسِ (گزشتہ کل)۔

۲۔ وصف: اسم کا ایسی ذات مبہم پر دلالت کرنا جس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو جیسے: اَحْمَرُ (سرخ)۔

۳۔ تانیث: اسم میں علامت تانیث لفظی یا تقدیری کا ہونا، جیسے: طَلْحَةُ۔

۴۔ معرفہ: اسم کا معرفہ ہونا۔ معرفہ کی ساتوں قسموں میں سے غیر منصرف کا سبب صرف علم ہوتا ہے۔

۵۔ عجمہ: عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان کا لفظ ہونا جیسے: اِبْرَاهِيْمُ۔

۶۔ جمع: اسم کا دو سے زیادہ پر دلالت کرنا، اپنے واحد میں لفظی یا تقدیری تغیر کی وجہ سے۔ یہاں مراد جمع منتہی الجموع ہے۔
جمع منتہی الجموع: وہ جمع تکسیر ہے، جس میں الف جمع کے بعد دو حرف ہوں یا تین حرف ہوں اور درمیانی حرف ساکن ہو جیسے: مَسَاجِدُ، دَوَابُّ (دَابَّةٌ کی جمع بمعنی جانور) مصَابِيْحُ (مِصْبَاحٌ کی جمع بمعنی چراغ)

۷۔ ترکیب: دو یا دو سے زائد کلموں کا ایک ہونا اس طرح سے کہ دوسرا اسم کسی حرف کو شامل نہ ہو نیز اس کے دونوں جزوں میں سے کوئی جز حرف نہ ہو جیسے: بَعْلَبَكُّ۔

۸۔ وزنِ فعل: اسم کا فعل کے وزن پر ہونا، جیسے: شَمَّرَ، حجاج بن یوسف کے گھوڑے کا علم، دُئِلَ۔ ایک قبیلہ کا علم۔

۹۔ الف ونون زائدتان: اسم کے آخر میں الف ونون کا زائد ہونا جیسے: عُثْمَانُ سَكْرَانُ۔

ھدایت: اس سبق میں صرف دو سبب کی شناخت، تعریفات اور اعراب یاد کرائیں۔ اسم کے اعراب کی حالتیں (حالتِ رفعی وغیرہ) آگے سمجھائیں۔

﴿اٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ﴾ عطا کیا ہم نے عیسیٰ بن مریم کو، ﴿حَدَّثَنِیْ اِبْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ اَسْمَاءَ﴾ ابن ابی ملیکہ نے حضرت اسماء کے واسطے سے مجھ سے بیان کیا۔ ﴿قَالَتْ اِمْرَأَۃُ عِمْرَانَ﴾ کہا عمران کی عورت نے ﴿قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ﴾ مقرر کی ہم نے چاند کی منزلیں۔ ﴿اِذْھَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ﴾ جا فرعون کے پاس ﴿اِسْمُہٗ اَحْمَدُ﴾ اس کا نام احمد ہے۔ ﴿حَضْرَمَوْتُ بَلْدَۃٌ کَبِیْرَۃٌ﴾ حضر موت ایک بڑا شہر ہے۔ ﴿فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ﴾ پس دوسرے دنوں میں شمار کرنا ہے۔ ﴿مَعْدِیْکَرَبُ سُلْطَانٌ﴾ معدیکرب ایک بادشاہ ہے۔

سبق ۲۲

ششم: اسمای ستہ مکبّرہ وقتیکہ[1] مضاف باشند بغیر یائے متکلم چوں: اَبٌ وَاَخٌ وحَمٌ وھَنٌ وفَمٌ وذُوْمَالٍ[2] رفع شان بواو باشد ونصب بالف وجر بیا، چوں: جَـاءَ نِـیْ اَبُوْکَ و رَاَیْتُ اَبَـاکَ و مَـرَرْتُ بِاَبِیْکَ.

ہفتم: مثنی چوں: رَجُلاَنِ ہشتم: کِلَا وکِلْتَا مضاف بمضمر[3]۔

نہم: اِثْنَـانِ واِثْنَتَـانِ. رَفعِ شان بالف باشد ونصب وجر بیائے ماقبل مفتوح چوں: جَـاءَ رَجُلاَنِ وکِلَاھُمَا واِثْنَانِ و رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ وَ کِلَیْھِمَا وَاِثْنَیْنِ وَمَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وَ کِلَیْھِمَا وَاِثْنَیْنِ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اور خط کشیدہ الفاظ میں اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے اس کو متعین کریں اس کا اعراب بیان کریں۔

---

[1] افائدہ: اسماء ستہ مکبرہ: وہ چھ اسم ہیں جو حالت تصغیر میں نہ ہوں، تثنیہ اور جمع نہ ہوں، یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہوں۔
ہدایت (۱): اسماء ستہ مکبرہ: کا مذکورہ اعراب اس وقت ہوتا ہے جب کہ تین شرطیں پائی جائیں۔
(۱) مکبّرہ ہوں، اگر مصغرہ ہوں گے، تو ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح کا ہوگا جیسے: (جَـاءَ اُخَیُّکَ) تیرا چھوٹا بھائی آیا۔ (رَایْتُ اُخَیَّکَ ومررت بِاُخَیِّکَ)
(۲) واحد ہوں تثنیہ اور جمع نہ ہوں، اگر تثنیہ یا جمع ہوں گے، تو ان کا اعراب تثنیہ وجمع کا ہوگا جیسے: جاءَ اَخَوَانِ وَآبَاءٌ، رایت اَخَوَیْنِ وآباءً و مَرَرْتُ بِاَخَوَیْنِ وَآبَاءٍ.
(۳)۔ یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہوں، اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں گے، تو ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا جیسے: (جَاءَ اَبِیْ ورایتُ اَبِیْ ومررتُ بِاَبِیْ)

[2] ہدایت (۲) ذو کا یہ اعراب اس وقت ہوگا جب کہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو اسی لیے متن میں ذو کی اضافت اسم جنس مال کی طرف کی گئی ہے۔

[3] (۳)۔ کلا اور کلتا اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے جیسے: (جاء کلا الرَّجُلَیْنِ، رَاَیْتُ کلا الرَّجُلَیْنِ ومررت بکلا الرَّجُلَیْنِ)

﴿اَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ﴾ ہمارا باپ بڑی عمر والا ہے ﴿هٰذَانِ سَاحِرَانِ﴾ یہ دونوں جادوگر ہیں ﴿کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُکُلَهَا﴾ دونوں باغ اپنا پورا پھل دیتے تھے ﴿مِنْ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ﴾ ہر چیز کے بنائے ہم نے جوڑے ﴿قَالَ رَجُلَانِ﴾ ان دونوں مردوں نے کہا ﴿فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ﴾ راضی کرلیا اس کو اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر ﴿اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ﴾ موت دے چکا تو ہم کو دوبار، زندگی دے چکا تو ہم کو دوبار ﴿اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ کِلَاهُمَا﴾ اگر پہونچ جائے تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک ان میں سے یا دونوں ﴿اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ﴾ بے شک تیرا رب مغفرت والا ہے ﴿اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ﴾ اس لئے کہ وہ مال والا ہے ﴿اِنْطَلِقُوْا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ﴾ چلو ایک سائبان کی طرف جو تین شاخوں والا ہے ﴿اِرْجِعُوْا اِلٰی اَبِیْکُمْ﴾ لوٹ جاؤ تم اپنے باپ کی طرف ﴿اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ﴾ دیور موت ہے۔ مثال ۱۰، ۱۱ کی ترکیب نہ کرائیں۔

سبق ۲۲

دھم: جمع مذکر سالم [1] چوں: مُسْلِمُوْنَ یازدہم: اُولُوْ دوازدہم: عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ. رفع شان بواو ماقبل مضموم باشد ونصب وجر بیای ماقبل مکسور چوں: جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وَاُولُوْ مَالٍ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا، ورَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ وَاُولِيْ مَالٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ وَاُولِيْ مَالٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا

سیز دھم: اسم مقصور [2] وآں اسمیت کہ درآخرش الف مقصورہ باشد چوں: مُوْسٰى.

چھاردھم: غیر جمع مذکر سالم [3] مضاف بیائے متکلم چوں: غُلَامِيْ. رفع شان بتقدیر ضمہ باشد ونصب بتقدیر فتحہ وجر بتقدیر کسرہ، ودر لفظ ہمیشہ یکساں باشد چوں: جَاءَ مُوْسٰى وَغُلَامِيْ وَرَأَيْتُ مُوْسٰى وَغُلَامِيْ وَمَرَرْتُ بِمُوْسٰى وَغُلَامِيْ.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور خط کشیدہ الفاظ میں اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے اس کو متعین کر کے اس کا اعراب بیان کریں۔

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ اللہ ایمان والوں کے مددگار ہیں ﴿يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ عقل والے نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿اِسْمُهٗ يَحْيٰى﴾ اس کا نام یحییٰ ہے ﴿قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ﴾ موسیٰ نے اپنے جوان (خادم) کو کہا ﴿وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً﴾ ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا ﴿نَادُوْا شُرَكَائِيَ﴾ بلاؤ میرے شریکوں کو ﴿يَضِيْقُ صَدْرِيْ﴾ رک جاتا ہے میرا جی (سینہ) ﴿لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ﴾ نہیں چلتی ہے میری زبان ﴿مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ﴾ ﴿اَرٰهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى﴾ اس نے اس کو بڑی نشانی دکھائی۔
مثال ۵ کی ترکیب نہ کرائیں۔

---

[1] جمع مذکر سالم: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس کے واحد کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح زیادہ کر دیا گیا ہو: جیسے: مسلمون، مُسْلِمِيْن.

[2] ہدایت: خواہ اسم مقصور کا الف باقی رہے، جیسے: اَلْعَصَا۔ خواہ اسم مقصور کا الف ساقط ہو جائے جیسے: عَصًا، ہر حالت میں اسم مقصور کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا۔

[3] غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم: وہ اسم ہے جو جمع مذکر سالم کے علاوہ ہو اور یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے: غُلَامِيْ.

سبق ۲۴

پانزدهم: اسم منقوص وآن اسمیست کہ آخرش یائے ماقبل مکسور باشد چون قاضِی رفعش بتقدیر ضمہ باشد، ونصبش بفتح لفظی وجرش بتقدیر کسرہ[1] چون: جاءَ القاضِیْ وَرَأیْتُ القاضِیَ وَمَرَرْتُ بالقاضِیْ.

شانزدہم: جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم چون: مُسْلِمِیَّ رفعش بتقدیر واو باشد ونصب وجرش بیای ماقبل مکسور چون: هٰؤلاءِ مُسْلِمِیَّ کہ دراصل مُسْلِمُوْنَ بُود، نون باضافت ساقط شد، واو ویا جمع شدہ بودند، وسابق ساکن بود، واو را بیا بدل کردند ویا را در یا ادغام کردند مُسْلِمُیَّ شد، ضمہ میم رابکسرہ بدل کردند، برائے مناسبتِ یا وَرَأیْتُ مُسْلِمِیَّ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، اور خط کشیدہ الفاظ میں اسم متمکن کی سولہ قسموں میں کونسی قسم ہے اس کو متعین کر کے اسکا اعراب بیان کریں!

﴿يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ﴾ پیچھے دوڑیں گے وہ پکارنے والے کے ﴿كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ﴾ کمایا تمہارے ہاتھوں نے۔ اَيْدِیْ، يَدٌ کی جمع ہے اس کی اصل يَدَیٌ تھی، یا کو حذف کردیا۔ ﴿اَلْمَعَاصِیْ مُهْلِكَةٌ﴾ معاصی ہلاک کرنے والے ہیں۔ ﴿نَزَلْتُ الْوَادِیَ﴾ میں وادی میں اترا۔ ﴿خِفْتُ الْمَوَالِیَ﴾ میں ڈر رشتہ داروں سے۔ ﴿يٰبَنِیَّ اِذْهَبُوْا﴾ اے بیٹو! جاؤ۔ بَنُوْنَ: اِبْنٌ کی جمع مذکر سالم ہے۔ اس کی اصل بَنَوٌ ہے۔ واو کو حذف کردیا، شروع میں ہمزہ لے آئے ﴿مَا اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ﴾ نہ تم میرے مددگار ہو سکتے ہو۔

مصرخین: مُصْرِخٌ کی جمع مذکر سالم ہے

مثال "۶" کی ترکیب نہ کرائیں۔

ہدایت[1]: خواہ اسم منقوص کی یا باقی رہے جیسے: اَلْقَاضِیْ، اس کی اصل اَلْقَاضِیُ ہے۔ ضمہ یا پر ثقیل ہے، یا کو ساکن کردیا اَلْقَاضِیْ ہوگیا۔

خواہ اسم منقوص کی یا ساقط ہو جائے۔ جیسے: قَاضٍ، اس کی اصل قَاضِیٌ ہے، ضمہ یا پر دشوار تھا ساکن کردیا، قَاضِیْنْ ہوگیا اجتماع ساکنین ہوگیا، یا کو گرادیا۔ بمناسبت یا ضمہ کو کسرے سے بدل دیا، قَاضٍ ہوگیا ہر حالت میں حالت رفعی، جرّی کا اعراب تقدیری ہوگا۔

سبق ۲۵

فصل: بداں کہ اعراب مضارع سہ است: رفع[1] و نصب و جزم۔ فعل مضارع باعتبار وجوہ اعراب بر چہار قسم است اول:[2] صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع کہ برائے تثنیہ و جمع مذکر و برائے واحد مؤنث مخاطب رفعش بضمہ باشد، ونصب بفتحہ، وجزم بسکون چون: هُوَ يَضْرِبُ وَلَنْ يَضْرِبَ وَلَمْ يَضْرِبْ.

دوم: مفرد معتل واوی[3] چون: يَغْزُو. ویائی چون: يَرْمِي. رفعش بتقدیر ضمہ باشد ونصب بفتحہ لفظی وجزم بحذف لام، چون: هُوَ يَغْزُوْ وَيَرْمِيْ وَلَنْ يَغْزُوَ وَلَنْ يَرْمِيَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يَرْمِ.

---

[1] فعل مضارع کی اعراب کے اعتبار سے تین حالتیں ہیں:

(۱) حالت رفعی: وہ حالت ہے جس میں فعل مضارع مرفوع واقع ہو، یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ فعل مضارع عامل ناصب وجازم سے خالی ہو جیسے: يَضْرِبُ.

۲۔ حالت نصبی: وہ حالت ہے جس میں فعل مضارع منصوب واقع ہو۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ فعل مضارع پر عامل ناصب (لَن، اَن، وغیرہ) داخل ہوں جیسے: لن يَضْرِبَ.

۳۔ حالت جزمی: وہ حالت ہے جس میں فعل مضارع مجزوم واقع ہو۔ یہ اس وقت ہوتا جب کہ فعل مضارع پر عامل جازم (لَم، لَمّا وغیرہ) داخل ہوں: جیسے: لَم يَضْرِبْ.

[2] فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوعہ: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو اور تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو: جیسے: يَضْرِبُ.

[3] (۳) مضارع مفرد معتل واوی ویائی: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرف علت واؤ یا یا ہو اور ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو، جیسے: يَغْزُو وَيَرْمِي.

سبق ۲۶

سوم: مفرد معتل الفی [1]۔ چون: یَرْضیٰ رفعش بتقدیرِ ضمہ باشد ونصب بتقدیرِ فتحہ وجزم بحذف لام چون: یَرْضیٰ وَلَنْ یَّرْضیٰ وَلَمْ یَرْضَ.

چہارم صحیح یا معتل [2]۔ باضمائر ونونہائے مذکورہ رفعِ شان باثباتِ نون باشد چنانکہ در تثنیہ گوئی، ھُمَا یَضْرِبَانِ وَیَغْزُوَانِ وَیَرْمِیَانِ وَیَرْضَیَانِ ودر جمع مذکر گوئی، ھُمْ یَضْرِبُوْنَ وَیَغْزُوْنَ وَیَرْمُوْنَ وَیَرْضَوْنَ ودر مفرد مؤنث حاضر گوئی، اَنْتِ تَضْرِبِیْنَ وَتَغْزِیْنَ و تَرْمِیْنَ وَتَرْضَیْنَ. ونصب وجزم بحذف نون، چنانکہ در تثنیہ گوئی، لَنْ یَّضْرِبَا و لَنْ یَّغْزُوَا و لَنْ یَّرْمِیَا و لَنْ یَّرْضَیَا وَ لَمْ یَضْرِبَا وَلَمْ یَغْزُوَا وَلَمْ یَرْمِیَا وَلَمْ یَرْضَیَا. ودر جمع مذکر گوئی، لَنْ یَّضْرِبُوْا وَلَنْ یَّغْزُوْا وَلَنْ یَّرْمُوْا وَلَنْ یَّرْضَوْا وَلَمْ یَضْرِبُوْا وَلَمْ یَغْزُوْا وَلَمْ یَرْمُوْا وَلَمْ یَرْضَوْا. ودر واحد مؤنث حاضر گوئی، لَنْ تَضْرِبِیْ وَلَنْ تَغْزِیْ وَلَنْ تَرْمِیْ وَلَنْ تَرْضَیْ وَلَمْ تَضْرِبِیْ وَلَمْ تَغْزِیْ وَ لَمْ تَرْمِیْ وَلَمْ تَرْضَیْ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، خط کشیدہ کلمات میں مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے قسم متعین کر کے اعراب بیان کریں:

﴿لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا﴾ اللہ کو نہیں پہونچتا ان کا گوشت ﴿لَنْ یَّنَالُوْا خَیْرًا﴾ ہرگز وہ خیر نہ پائیں گے۔ ﴿اُعْبُدُوْا رَبَّکُمْ﴾ عبادت کرو تم اپنے رب کی۔ ﴿یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ﴾ ہدایت دیتا ہے وہ جس کو چاہتا ہے۔ ﴿لَمَّا یَقْضِ مَا اَمَرَہٗ﴾ اب تک پورا نہیں کیا اس (انسان) نے ان چیزوں کو جن کا اللہ نے اس کو حکم کیا۔ ﴿یَقْضِ کی اصل یَقْضِیْ تھی﴾ ﴿لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ﴾ نہیں ڈرا اللہ کے علاوہ کسی سے ﴿لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ﴾ نہیں کام آئے گا ان کے ان کا مال۔ ﴿لَا یُقْصِرُوْنَ﴾ وہ کمی نہیں کرتے۔ ﴿لَا تَقْعُدُوْا بِکُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ﴾ نہ بیٹھو راستوں پر کہ ڈراؤ۔ ﴿اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ﴾ کہ قائم رکھیں گے اللہ کا حکم۔ ﴿یُرِیْدُ اللّٰہُ﴾ اللہ چاہتا ہے۔ ﴿لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَۃٍ مِّنْ سَعَتِہٖ﴾ چاہیے خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت کے موافق۔

مثال "۹" کی ترکیب نہ کرائیں۔

---

[1] مضارع مفرد معتل الفی: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرف علت الف ہو اور ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو۔ جیسے: یَرْضیٰ.

[2] مضارع صحیح، یا معتل باضمائر بارزہ مرفوعہ: وہ فعل مضارع صحیح یا معتل ہے جس کے آخر میں تثنیہ، جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمائر بارزہ مرفوعہ میں سے کوئی ایک ہوں جیسے: یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ وَتَضْرِبِیْنَ.

سبق ۲۷

فصل: بدانکہ! عوامل اعراب بر دو قسم ست: لفظی و معنوی۔ لفظی بر سہ قسم است: حروف، وافعال، و اسماء و این را در سہ باب یاد کنیم انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب اول در حروفِ عاملہ و در دو فصل ست

فصلِ اول: در حروف عاملہ در اسم، و آن پنج قسم ست: قسم اول، حروفِ جر[1] و آن ہفتدہ است؛ با و مِن و اِلیٰ و حتی و فی و لام و رُبَّ و واوِ قسم و تای قسم و عن و علیٰ و کافِ تشبیہ، مذ و منذ و حاشا وخلا و عدا۔ این حروف در اسم روند و آخرش را بجر کنند۔ چون: اَلْمَالُ لِزَیْدٍ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، نیز حروف جر کا عمل بیان کریں جن مثالوں میں اعراب غلط ہے اس کو صحیح کریں:
﴿یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ﴾ داخل ہوتے ہیں وہ اللہ کے دین میں۔ ﴿قُوْمُوْ لِلّٰہِ﴾ کھڑے رہو اللہ کے لئے۔ ﴿حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ﴾ محافظت کرو سب نمازوں کی۔ ﴿بَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ﴾ آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دیجئے۔ ﴿تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ﴾ توبہ کرو اللہ کی طرف۔ ﴿اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَکُمْ﴾ برسایا اللہ نے آسمان سے تمہارے لئے پانی۔ ﴿وَالشَّمْسِ﴾ قسم ہے سورج کی۔ ﴿ذَھَبْتُ اِلَی الْمَطَارِ﴾ میں ہوائی اڈے گیا۔ ﴿سَلَّمْتُ عَلَی الْاُسْتَاذِ﴾ میں نے استاذ کو سلام کیا۔
مثال "۲" کی ترکیب نہ کریں:

---

[1] فائدہ حروف جر: (۱) وہ حروف ہیں جو فعل یا شبہ فعل کا اپنے مابعد اسم کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں (۱) فعل کی مثال جیسے: (مَرَرْتُ بِعَامِرٍ) شبہ فعل کی مثال جیسے: اَنَا مَارٌّ بِزَیْدٍ، میں زید کے پاس سے گزرنے والا ہوں۔ معنیٔ فعل کی مثال جیسے: (ھٰذَا فِی الدَّارِ) یہ گھر میں ہے۔

سبق ۲۸

دوم: حروف مشبہ بفعل[1] وآن شش است، اِنَّ و اَنَّ و کَاَنَّ ولٰکِنَّ ولَیْتَ ولَعَلَّ، این حروف را، اسمے باید منصوب، وخبرے مرفوع؛ چون: اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ ۔ زید را اسم اِنَّ گویند و قائم را خبر اِنَّ ۔

بدانکہ! اِنَّ و اَنَّ حروفِ تحقیق است، وَکَاَنَّ حرفِ تشبیہ، ولٰکِنَّ حرفِ استدراک، ولَیْتَ حرفِ تمنی، ولَعَلَّ حرفِ ترجی۔

سوم: مَا وَلَا اَلْمُشَبَّهَتَانِ بِلَیْسَ[2] ۔ وآن عمل لَیْسَ میکنند ۔ چناں کہ گوئی مَازَیْدٌ قَائِماً زید، اسم مَا ست وقَائِماً خبرِ او۔

---

[1] حروف مشبہ بالفعل: وہ حروف ہیں جو فعل متعدی سے لفظاً، معنیً اور عملاً، مشابہت رکھتے ہیں۔

[2] ما ولا مشابہ بلیس: وہ حروف ہیں جو نفی میں اور مبتدا خبر پر داخل ہونے میں لیس (فعل ناقص) کے مشابہ ہوں، یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے: ما سعِیْدٌ جَاهِلاً (سعید جاہل نہیں ہے) لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ، (کوئی شخص تم سے افضل نہیں ہے)

فائدہ: لا، کے عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ اس کا اسم نکرہ ہو۔

ہدایت! (۱) جار مجرور کے متعلق کا فعل یا شبہ فعل یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ، مبالغہ اور مصدر ہونا ضروری ہے۔ (غیر عامل بھی عامل کی تاویل میں ہونے کے بعد متعلق ہو جاتا ہے۔)

(۲) شبہ فعل وہ اسم ہے جو عمل میں فعل کے مشابہ ہو اور فعل کے اجزاء ترکیبیہ کو متضمن (شامل) ہو جیسے: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ اور مصدر۔

(۳) معنی فعل: وہ کلمہ ہے جس سے فعل کے معنی معلوم ہوں اور فعل کے اجزاء ترکیبیہ کو متضمن نہ ہو، جیسا کہ یا حرف ندا سے ادعو فعل کے معنی معلوم ہوتے ہیں اور یا، ادعو فعل کے اجزاء ترکیبیہ کو شامل نہیں ہے۔

اسی طرح جار مجرور، ظرف سے فعل یا شبہ فعل، حرف تمنی لیت سے تمنیت فعل، حرف ترجی لعل سے ترجیت فعل، حرف تنبیہ اَلا سے نبہت فعل، اسماء اشارات مثلاً هذا سے اُشیرُ فعل، اسماء افعال مثلاً هَیْهَاتَ سے بَعُدَ فعل، حرف تشبیہ کَاَنَّ سے شَبَّهتُ فعل، حروف تحقیق اِنَّ، اَنَّ سے حققتُ فعل، معلوم ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ تمام معنی فعل ہوں گے۔

ہدایت: ما مشابہ بلیس کی خبر پر کبھی کبھی حرف جر زائد ہوتا ہے جیسے: مَا هُوَ بِالْهَزْلِ، واضح رہے حرف جر زائد کا متعلق نہیں ہوتا ہے۔

ترکیب: مَا مشابہ بلیس: هُوَ اس کا اسم، با حرف جر زائد هزل لفظاً مجرور محلاً منصوب، ما مشابہ بلیس کی خبر، ما مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، حروف مشبہ بالفعل اور ما ولا مشابہ بلیس کا عمل بیان کرنے کے بعد، وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم کی حالت بیان کریں، جن مثالوں میں اعراب غلط ہے اس کو صحیح کریں۔

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ﴾ بے شک نیک لوگ آرام میں ہیں۔ ﴿إِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ﴾ بے شک مسجدیں اللہ کی ہیں۔ ﴿كَأَنَّهَا جَانٌّ﴾ جیسا کہ وہ سانپ ہے۔ ﴿لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ﴾ لیکن منافق سمجھتے نہیں ہیں۔ ﴿لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ﴾ کوئی خوف نہ ہوگا ان پر۔ ﴿لَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ﴾ کیا اچھا ہوتا جو میں آگے بھیج دیتا زندگی میں۔ ﴿مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ﴾ تمہارے ساتھ رہنے والا پاگل نہیں۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ قوی (طاقت والا) ہے۔ ﴿مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ﴾ وہ عورتیں ان کی ماں نہیں ہیں۔ ﴿مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ﴾ وہ (محمد) مخفی باتوں کے بتانے پر بخیل نہیں ہے۔ ﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾ یہ بشر نہیں ہے۔ ﴿لَعَلَّ أَبُوْ خَالِدٍ مُهَنْدِسًا﴾ شاید خالد کا باپ انجینیر ہے۔ ﴿كَأَنَّ الْجَمَلُ فِيْلًا﴾ گویا کہ اونٹ ہاتھی ہے۔ ﴿إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾ بے شک تیری دعا ان کے لیے تسکین ہے۔

سبق ۲۹

چہارم: لائے نفی جنس اسم این لا، اکثر مضاف باشد منصوب، وخبرش مرفوع۔ چون: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ. واگر نکرۂ مفردہ باشد مبنی باشد برفتحہ۔ چون: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ. واگر بعدِ لا معرفہ باشد، تکرار لا با معرفۂ دیگر لازم باشد ولا ملغی باشد۔ یعنی عمل نکند۔ وآن معرفہ مرفوع باشد بابتدا۔ چون: لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو. واگر بعد آن لا، نکرۂ مفردہ باشد مکرر با نکرۂ دیگر: در وپنج وجہ رواست۔ چون: لَاحَوْلَ[1] وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا حَوْلٌ[2] وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا حَوْلَ[3] وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ[4] وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا حَوْلٌ[5] وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، لائے نفی جنس کا عمل بیان کرنے کے بعد، لائے نفی جنس کے عمل کی صورت متعین کریں۔

۱۔ لائے نفی جنس: وہ حرف ہے جو جنس سے صفت کی نفی کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے: لَا كِتَابَ رَجُلٍ جَيِّدٌ ہر مرد کی کتاب عمدہ نہیں ہے۔ لائے نفی جنس کے معمول کی چار صورتیں ہیں: (۱) معرب منصوب (۲) مبنی برفتحہ (۳) الغائے عمل، (لفظاً عمل نہ کرنا) (۴) پانچ صورتوں کا جواز۔

۲۔ دونوں کا فتحہ دونوں جگہ لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے، جیسے: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (اللہ کے سوا کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے)۔

۳۔ دونوں کا رفع، دونوں جگہ لا زائد مانتے ہوئے۔ جیسے: لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ.

۴۔ پہلے کا فتحہ لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے، دوسرے کا رفع پہلے کے محل پر عطف کرتے ہوئے، جیسے: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ.

۵۔ پہلے کا فتحہ لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے دوسرے کا نصب پہلے کے لفظ پر عطف کرتے ہوئے جیسے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ.

۶۔ پہلے کا رفع لا مشابہ بلیس کا اسم مانتے ہوئے، دوسرے کا فتحہ لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے۔ جیسے: لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو۔)

(۱) ہدایت: لائے نفی جنس کے عمل کی صورتیں اس طرح یاد کرائیں، مثلاً معرب منصوب، جب کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہو، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ.

﴿لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ﴾ کسی قسم کا جھگڑا نہیں ہے حج میں۔ ﴿لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ﴾ زبردستی نہیں دین کے معاملہ میں۔ ﴿لَا مَرْحَبًا بِکُمْ﴾ ﴿مَوْجُوْدٌ﴾ جگہ نہ ملیو تم کو۔ ﴿لَا لَغْوٌ فِیْہِ وَلَا تَاْثِیْمٌ﴾ نہ بکواس ہے اس شراب میں اور نہ گناہ میں ڈالنا۔ ﴿لَا رَیْبَ فِیْہِ﴾ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ﴿لَا الشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ﴾ نہ آفتاب کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے۔ ﴿لَا فَارِضٌ وَّلَا بِکْرٌ﴾ نہ بوڑھی ہو اور نہ بہت اچھی۔ ﴿لَا صَاحِبَ جُوْدٍ مَمْقُوْتٌ﴾ کوئی سخاوت کرنے والا برا نہیں ہے۔ ﴿لَا غُلَامَ سَفَرٍ مَوْجُوْدٌ﴾ سفر کا خادم موجود نہیں ہے۔ ﴿لَا رَادَّ لِفَضْلِہٖ﴾ کوئی پھیرنے والا نہیں ہے اس کے فضل کو۔ ﴿لَا شِیَةَ فِیْهَا﴾ کوئی داغ نہ ہو اس میں۔ ﴿لَا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ﴾ نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اس (دن) میں اور نہ دوستی۔ ﴿لَا مُفْضِیًا خَیْرًا مَکْرُوْہٌ﴾ خیر کا پھیلانے والا برا نہیں ہے۔ ﴿لَا حَارِسِیْنَ بِاللَّیْلِ نَائِمُوْنَ﴾ رات کا کوئی پہردار سونے والا نہیں ہے۔ ﴿لَا خَائِنِیْ وَطَنٍ سَالِمُوْنَ﴾ وطن کی خیانت کرنے والے محفوظ نہیں ہیں۔ ﴿لَا کَاشِفَ لَہٗ﴾ کوئی اس کو ہٹانے والا نہیں ہے۔

سبق ۳۰

پنجم: حروف ندا[1]۔ وآن پنج ست: یا وَ اَیا وَ ھَیا وَ اَیْ، و ھمزۂ مفتوحہ۔ و این حروف، منادیٰ مضاف را، نصب کنند چون یا عَبْدَ اللهِ۔ و مشابہ مضاف[2] را چون: یا طالِعاً جَبَلاً ونکرۂ غیر معین را، چنانکہ اَعْمیٰ گوید یا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ۔ ومنادیٰ مفرد معرفہ مبنی باشد بر علامتِ رفع[3]۔ چون: یا زَیْدُ، و یا زَیْدانِ، و یا مُسْلِمُوْنَ، و یا مُوْسیٰ، و یا قاضِیْ،

بداں کہ اَیْ و ہمزہ برائے نزدیک ست و اَیا وَ ھَیا برائے دور، و یا عام ست۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور حروف ندا کا عمل متعین کرنے کے بعد اس کی وجہ بیان کریں، جن مثالوں میں اعراب غلط ہے اس کو صحیح کریں:

﴿یا اَهْلَ الْکِتابِ﴾ اے کتاب والو! ﴿یا مَعْشَرَ الْجِنِّ﴾ اے جنوں کی جماعت! ﴿هَیا ناشِراً عِلْماً﴾ اے علم کو پھیلانے والے۔ ﴿اَیا آکِلاً مالَ غَیْرِهٖ﴾ اے اپنے علاوہ کے مال کو کھانے والے۔ ﴿اَمُسافِرُوْنَ جاءَتِ الطَّیّارَۃُ﴾ اے مسافرو! جہاز آ گیا۔ ﴿اَیْ رَجُلاً اُنْصُرْنِیْ﴾ اے کوئی مرد میری مدد کر جب کہ مصیبت زدہ شخص ایسی جگہ سے فریاد کرے جہاں وہ کسی کو نہ دیکھ رہا ہو۔ ان مثالوں میں اعراب صحیح کریں: ﴿یا عَبْدُ اللهِ﴾ ﴿هَیا مُسْلِمِیْنَ﴾ ﴿اَیْ ذُوْ الْمالِ﴾ ﴿اَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ﴾ ﴿اَیا ضارِبَ وَلَداً﴾

نوٹ: یاء کے علاوہ چونکہ دیگر حروف ندا قرآن میں استعمال نہیں ہوئے ہیں اس لئے غیر قرآنی مثالیں دی گئیں۔

---

[1] حروف ندا: وہ حروف ہیں جو کسی کو متوجہ کرنے کے لئے وضع کیے گئے ہوں: یہ اَدْعُوْ فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ جیسے: یا زَیْدُ۔

[2] مشابہ مضاف: وہ اسم ہے جو مضاف نہ ہو لیکن مضاف کی طرح دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر، اس کے معنی مکمل نہ ہوں۔ جیسے: قارِئٌ کِتاباً (کتاب کو پڑھنے والا) اس مثال میں قارئ کے معنی کِتاباً کے بغیر مکمل نہیں ہو رہے ہیں، لہٰذا اس کو مشابہ مضاف کہیں گے۔ اسماء عدد بھی مشابہ مضاف ہوتے ہیں۔

[3] علامت رفع تین ہیں: (۱) ضمہ: مفرد منصرف صحیح، مفرد قائم مقام صحیح، جمع مکسر منصرف، جمع مؤنث سالم اور غیر منصرف میں، (۲) الف: تثنیہ میں (۳) واو: جمع مذکر سالم اور اسماء ستہ مکبرہ میں۔

علامات نصب چار ہیں: (۱) فتحہ: مفرد منصرف صحیح، مفرد قائم مقام صحیح، جمع مکسر منصرف اور غیر منصرف میں، (۲) الف: اسماء ستہ مکبرہ میں، (۳) یا: تثنیہ اور جمع مذکر سالم میں، (۴) کسرہ: جمع مؤنث سالم میں۔

علامات جر تین ہیں۔ (۱) کسرہ: مفرد منصرف صحیح، مفرد قائم مقام صحیح، جمع مکسر منصرف اور جمع مؤنث سالم میں، (۲) یاء: اسماء ستہ مکبرہ، تثنیہ اور جمع مذکر سالم میں، (۳) فتحہ: غیر منصرف میں۔

ہدایت: (۱) یہاں مفرد سے مراد یہ ہے کہ مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو؛ لہٰذا تثنیہ اور جمع بھی مفرد میں داخل ہوں گے طلبہ کو اس طرح یاد کرا دیں۔ منادیٰ علامت رفع پر مبنی ہوگا جب کہ منادیٰ مفرد معرفہ ہو (مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو)

سبق ۳۱

فصل دوم: درحروف عاملہ در فعل مضارع وآن بر دو قسم ست، قسم اول حروفیکہ مضارع را نصب کنند وآن چہارست۔ اول: اَنْ، چون: اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ. واَنْ با فعل بمعنی مصدر باشد۔ یعنی اُرِیْدُ قِیَامَکَ. وازیں سبب اورا مصدریہ گویند۔ دوم: لَنْ: چون: لَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ. ولن برائے تاکید نفی ست۔ سوم: کَیْ چون: اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ. چہارم: اِذَنْ، چون: اِذَنْ اُکْرِمَکَ در جواب کسیکہ گوید انا اٰتِیْکَ غَداً.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں! اور حروف ناصبہ کا عمل متعین کریں، اور فعل مضارع کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے قسم متعین کریں، جن مثالوں کا اعراب غلط ہے، اس کو صحیح کریں۔

﴿اَللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْکُمْ﴾ اللہ چاہتا ہے کہ متوجہ ہو تمہارے اوپر۔ ﴿لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ﴾ تم ہرگز نہیں حاصل کرسکو گے نیکی۔ ﴿کَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ﴾ تاکہ ایمان والوں پر گناہ نہ رہے۔ ﴿اِذَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ﴾ تب تو بزرگی کو پہونچ جائے گا۔ اس شخص کے جواب میں جو کہے "ذَکَرْتُ اللّٰهَ"۔ ﴿اَطْمَعُ اَنْ یَغْفِرَلِیْ خَطِیْئَتِیْ﴾ میں امید کرتا ہوں کہ معاف کرے گا وہ میرے گناہ کو۔ ﴿لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا﴾ اللہ کو نہیں پہونچتا ہے اس کا گوشت۔ ﴿کَیْلَا یَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْئاً﴾ تاکہ نہ جانے جان لینے کے بعد کچھ۔ ﴿اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ﴾ تب تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اس شخص کے جواب میں جس نے کہا، اَسْلَمْتُ، میں اسلام لے آیا۔

فائدہ: ا۔ حروف عاملہ در فعل: وہ حروف عاملہ ہیں جو فعل میں عمل کرتے ہیں۔

ہدایت (۱)۔ کَیْ کا ماقبل مابعد کی علت ہوتا ہے۔

(۲) مصدر کے معنی میں ہونے کے بعد عبارت نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ جملہ فعلیہ میں فعل سے جو مصدر سمجھ میں آرہا ہے اس کی اضافت فاعل کی طرف کردی جائے، جیسے: تقوم سے قیامک۔ اور جملہ اسمیہ میں اگر خبر مشتق ہے، تو اس خبر سے جو مصدر سمجھ میں آرہا ہے۔ اس کی اضافت مبتدا کی طرف کردی جائے۔ جیسے: زیدٌ قائمٌ سے قیامُ زیدٍ اور اگر جامد ہے، تو اس کے آخر میں مصدر یہ او رتا بڑھا کر اس کی اضافت مبتدا کی طرف کردی جائے، جیسے: الجبلُ حجرٌ سے حجریۃُ الجبل (پہاڑ کا پتھر ہونا۔)

(۳) ترکیب ضرور کرائیں: (ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو۔)

سبق ۳۲

وبدانکہ اَنْ بعد از شش حروف، مقدر باشد وفعلِ مضارع رانصب کند۔ حتیٰ، نحو: مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ. ولام جحد[1] نحو: مَا کَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ، واَوْ بمعنی اِلیٰ اَنْ یا اِلّا اَنْ، نحو: لَا لْزِمَنَّکَ اَوْتُعْطِيَنِیْ حَقِّیْ. وواو الصرف[2] ولام کی[3] وفاء کہ[4] درجواب شش چیز باشد امر ونہی ونفی واستفہام وتمنی وعرض۔ واَمْثِلَتُهَا مَشْهُوْرَةٌ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں: بعض افعال بظاہر حروف ناصبہ نہ ہونے کے باوجود، منصوب ہیں اس کی وجہ بیان کریں اور مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے قسم متعین کر کے اس کو نصب دینے والے عامل کو متعین کریں!

فائدہ: ا۔ لام جحد: وہ لام ہے جو کان منفی کی خبر پر آتا ہے۔

۲۔ واؤ صرف: ایسا واو عاطفہ ہے جس کے بعد فعل مضارع اَنْ مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہو اور اس سے پہلے نفی محض یا طلبِ محض ہو، اس کو واو معیت بھی کہتے ہیں۔

۳۔ لام کی: وہ حرف جر ہے جس کا ماقبل مابعد کے لئے علت ہو۔

۴۔ اَنْ مقدر ہوتا ہے اس فا کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو (۱) امر، جیسے: زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ (آپ مجھ سے ملاقات کریں، تو میں آپ کا اکرام کروں گا)۔ (۲) نہی، جیسے: لَا تَشْتُمْنِیْ فَاُهِيْنَکَ. (تم مجھے گالی نہ دو، ورنہ میں تمھیں ذلیل کروں گا۔ (۳) نفی، جیسے: مَا تَاْتِيْنَا فَتُحَدِّثَنَا (آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ ہم سے بات کریں)۔ (۴) استفہام، جیسے: اَيْنَ بَيْتُکَ فَاَزُوْرَکَ (کہاں ہے آپ کا گھر کہ میں آپ کی زیارت کروں) (۵) تمنی، جیسے: لَيْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَ مِنْهُ (کاش کہ میرے لیے کچھ مال ہوتا، تو میں اس سے خرچ کرتا)۔ (۶) عرض جیسے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ بھلائی کو پہونچے)

ہدایت (۱) امر ونہی وغیرہ کی مثالیں یاد کرادیں اور ترکیب کرادیں۔

ہدایت (۲) نفی محض: وہ نفی ہے جو ایسے حرف کے ذریعے کی گئی ہو جو صرف نفی کے لیے آتا ہے مثلاً لا، لن وغیرہ۔ لہٰذا اِلّا اور اس کے اخوات کے ذریعے کی گئی نفی، نفی محض نہیں ہوگی۔

طلب محض: وہ طلب ہے جو صراحۃً متکلم کے کلام سے سمجھ میں آتی ہو جیسا کہ امر ونہی وغیرہ میں ہوتی ہے۔

﴿اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ﴾ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ عدل قائم کروں۔ ﴿حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى﴾ یہاں تک کہ موسیٰ ہمارے پاس لوٹ کر آئیں۔ ﴿لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ ابتک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو، ثابت قدم رہنے والوں کے دیکھنے کے ساتھ۔ ﴿لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا﴾ کاش کہ ہم لوٹا دیے جاتے، اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلانے کے ساتھ۔ ﴿اِجْتَهِدْ اَوْ تَصِلَ اِلَى الْمَقْصُوْدِ﴾ محنت کرو یہاں تک کہ مقصود تک پہونچ جاؤ۔ ﴿لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ﴾ تاکہ وہ ملک میں فساد کرتے پھریں۔ ﴿يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ﴾ کاش کہ میں ان کے ساتھ ہوتا کہ کامیاب ہوجاتا۔ ﴿لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً﴾ نہ ہاتھ لگایا ہو تم نے مگر یہ (یا، یہاں تک) کہ مقرر کردیا ہو تم نے ان (عورتوں) کے لیے مہر۔ ﴿لَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ﴾ تم اس میں حد سے مت گزرو کہیں میرا غضب تم پر واقع ہوجائے۔ ﴿هَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَا﴾ کیا کوئی ہماری سفارش کرنے والے ہیں کہ وہ ہماری سفارش کریں؟ ﴿لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ﴾ کیوں نہیں ڈھیل دی تونے مجھ کو ایک تھوڑی سی مدت کہ میں خیرات کرتا۔ ﴿لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا﴾ نہ ان پر حکم پہونچے کہ مرجائیں۔ ﴿اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا﴾ یہاں تک کہ بھیجے کوئی رسول۔

مثال ۷/۱۱ کی ترکیب نہ کرائیں۔

ہدایت: (۱) او تفرضوا لھن میں او بمعنیٰ اِلّا اور الیٰ دونوں ہوسکتا ہے۔ اسی کے مطابق ترجمہ کرائیں۔

ہدایت (۲) واو صرف یعنی واو معیت سے ایک ہی وقت میں معطوف علیہ اور معطوف کے اجتماع کی نفی ہوتی ہے، جمع کی نفی ایک جز کی نفی سے ہوتی ہے۔ جیسے: "لا تاکل السمک وتشرب اللبن" مچھلی نہ کھا دودھ پینے کے ساتھ، اس مثال میں اکل سمک اور شرب لبن کے اجتماع کی نفی کی گئی ہے، ایک جز معطوف علیہ اکل سمک کی نفی سے۔ یہ لا یجتمع منک اکل السمک وشرب اللبن کے معنیٰ میں ہے دونوں جزؤوں کی نفی سے جمع کی نفی نہیں ہوتی ہے ورنہ اَنْ مقدر ماننے کی ضرورت ہی نہیں البتہ اگر کوئی قرینہ خارجیہ پایا جائے تو دونوں جزؤوں کی نفی سے بھی اجتماع کی نفی ہوجاتی ہے "ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم الخ" یہ آیت دونوں معنیٰ کا احتمال رکھتی ہے تمرین میں آیت کا ترجمہ پہلے معنیٰ کے اعتبار سے کیا گیا ہے، کہ جمع کی نفی ایک جز کی نفی سے کردی گئی ہے۔ اور اگر دوسرے معنیٰ اعتبار کریں تو ترجمہ ہوگا، ابتک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو اور نہ ان کو دیکھا جو ثابت قدم رہنے والے ہوں، جمع کی نفی دونوں جزؤوں کی نفی سے کی گئی ہے، بایں طور کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے نہ جہاد دیکھا اور نہ ثابت قدمی دیکھی، ثابت قدمی تو پائی ہی نہیں گئی، جہاد تو پایا گیا، لیکن بغیر ثابت قدمی کے جہاد کا پایا جانا یہ حقیقت میں نہ پایا جانا ہے؛ لہٰذا دونوں کی نفی صحیح ہوگی۔ حضرت تھانویؒ نے دوسرے معنیٰ کے اعتبار سے ترجمہ فرمایا ہے۔ تحقیق واو صرف۔ بیان القرآن، النحو الوافی و دیگر مطولات میں ملاحظہ ہو۔

سبق ۲۲

قسم دوم: حروفیکه فعلِ مضارع را بجزم[1] کنند و آن پنج ست: لَمْ،[2] لَمَّا، ولامِ امر،[3] ولائے نہی[4] و اِنْ شرطیه[5] چون: لَمْ يَنْصُرْ ، وَلَمَّا يَنْصُرْ ، ولِيَنْصُرْ ، وَلاَ تَنْصُرْ ، وَإِنْ تَنْصُرْ ، أَنْصُرْ.

بدانکه! اِنْ در دو جمله رود، چون: اِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ ، جملۂ اول را شرط گویند و جملۂ دوم را جزا، و اِنْ برائے مستقبل ست: اگر چه در ماضی رود۔ چون: اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ. وانجا جزم تقدیری بود؛ زیرا که ماضی معرب نیست۔

وبدانکه! چون: جزائے شرط جملۂ اسمیه باشد یا امر یا نہی یا دعا، فا در جزا آوردن لازم بود؛ چنانکه گوئی اِنْ تَأْتِنِيْ ، فَأَنْتَ مُكْرَمٌ ، وَإِنْ رَأَيْتَ زَيْداً ، فَأَكْرِمْهُ ، وَإِنْ أَتَاكَ عَمْرٌو ، فَلاَ تُهِنْهُ ، وَإِنْ أَكْرَمْتَنِيْ ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْراً.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، عامل جازم کی شناخت کر کے، وجوہ اعراب کے اعتبار سے، فعل مضارع کی حالت بیان کریں۔ نیز جزا پر فا لانے کی وجہ بیان کریں۔

فائدہ[1]۔ حروف جازمہ: وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، (اور اگر اخیر میں حرف علت یا نون اعرابی ہو تو اسے گرا دیتے ہیں)۔

[2] لَمْ اور لَمَّا یہ دونوں فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں جیسے: لَمْ يَضْرِبْ (اس نے نہیں مارا) لَمَّا يَضْرِبْ (اس نے ابتک نہیں مارا)

[3] لام اِمر: وہ لام مکسور ہے جو فعل میں طلب کے معنی پیدا کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: لِيَضْرِبْ زَيْدٌ۔ (چاہیے کہ زید مارے)

[4]۔ لائے نہی: وہ لا ہے جو فعل کو نہ کرنے کی طلب کے لئے وضع کیا گیا ہو: جیسے: لاَ تَضْرِبْ (مت مار تو!)

﴿لا تقربا هذه الشجرة﴾ تم دونوں اس درخت کے قریب مت جانا۔ ﴿لينفق ذو سعة من سعته﴾ وسعت والے کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔ ﴿إن يشأ يذهبكم﴾ اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے۔ ﴿لم يلد ولم يولد﴾ نہ اس نے کوئی بچہ جنا ہے اور نہ جنا گیا ہے۔ ﴿لما يقض ما أمره﴾ اب تک پورا نہیں کیا اس نے ان چیزوں کو جن کا اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم کیا ہے۔ ﴿لا تقنطوا من رحمة الله﴾ اللہ کی رحمت سے مایوس مت رہو۔ ﴿إن تفعلوا فإنه فسوق بكم﴾ اگر تم ایسا کرو گے تو یہ گناہ کی بات ہے تمہارے اندر۔ ﴿إن تعجب فعجب قولهم﴾ اگر آپؐ کو تعجب ہو تو ان کا یہ قول تعجب کے لائق ہے۔

﴿إن عصوك فقل﴾ اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کریں تو آپ کہہ دیجئے۔ ﴿إن يمسسك بخير فلا راد لفضله﴾ اگر اللہ تجھ کو بھلائی پہونچانا چاہے تو کوئی پھیرنے والا نہیں ہے اس کے فضل کو۔

﴿إن حافظت الصلوٰت فجزاك الله خيرا﴾ اگر تو نے نمازوں کی محافظت کی تو اللہ تعالیٰ تجھ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ ﴿إن لم تجدوا فيها أحدا فلا تدخلوها﴾ اگر نہ پاؤ تم اس (گھر) میں کسی کو تو اس میں نہ جاؤ۔

سبق ۲٤

باب دوم در عملِ افعال

بدانکہ! ہیچ فعل، غیر عامل نیست، و افعال در اعمال بر دو گونہ است، قسمِ اول معروف۔

بدانکہ! فعلِ معروف[1] خواہ لازم[2] باشد یا متعدی، فاعل[3] را بر فع کند: چون: قَامَ زَيْدٌ، و ضَرَبَ عَمْرٌو. شش اسم را نصب[4] کند، اول: مفعولِ مطلق را: چون: قَامَ زَيْدٌ قِيَاماً، و ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْباً. دوم: مفعول فیہ را: چون: صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَجَلَسْتُ فَوْقَكَ. سوم: مفعول معہ را: چون: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ. چهارم: مفعول لہٗ را: چون: قُمْتُ إِكْرَاماً لِزَيْدٍ، وضَرَبْتُهُ تَادِيْباً. پنجم: حال را: چون: جَآءَ زَيْدٌ رَاكِباً. ششم تمیز را: وقتیکہ در نسبتِ فعل بفاعل ابہامے باشد: چون: طَابَ زَيْدٌ نَفْساً. اَمَّا فعلِ متعدی، مفعول بہٖ را نصب کند: چون: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْراً. واین عمل فعلِ لازم را نباشد۔

فائدہ: تمام فعل عامل ہوتے ہیں، عمل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) معروف (۲) مجہول۔

۱۔ فعلِ معروف: وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی اس کا فاعل معلوم ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ. فعل مجہول: وہ فعل ہے، جس کی نسبت مفعول بہ کی طرف ہو، یعنی اس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ (زید مارا گیا)

۲۔ فعلِ لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ.

فعلِ متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو، بلکہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو۔ جیسے فَتَحَ سَالِمٌ الْبَابَ (سالم نے دروازہ کھولا)

فائدہ: فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) فعل ناقص (۲) فعل تام۔

فعل ناقص: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ فاعل کی خبر یعنی صفت بیان کرنے کی ضرورت ہو۔ جیسے: كَانَ، صَارَ وغیرہ۔

فعل تام: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے۔ یعنی فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ جیسے: نَصَرَ وغیرہ.

۳۔ مرفوعات آٹھ ہیں: فاعل، مبتدا، خبر، حروف مشبہ بالفعل کی خبر، افعال ناقصہ کا اسم، ماولا مشابہ بلیس کا اسم، لائے نفی جنس کی خبر۔

۴۔ منصوبات بارہ ہیں مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز، حروف مشبہ بالفعل کا اسم، ماولا مشابہ بلیس کی خبر، لائے نفی جنس کا اسم، افعال ناقصہ کی خبر، مستثنیٰ۔

مجرورات دو ہیں: مضاف الیہ اور وہ اسم جس پر حرف جر داخل ہو۔

ہدایت: مابعد دَخَلْتُ اصح قول کے مطابق مفعول بہ ہوتا ہے نہ کہ مفعول فیہ (تفصیل شرح جامی، النحو الوافی میں ملاحظہ ہو)۔

ہدایت: خلاصۂ بحث یہ ہے کہ فعل معروف اگر لازم ہو، تو وہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: قَعَدَ ۔ سُرُوْا (عمرو بیٹھا) اور سات اسموں مفعول مطلق، مفعول لہ مفعول معہٗ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے اور اگر فعل معروف متعدی ہے، تو اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ. اور آٹھ اسموں: مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہٗ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اور فعلِ لازم ومتعدی، معروف، مجہول کی شناخت کر کے، فعلِ لازم ومتعدی کا عمل بیان کریں:

﴿اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ﴾ داخل ہو جاؤ تم جہنم کے دروازوں میں۔ ﴿فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا﴾ کھولے جائیں گے اس (جنت) کے دروازے۔ ﴿يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ﴾ پڑھ کر سناتے تھے وہ تم کو تمہارے رب کی آیتیں۔ ﴿لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا﴾ نہیں سنیں گے وہ اس کی آہٹ ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ﴾ جانتا ہے وہ آنکھ کی چوری کو ﴿نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ﴾ اٹھایا ہم نے پہاڑ ان کے اوپر۔ ﴿وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ﴾ پورا ملے گا ہر شخص کو جو اس نے کیا۔

سبق ۳۵

فصل: بدانکہ! فاعل اسمیست کہ پیش از وے فعلے باشد، مسند بدان اسم، برطریق قیام فعل بدان اسم چون: زَیْدٌ در ضَرَبَ زَیْدٌ.

ومفعولِ مطلق: مصدریست، کہ واقع شود بعد از فعلے وآن مصدر بمعنی آن فعل باشد۔ چون: ضَرْباً در ضَرَبْتُ ضَرْباً. وقیاماً در قُمْتُ قِیَاماً۔

ومفعول فیہ: اسمیست، کہ فعل مذکور درو واقع شود، او را ظرف گویند؛ وظرف بر دو گونہ است، ظرف زمان[1] چون: یَوْمَ در صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ. وظرفِ[2] مکان چون: عِنْدَ در جَلَسْتُ عِنْدَکَ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، فاعل مفعول بہ، مفعول مطلق اور مفعول فیہ کی شناخت اور وجہ، شناخت، بیان کریں اور اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے اس کو متعین کریں:

﴿اُسْکُنُوْا الْاَرْضَ﴾ آباد رہو تم زمین میں۔ ﴿اُذْکُرْ رَبَّکَ﴾ یاد کر تو اپنے رب کو۔ ﴿کَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْماً﴾ حضرت موسیٰ سے اللہ نے خاص طور پر تکلم فرمایا۔ ﴿اَکِیْدُ کَیْداً﴾ میں تدبیر کر رہا ہوں۔ ﴿یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾ دباتے ہیں وہ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے پاس ﴿عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ﴾ جلدی دے ہم کو ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے۔ ﴿سَبِّحْهُ لَیْلاً طَوِیْلاً﴾ پاکی بیان کر اس (اللہ) کی لمبی رات میں۔ ﴿یَنْصُرَکَ اللّٰهُ نَصْراً عَزِیْزاً﴾ مدد کرے اللہ تیری زبردست مدد۔ ﴿یُخْرِجُکُمْ اِخْرَاجاً﴾ وہ (اللہ) تم کو نکالے گا۔ ﴿بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ﴾ برکتیں رکھی ہیں ہم نے اس کے آس پاس۔ ﴿یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ﴾ پیچھے لگے ہوئے ہیں وہ لوگ مزوں کے۔ ﴿اِهْبِطُوْا مِصْراً﴾ اتر جاؤ شہر میں۔

---

[1] فائدہ: ظرف زمان: وہ اسم ہے جو کسی کام کے وقت پر دلالت کرے۔ جیسے: (حِیْنٌ) وقت (لَیْلٌ) رات۔
[2] ظرف مکان: وہ اسم ہے جو کسی کام کی جگہ پر دلالت کرے۔ جیسے: (خَلْفَ) پیچھے (مَسْجِدٌ) عبادت کی جگہ۔

سبق ۳۶

ومفعول معه: اسمیت کہ مذکو باشد بعداز واو بمعنی مع چون: وَالْجُبَّاتِ در جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ۔

ومفعول لہ: اسمیست کہ دلالت کند بر چیزے کہ سبب فعل مذکور باشد چون، اِکْرَاماً در قُمْتُ اِکْرَامًالِزَیْدٍ.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں! مفعول معہ، مفعول لہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ﴾ نہ قتل کرو اپنی اولاد کو فاقہ کے ڈر سے۔ ﴿اَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ﴾ تم اپنی تدابیر مع اپنے شرکاء کے پختہ کرلو۔ ﴿يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا﴾ پکارتے تھے وہ لوگ ہم کو توقع اور ڈر کی وجہ سے۔ ﴿يَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ﴾ ترک کردے (موسیٰ) تجھ کو مع تیرے معبودوں کے۔ ﴿صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ﴾ انہوں نے صبر کیا اپنے رب کی خوشی کو تلاش کرنے کے لئے۔ ﴿يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا﴾ پکارتے ہیں وہ اپنے رب کو ڈر اور لالچ کی وجہ سے۔ ﴿اَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ﴾ نجات دی ہم نے اس (نوحؑ) کو کشتی والوں کے ساتھ۔

ہدایت: مفعول لہ بھی مصدر ہی ہوتا ہے۔ اس لئے طلبا کو مفعول لہ کی تعریف مصدر کی صراحت کے ساتھ یاد کرائیں۔
مفعول لہ: وہ مصدر ہے، جس کی وجہ سے فعل مذکور واقع ہوا ہو۔ الخ۔

سبق ۳۷

وحال: اسمیست نکرہ کہ دلالت کند بر ہیأت فاعل چوں: راکباً در جاءَ زیدٌ راکباً یا بر ہیأت مفعول چوں: مشدودًا در ضربتُ زیدًا مشدودًا. یا بر ہیأت ہر دو چوں نرا کبین در لقیتُ زیدًا راکبین. و فاعل و مفعول را ذوالحال گویند، و آں غالباً معرفہ باشد، و اگر نکرہ باشد، حال را مقدم دارند چوں: جاءَنی راکبًا رجلٌ و حال جملہ خبریہ باشد چنانچہ: رأیتُ الأمیرَ وھُوَ راکبٌ.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں۔ حال فاعل یا مفعول میں سے کس کی حالت بیان کر رہا ہے اس کی وضاحت کریں:

﴿فخرجَ منها خائفًا﴾ نکلا وہ اس سے ڈرتے ہوئے ﴿یذکرون اللہ قیامًا﴾ یاد کرتے ہیں وہ لوگ اللہ کی کھڑے ہونے حالت میں۔ ﴿وجاءُوا اباھم عشاءً یبکون﴾ آئے وہ لوگ اپنے باپ کے پاس شام کو روتے ہوئے۔ ﴿وجاءَ معہ الملٰئکۃ مقترنین﴾ آئیں اس کے ساتھ فرشتے پرا باندھ کر یعنی ساتھ ساتھ۔ ﴿وجاءَہ قومُہ یھرعون الیہ﴾ آئی اس کے پاس اس کی قوم دوڑتے ہوئے اس کی طرف۔ ﴿ولا تجعلوا للہ اندادًا وانتم تعلمون﴾ نہ ٹھہراؤ تم کسی کو اللہ کا مقابل (حال یہ ہے) کہ تم جانتے ہو۔ ﴿فحص الطبیبُ المریضَ جالسَین﴾ جانچ کی ڈاکٹر نے بیمار کی اس حال میں کہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ ﴿خرجوا من دیارھم وھم الوف﴾ نکلے وہ لوگ اپنے گھروں سے (اس حال میں کہ) وہ ہزاروں تھے۔

فائدہ: (۱) ذوالحال: وہ فاعل یا مفعول ہے جس کی حالت بیان کی جائے جیسے: جاءَ زیدٌ راکبًا اور ضربتُ زیدًا مشدودًا میں زید۔

ہدایت: (۱) لقیتُ عمرًا راکبَین کی ترکیب ہوگی۔ لقی فعل، تُ ضمیر مرفوع متصل ذوالحال اول، عمرًا ذوالحال ثانی، راکبین دونوں سے حال، دونوں ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل اور مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ہدایت: (۲) حال کی تعریف اس طرح یاد کرائیں۔ حال: وہ اسم نکرہ ہے جو بوقت صدور فعل فاعل کی حالت بیان کرے جیسے: جاءَ زیدٌ راکبًا، یا بوقت وقوع فعل مفعول بہ کی حالت بیان کرے۔ جیسے: ضربتُ زیدًا مشدودًا۔
یعنی بوقت صدور فعل یا بوقت وقوع فعل کی قید یاد کریں۔

سبق ۳۸

وتمیز: اسمیست کہ دفعِ ابہام کند از عدد چون: عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَماً. یا از وزن چون: عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتاً. یا از کیل چون: عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرّاً. یا از مساحت چون: مَافِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَاباً

ومفعول به: اسمیست کہ فعلِ فاعل برو واقع شود چون: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْراً: بدانکہ این ہمہ منصوبات بعد از تمامیِ جملہ شوند، جملہ بفعل و فاعل تمام شود؛ بدین سبب گویند کہ منصوب فضلہ است۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں: تمیز ممیِّز اور مفعول بہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!
تمیز عدد، وزن، پیمانہ پیائش اور جملے کی نسبت میں سے کس سے ابہام دور کر رہی ہے اس کی وضاحت کریں:
﴿رَأَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَباً﴾ دیکھے میں نے گیارہ ستارے۔ ﴿وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَیْباً﴾ سر میں بالوں کی سفیدی پھیل پڑی۔ یعنی تمام بال سفید ہو گئے۔ ﴿ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعاً﴾ اس کی پیائش (لمبائی) ستر گز ہے۔ ﴿فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْناً﴾ ہم نے بہادیے زمین سے پانی کے چشمے۔ ﴿لَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَباً﴾ ہرگز نہیں قبول کیا جائے گا ان (کافروں) میں سے کسی کا زمین بھر سونا۔ ﴿اِشْتَرَیْتُ اُوْقِیَّةً ذَهَباً﴾ خریدا میں نے ایک اوقیہ سونا۔ ﴿عِنْدِیْ مِتْرٌ ثَوْباً﴾ میرے پاس ایک میٹر کپڑا ہے۔ ﴿وَهَبْتُ اِرْدَبّاً شَعِیْراً﴾ ہدیہ دیا میں نے ایک اردب جو۔ ﴿وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلاً﴾ چن لیے موسیٰؑ نے اپنی قوم کے ستر مرد۔

فائدہ: منتز: وہ اسم ہے جس سے پوشیدگی دور کی جائے جیسے: (عندی رطل زیتا) میں رطل۔

ہدایت: تمیز کی تعریف میں مَافِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَاباً کے بعد یہ جملہ اور یاد کرادیں، یا جملے کی نسبت سے جیسے: طَابَ زَیْدٌ نَفْساً. (زید اچھا ہو گیا ذات کے اعتبار سے) "ترکیب کا اہتمام کریں"

Scanned by CamScanner

سبق ۳۹

فصل: بدانکہ ! فاعل بر دو قسم ست: مُظہر چون: ضَرَبَ زَیْدٌ ومُضمَر بارز چون: ضَرَبْتُ ومضمر مستتر یعنی پوشیدہ چون: زَیْدٌ ضَرَبَ. فاعلِ ضَرَبَ هُوَ ست در ضَرَبَ مستتر ۔ بدانکہ: چوں فاعل مؤنث حقیقی باشد، یا ضمیرِ مؤنث، علامت تانیث در فعل لازم باشد چون: قَامَتْ هِنْدٌ وَ هِنْدٌ قامت انی جی، ودر مظہر مونث غیر حقیقی، ودر مظہر جمع تکسیر دو وجہ روا باشد چون: طَلَعَ الشَّمْسُ وطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ الرِّجَالُ وقَالَتِ الرِّجَالُ.

قسم دوم مجہول[1] بدانکہ ! فعل مجہول بجائے فاعل مفعول بہ را رفع کند و باقی مفعولات را نصب چون: ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الأَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَادِیْبًا وَالْخَشَبَةَ. و فعل مجہول را فعل مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ گویند، ومرفوعش را مفعول مالم یسم فاعلہ[2] گویند۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں: فاعل اور نائب فاعل کے فعل کو مذکر اور مؤنث لانے کی وجہ بیان کریں اور اگر دو وجہیں جائز ہیں تو اس کی وجہ بیان کریں! نیز فاعل یا نائب فاعل اسم ظاہر ہے یا ضمیر بارز (ظاہر) ہے یا مستتر اس کی وضاحت کریں!

﴿لَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ﴾ نہیں کام آئے گی سفارش۔ ﴿قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ﴾ ہو چکے ہیں تم سے پہلے واقعات۔ ﴿قَالَتْ نِسْوَةٌ﴾ عورتوں نے کہا۔ ﴿كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ﴾ ایک ایسی بات جو نکل چکی تیرے رب کی جانب سے۔ ﴿قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ﴾ کہا فرشتوں نے۔ ﴿ثُوِّبَ الْكُفَّارُ﴾ بدلہ دیا گیا کافروں کو۔ ﴿يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ﴾ پلائی جائے گی ان کو خالص مہر لگی ہوئی شراب۔ ﴿وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ﴾ ڈر گئے ان کے دل۔ ﴿وَعَدَ الرَّحْمٰنُ﴾ رحمٰن نے وعدہ کیا۔ ﴿قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ﴾ کہا عمران کی بیوی نے۔ ﴿حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ﴾ برباد ہوئے ان کے اعمال۔ ﴿قُضِيَ الْأَمْرُ﴾ معاملہ طے ہو جائے۔ ﴿سِيْئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ بگڑ جائیں گے منہ ان کے جنہوں نے انکار کیا۔ ﴿يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ﴾ جمع کیا جائے گا اللہ کے دشمنوں کو دوزخ پر۔

---

[1] فائدہ: یعنی عامل کی دوسری قسم فعل مجہول۔

[2] مفعول مالم یسم فاعلہ یا نائب فاعل: ہر ایسا مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر کے اس کو فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہو جیسے: نُصِرَ عَابِدٌ (مدد کیا گیا عابد) فعل کے مذکر اور مؤنث لانے میں نائب فاعل کا حکم فاعل کی طرح ہے۔

سبق ۴۰

فصل: بدانکہ افعال متعدی بر چہار قسم ست۔ اول: متعدی بیک مفعول، چون: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا. دوم: متعدی بدو مفعول، کہ اقتصار بر یک مفعول روا باشد: چون، اَعْطٰی، و آنچہ بطور معنی او باشد چون: اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا وایجا اَعْطَیْتُ زَیْدًا نیز جائز ست۔

سوم: متعدی بدو مفعول، کہ اقتصار بر یک مفعول روا نباشد واین در افعالِ قلوب[2] ست، چون: عَلِمْتُ وَظَنَنْتُ وَحَسِبْتُ وَخِلْتُ وَزَعَمْتُ وَرَأَیْتُ وَوَجَدْتُ، چون: عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا وَظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا.

چہارم: متعدی بسہ مفعول، چون: اَعْلَمَ وَاَرٰی وَاَنْبَأَ وَاَخْبَرَ وَخَبَّرَ وَنَبَّأَ وَحَدَّثَ: چون: اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا.

بدانکہ! این ہمہ مفعولات، مفعول بہ اند۔ ومفعولِ دوم در باب عَلِمْتُ ومفعول سوم در باب اَعْلَمْتُ مفعول لہ ومفعول معہ را بجائے فاعل نتوانند نہاد، ودیگر ہارا شاید، ودر باب اَعْطَیْتُ مفعولِ اول، بمفعول مالم یسم فاعلہ لائق تر باشد، از مفعولِ دوم۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور فعل متعدی کی قسم متعین کریں! نیز فعل مجہول ہونے کی صورت میں، نائب فاعل کا انتخاب صحیح ہے یا غلط؟ اس کی وضاحت کریں:

---

[1] مثلاً اعطی اور اس کے ہم معنی سأل، منح، کسا، البس وغیرہ۔

[2] افعال قلوب: وہ افعال ہیں جن کا تعلق دل سے ہو، یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

جاننا چاہیے: کبھی افعال قلوب کے بعد آنے والا جملہ بتاویل مفرد ہو کر دو مفعولوں کے قائم مقام ہوجاتا ہے جب کہ جملہ پر حرف مصدری یعنی مصدر کی تاویل میں کرنے والا داخل ہو، جیسے: وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ میں، جملہ مفرد کی تاویل میں ہو کر، اِعلموا کے دونوں مفعول بہ کے قائم مقام ہے۔

﴿یَسْمَعُوْنَ الصَّیْحَةَ﴾ سنیں گے وہ لوگ چیخ۔ ﴿فَإِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ﴾ تم سمجھو ان کو مسلمان۔ ﴿اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ﴾ ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔ ﴿لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّکُمْ﴾ تم اس کو برا نہ سمجھو اپنے حق میں۔ ﴿لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ﴾ نہیں چکھیں گے وہاں موت ﴿حَسِبَتْهُ لُجَّةً﴾ سمجھا اس بلقیس نے اس کو گہرا پانی ﴿یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ﴾ دکھلائیگا اللہ ان کو ان کے اعمال بحسرت دلانے کو۔ ﴿کَسَوْتُ حَامِدًا ثَوْبًا﴾ پہنایا میں نے حامد کو کپڑا۔ ﴿وَوَجَدَکَ عَآئِلًا﴾ پایا اللہ نے آپ کو مفلس۔ ﴿یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ﴾ خیال کرتے تھے وہ لوگ کہ ان کو اللہ سے ملنا ہے۔ ﴿تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا﴾ مانگتے ہیں آپ ان سے کچھ محصول (آمدنی)۔ ﴿نَرَی اللّٰهَ جَهْرَةً﴾ دیکھ لیں ہم اللہ کو سامنے۔ ﴿اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ﴾ بتا دیے اس نے ان کو ان کے نام۔ ﴿زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا﴾ دعویٰ کرتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، کہ وہ ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے۔ ﴿مَنْ اَنْۢبَاَکَ هٰذَا﴾ کس نے خبر دیدی تجھ کو اس کی۔

سبق ۴۱

فصل: بدانکہ افعال ناقصہ سیزدہ اند، کان وصار وظل وبات واصبح واضحی وامسی وعاد وآض وغدا وراح ومازال ومابرح ومافتئ ومادام ولیس. این افعال بفاعل تنہا تمام نشوند، ومحتاج باشند بخبر ے؛ بدین سبب اینہا را ناقصہ گویند۔ ودر جملہ اسمیہ روند، ومسند الیہ را برفع کنند ومسند را نصب۔ چون: کان زیدٌ قائماً. ومرفوع را اسم کان گویند، ومنصوب را خبر کان. وباقی را برین قیاس کن۔ بدانکہ بعضے ازین افعال در بعضے احوال بفاعل تنہا تمام شوند چون: کان مطرٌ. شد باران، بمعنی حصل، واور اکان تامہ گویند۔ وکان زائدہ نیز باشد۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، افعال ناقصہ اور تامہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کرنے کے بعد افعال ناقصہ کا عمل بیان کریں۔ نیز کان زائدہ کی شناخت کریں:

﴿وکان امرُ اللّٰہِ مفعولاً﴾ اللہ کا حکم تجویز کیا ہوا ہوتا ہے۔ ﴿کنتم بہا تکذبون﴾ جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ ﴿اصبح ماؤکم غوراً﴾ صبح کے وقت تمہارا پانی خشک ہو جائے۔ ﴿اصبح فؤاد ام موسیٰ فارغاً﴾ صبح کو حضرت موسیٰ کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا۔ ﴿لن نبرح علیہ عاکفین﴾ ہم برابر اس پر جمے بیٹھے رہیں گے۔ ﴿غدوا علیٰ حرد قادرین﴾ وہ لوگ سویرے چلے اپنے کو اس کے نہ دینے پر قادر سمجھ کر۔ ﴿ظل وجہہ مسوداً﴾ دن بھر اس کا چہرہ سیاہ رہے۔ ﴿ماانفک الباطل مھزوماً﴾ باطل شکست خوردہ رہا۔ ﴿مادمت حیاً﴾ جب تک میں زندہ ہوں۔ ﴿لا یزالون مختلفین﴾ وہ لوگ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔ ﴿اشرقت الشمس فکان نور﴾ چمکا سورج چنانچہ روشنی ہو گئی۔ ﴿لست مرسلاً﴾ تو بھیجا ہوا نہیں آیا۔ ﴿من کان فی المھد صبیاً﴾ جو گود میں ہے بچہ۔ (صبیاً، جار کے متعلق ثبت کی، ھو ضمیر سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ نیز کان جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر من اسم موصول کا صلہ ہے)۔ ﴿لیس علیکم جناح﴾ نہیں ہے تم پر کوئی گناہ ﴿مادامت السمٰوٰت والارض﴾ جب تک رہے آسمان اور زمین ﴿دامت بمعنی بقیت﴾

فائدہ: ۱۔ افعال ناقصہ: وہ افعال ہیں، جو اپنی صفت کے علاوہ، فاعل کو مخصوص صفت کے ساتھ ثابت کرنے کے لئے وضع کیے گئے ہوں۔ (ا) جیسے: (کان زیدٌ قائماً) زید کھڑا ہے، اس مثال میں کان نے اپنی صفت مصدر کون کے علاوہ زید فاعل کو صفت قیام کے ساتھ ثابت کر دیا ہے۔

۲۔ افعال تامہ: وہ افعال ہیں جو صرف فاعل پر پورے ہو جائیں، خبر کے محتاج نہ ہوں، (یعنی فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت نہ ہو اور حصل کے معنی میں ہوں) جیسے: (کان مطرٌ) بارش ہو گئی ہے (ضرب زیدٌ) میں کان اور ضرب۔

۳۔ کان زائدہ وہ کان ہے جسکے حذف کر دینے سے معنی میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔ جیسے: (ما کان اصح علم المتقدمین) کس قدر اچھا ہے متقدمین کا علم۔

سبق ۴۲

فصل: بدانکہ! افعالِ[1] مُقاربہ چہار است، عَسٰی و کَادَ و کَرُبَ و اَوْشَکَ. واین افعال درجملۂ اسمیہ روند چون کان، اسم را برفع کنند وخبر را نصب: الاّ آنکہ خبر اینہا فعل مضارع باشد با اَنْ، چون: عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ بابیے اَنْ چون: عَسٰی زَیْدٌ یَّخْرُجُ، وشاید کہ فعلِ مضارع با اَنْ فاعلِ عسٰی باشد واحتیاج بخبر نیفتد، چون: عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ، درمحلِ رفع بمعنی مصدر[2]۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، افعال مقاربہ کا عمل، بیان کرنے کے بعد، عسیٰ ناقصہ اور تامہ کی شناخت اور وجہ شناخت، بیان کریں؛ نیز فعل مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے قسمیں بیان کریں۔

﴿عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ﴾ امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے اوپر رحم کرے۔ ﴿عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ﴾ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ لے آئے فتح کو۔ ﴿یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ﴾ قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہوجائے۔ ﴿کَرُبَ الْھَوَآءُ اَنْ یَّطِیْبَ﴾ ہوا خوشگوار ہونے لگی۔ ﴿عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا﴾ شاید کہ ناپسند کرو تم کسی چیز کو۔ ﴿کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا﴾ قریب ہے کہ فقیری کفر ہوجائے۔ ﴿یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ﴾ قریب ہے کہ بجلی اچک لے ان کی آنکھیں۔

فائدہ: ۱۔ افعال مقاربہ: وہ افعال ہیں جو خبر کو فاعل سے قریب کرنے کے لئے وضع کیے گئے ہوں جیسے: عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ (امید ہے کہ زید نکلے)

۲۔ عسیٰ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ناقصہ (۲) تامہ۔ عسیٰ ناقصہ: وہ عسیٰ ہے جو فاعل کے علاوہ خبر کا بھی محتاج ہو، عسیٰ تامہ: وہ عسیٰ ہے جو فاعل کے علاوہ خبر کا محتاج نہ ہو۔ عسیٰ تامہ کی پہچان یہ ہے کہ اس کے بعد فعل مضارع اَنْ کے ساتھ متصلاً واقع ہوتا ہے اور ترکیب میں مصدر کے معنی میں ہوکر، عسیٰ کا فاعل ہوتا ہے، جیسے: (عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ) عسیٰ کی طرح اوشک بھی ناقصہ اور تامہ ہوتا ہے۔

ہدایت: افعال ناقصہ: کان، صار وغیرہ اور افعال مقاربہ ہوتے ہیں۔

ہدایت: افعال مقاربہ میں سے عسیٰ اپنے مابعد سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے اور باقی جملہ فعلیہ خبریہ ہوتے ہیں: اس لیے کہ عسیٰ کو لعل سے معنی ترجی میں مشابہت ہے۔

سبق ۴۲

فصل: بدانکہ افعالِ مدح و ذم[1] چہار ست: نِعْمَ و حَبَّذَا برای مدح، و بِئْسَ وَ سَاءَ برای ذم، و ہرچہ مابعد فاعل باشد؛ آن را مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذّم گویند، و شرط آنست کہ فاعل معرّف بلام باشد چون: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ۔ یا مضاف بسوی معرّف بلام باشد چون: نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ. یا ضمیرِ مستتر، ممیّز بنکرۂ منصوبہ چون: نِعْمَ رَجُلاً زَيْدٌ. فاعل[2] نِعْمَ هُوَ ست مستتر در نِعْمَ و رَجُلاً منصوب ست بر تمیز، زیرا کہ هُوَ مبہم ست۔

وَحَبَّذَا زَيْدٌ، حَبَّ[3] فعلِ مدح ست و ذَا فاعلِ او، و زَيْدٌ، مخصوص بالمدح۔ و ہم چنین بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وَسَاءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، نیز افعال مدح وذم کے فاعل کی شرط پائی جارہی ہے یا نہیں اس کی وضاحت کریں، افعال مدح وذم کا عمل بیان کریں:

﴿نِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ﴾ ﴿اَلْجَنَّةُ﴾ کیا خوب بدلہ ہے محنت کرنے والوں کا (جنت)۔ ﴿سَاءَتْ الْخَادِمَةُ عَاطِفَةُ﴾ بری خادمہ ہے عاطفہ۔ ﴿بِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾ ﴿جَهَنَّمُ﴾ برا ٹھکانا ہے (دوزخ)۔ ﴿بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ﴾ برا نام ہے گنہگاری۔ ﴿سَاءَتْ مُرْتَفَقًا﴾ ﴿اَلنَّارُ﴾ کیا برا آرام ہے (دوزخ)۔ ﴿نِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ﴾ ﴿نَحْنُ﴾ اچھا بچھانے والے ہیں ہم ﴿حَبَّذَا اَبُوْ بَكْرٍ﴾ اچھے ہیں ابوبکر۔ ﴿نِعْمَ قَوْمًا اَلْعَرَبُ﴾ اچھی قوم ہے عرب۔

فائدہ: [1] افعال مدح وذم: وہ افعال ہیں جو تعریف یا برائی ثابت کرنے کے لئے وضع کیے گئے ہوں جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (زید اچھا مرد ہے) یہ چار ہیں۔

[2] نِعْمَ رجلاً زیدٌ کی ترکیب ہوگی۔ نعم فعل مدح، ہو ضمیر مستتر ممیز، رجلا نکرہ منصوبہ تمیز، ممیز تمیز سے مل کر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، زید مخصوص بالمدح مبتدا موٴخر، مبتدا موٴخر، خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[3] حَبَّ فعل، ذا، اس کا فاعل، فعل فاعل سے مل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم زید مخصوص بالمدح مبتدا موٴخر، مبتدا موٴخر، خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ہدایت: کبھی کبھی قرینہ پائے جانے کے وقت مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: نِعْمَ الْعَبْدُ (اَيُّوْبُ.)

ہدایت: جملہ انشائیہ کی دو قسمیں ہیں (۱) طلبیہ (۲) غیر طلبیہ۔ جملہ انشائیہ طلبیہ: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں طلب ہو جیسے جملہ انشائیہ کی مشہور دس قسموں امر، نہی وغیرہ میں ہوتی ہے۔ جملہ انشائیہ غیر طلبیہ: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں طلب نہ ہو صرف انشاء (کسی کو ثابت کرنا) ہو، جیسے افعال مدح وذم وغیرہ۔

سبق ٤٤

فصل: بدانکہ! افعالِ تعجب دو صیغہ از ہر مصدرِ ثلاثی مجرد باشد: اول: مَا أَفْعَلَهُ چون: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا، چہ نیکوست زید: تقدیرش أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنَ زَيْدًا. مَا بمعنی أَيُّ شَيْءٍ است درمحلِ رفع بابتدا، وأَحْسَنَ درمحلِ رفع خبرِ مبتدا، وفاعل أَحْسَنَ هُوَ است در و مستتر، وزیداً مفعول بہ۔

دوم: أَفْعِلْ بِهِ چون: أَحْسِنْ بِزَيْدٍ، أَحْسِنْ صیغۂ امر است بمعنی خبر؛ تقدیرش أَحْسَنَ زَيْدٌ ای صَارَ ذَاحُسْنٍ وبا زائدہ است۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اور افعال تعجب کا عمل بیان کریں:

﴿مَا أَصْبَرَ هُمْ عَلَى النَّارِ﴾ کس قدر صبر کرنے والے ہیں وہ، آگ پر۔ ﴿مَا أَكْفَرَهُ﴾ کیسا ناشکرا ہے وہ۔ ﴿مَا أَحْلَى كَلَامَهُ﴾ کس قدر شیریں ہے اس کا کلام۔ ﴿أَعْلِ بِجِبَالِ الْهِنْدِ﴾ کس قدر بلند ہیں ہندوستان کے پہاڑ۔ ﴿أَسْمِعْ بِهِمْ﴾ کس قدر سننے والے ہیں وہ۔ ﴿أَبْصِرْ بِهِ﴾ کیا عجیب دیکھتا ہے وہ۔ ﴿مَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ﴾ کس قدر جلدی کی تو نے اپنی قوم سے۔ ﴿أَقْدِمْ بِجَمْعِيَّةِ الْعُلَمَاءِ﴾ کس قدر پرانی ہے جمعیۃ العلماء۔ ﴿مَا أَشْهَرَ دَارَ الْعُلُومِ﴾ کس قدر مشہور ہے دار العلوم۔

فائدہ: ا۔ افعالِ تعجب: وہ افعال ہیں جو تعجب ثابت کرنے کے لئے وضع کیے گئے ہوں اس کے ثلاثی مجرد سے دو صیغے آتے ہیں۔

فائدہ: (۱) مَا أَفْعَلَهُ: اس کے بعد آنے والا اسم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (کس قدر حسین ہے زید)۔

فائدہ: (۲) أَفْعِلْ بِهِ: اس کے بعد آنے والا اسم لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہوتا ہے اور با زائدہ ہوتی ہے جیسے: أَحْسِنْ بِزَيْدٍ (کس قدر حسین ہے زید)۔ اور بھی تراکیب ہو سکتی ہیں جو ہدایۃ النحو میں آئیں گی۔

ہدایت: ما احسن زیداً (کس قدر حسین ہے زید) ترکیب ہوگی۔ ما استفہامیہ بمعنی ای شیء، مبتدا، احسن فعل ماضی، ضمیر هُوَ مستتر فاعل، زیداً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا، خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

أَحْسِنْ بِزَيْدٍ (کس قدر حسین ہے زید) ترکیب ہوگی أَحْسِنْ صیغۂ امر بمعنی خبر یعنی فعل ماضی أَحْسَنَ، أَحْسَنَ فعل، با زائد، زید لفظاً مجرور محلاً مرفوع فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سبق ۴۵

باب سوم در عملِ اسماء عاملہ و آن یازدہ قسم ست

اول : اسماء شرطیہ بمعنیٰ اِنْ وآن نہ است: مَنْ وما واَیْنَ ومَتیٰ واَیٌّ واَنّٰی واِذْما وحَیْثُما ومَهْما فعل مضارع را بجزم کنند چون: مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ، وما تَفْعَلْ اَفْعَلْ، واَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ، ومتیٰ تَقُمْ اَقُمْ واَیَّ شیءٍ تَاْکُلْ اٰکُلْ، واَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ، واِذْ ما تُسافِرْ اُسافِرْ، وحَیْثُما تَقْصِدْ اَقْصِدْ، ومَهْما تَقْعُدْ اَقْعُدْ

دوم: اسمائے افعال بمعنی ماضی، چون: هَیْهاتَ وشَتّانَ وسَرْعانَ اسم را بنا بر فاعلیت برفع کنند چون: هَیْهاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ ای بَعُدَ.

سوم: اسمائے افعال بمعنی امر حاضر چون: رُوَیْدَ وبَلْهَ وحَیَّهَلْ وعَلَیْکَ ودُوْنَکَ وھا: اسم را نصب کنند بنا بر مفعولیت چون: رُوَیْدَ زَیْداً اَیْ اَمْهِلْهُ.

فائدہ: اسماء شرطیہ بمعنی اِنْ: وہ اسماء ہیں جو اِن شرطیہ کی طرح دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں اور فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، ترکیب میں پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزا کہتے ہیں۔

ہدایت (۱) (اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ) کی ترکیب ہوگی۔ اَیْنَ اسم شرط مفعول فیہ مقدم تَجْلِسْ فعل کا تَجْلِسْ فعل ضمیر انت مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر شرط۔ اَجْلِسْ فعل ضمیر انا مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جزا، شرط، جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

ہدایت: (۲) مَنْ مَا اور اَیٌّ کو ترکیب میں مبتدا بنایا جائے گا جب کہ اس کے بعد آنے والے جملے میں ان اسماء کی طرف لوٹنے والی کوئی ضمیر ہو جیسے: من تضربہ اضربہ ترکیب ہوگی۔ من اسم شرط مبتدا، تضربہ شرط، اضربہ جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر خبر۔ مَنْ، مَا اور اَیٌّ کو مفعول بہ بنایا جائیگا جب کہ اسکے بعد آنے والے جملے میں ان اسماء کی طرف لوٹنے والی ضمیر نہ ہو۔ جیسے مَنْ تضرب اضرب اور مجرور بھی ہوں گے جب کہ ان پر عامل جار داخل ہو جیسے: غلامَ مَنْ تضرب اضرب ان کے علاوہ باقی اسماء شرطیہ، مفعول فیہ واقع ہوں گے۔ (ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)۔

ہدایت: (۳) آنے والی تمرین کے جملہ اسماء ما تکونوا الخ میں کان تامہ ہے۔ بوقت ترکیب خیال رکھیں۔

ہدایت: (۴) "رُوَیْدَ زَیْداً" کی ترکیب ہوگی: رُوَیْدَ، اسم فعل بمعنی اَمْهِلْ، امھل فعل امر، ضمیر انت مستتر فاعل، زیداً مفعول بہ، فعلِ امر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ تنبیہ: یہ ترکیب محققین نحات نے کی ہے بعض نحوی جملہ اسمیہ انشائیہ قرار دیتے ہیں (تفصیل جامع الغموض، زینی زادہ شرح مائۃ عامل کی فارسی شرح میں ملاحظہ ہو)

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اسماء شرطیہ بمعنی اِنْ، اسماء افعال بمعنی امر حاضر اور اسماء افعال بمعنی فعل ماضی، کا عمل بیان کریں، نیز فعلِ مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے قسم متعین کریں اور جن مثالوں میں جزا پر فا ہے اس کی وجہ بیان کریں:

﴿مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾ جو کچھ تم نیکی کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔ ﴿مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ﴾ جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پاتا ہے۔ ﴿مَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ﴾ جو شخص احکام خداوندی سے تجاوز کرے گا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ ﴿مَتٰى اَضَعِ الْعِمَامَةَ يَعْرِفُوْنِيْ﴾ جب میں عمامہ رکھ دونگا، (اتار دوں گا) تو وہ لوگ مجھ کو پہچان لیں گے۔ ﴿اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى﴾ جس نام سے بھی پکارو گے، اس کے بہت سے اچھے نام ہیں۔ ﴿اَيًّا مَا میں ما زائدہ ہے﴾ ﴿مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ﴾ جو کچھ تو لائے گا ہمارے پاس نشانی کہ ہم اس کی وجہ سے جادو کریں تو ہم ہرگز تجھ پر ایمان نہ لائیں گے۔ ﴿حَيْثُمَا تَجِدْ صَدِيْقًا وَفِيًّا تَجِدْ كَنْزًا نَفِيْسًا﴾ جہاں بھی آپ وفادار دوست پائیں گے، (وہاں) عمدہ خزانہ پائیں گے۔ ﴿اَنّٰى تَجْلِسْ اَجْلِسْ﴾ جہاں آپ بیٹھیں گے، میں بیٹھوں گا۔ ﴿اِذْمَا تَقْرَاْ اَقْرَاْ﴾ جس وقت آپ پڑھیں گے، میں پڑھوں گا۔ ﴿هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ﴾ اپنے گواہوں کو لاؤ۔ ﴿بَلْهَ التَّفَكُّرَ﴾ چھوڑ دیجئے آپ سوچنے کو۔ ﴿شَتَّانَ الزَّمِيْلَانِ﴾ دونوں ساتھی جدا ہو گئے۔ ﴿دُوْنَكَ اللَّبَنَ﴾ لو آپ دودھ کو۔ ﴿حَيْهَلِ الْمَائِدَةَ﴾ دستر خوان لائیے ﴿سَرْعَانَ السَّائِقُ﴾ جلدی کی ڈرائیور نے۔ ﴿عَلَيْكَ الرِّفْقَ﴾ لازم پکڑلو آپ نرمی کو۔ ﴿هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ﴾ عید کا دن دور ہو گیا۔ ﴿هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ﴾ بہت ہی بعید، بہت ہی بعید ہے، جو بات تم سے کہی جاتی ہے۔ ﴿عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ﴾ لازم پکڑلو تم اپنے نفسوں کو۔ ﴿هَاؤُمُ كِتَابِيَ﴾ لیجو میری کتاب۔

سبق ۴۶

چهارم: اسمِ فاعل[1] بمعنی حال یا استقبال عملِ فعلِ معروف کند، بشرطِ آنکہ اعتماد کردہ باشد بر لفظیکہ پیش از و باشد، و آن لفظ یا مبتدا باشد، در لازم چون: زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ. و در متعدی چون: زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرواً. یا موصوف چون: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَکْراً. یا موصوف چون: جَاءَ نِی الْقَائِمُ اَبُوْهُ وَجَاءَنِیْ الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرواً. یا ذوالحال چون: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِباً غُلَامُهٗ فَرَساً. یا ہمزۂ استفہام چون: اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرواً. یا حرفِ نفی چون: مَا قَائِمٌ زَیْدٌ. ہمان عمل کہ قَامَ و ضَرَبَ میکرد، قَائِمٌ و ضَارِبٌ میکند۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں: اسم فاعل کے عمل کرنے کی شرطیں پائی جارہی ہیں یا نہیں، اسکی وضاحت کریں، اسم فاعل کا عمل بیان کریں:

﴿اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً﴾ میں بنانے والا ہوں زمیں میں ایک نائب ﴿اِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ﴾ بے شک گنہگار ہے اس کا دل۔ ﴿اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ﴾ غصہ کو ضبط کرنے والے۔ ﴿اُعْبُدُ اللّٰهَ مُخْلِصاً لَّهُ الدِّیْنَ﴾ اللہ کی عبادت کیجئے اس حال میں کہ خالص کرنے والا ہو اس کے لیے عبادت کو۔ ﴿مُدَرِّسُ الْحَدِیْثِ صَالِحٌ﴾ حدیث پڑھانے والا نیک ہے۔ ﴿لَا آمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ﴾ نہ ان لوگوں کی (بے حرمتی کرو) جو بیت الحرام کا ارادہ کرنے والیں ہیں۔ ﴿لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰی اٰثَارِهِمْ﴾ شاید آپ اپنی جان دیدیں گے ان کے پیچھے۔ ﴿یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعاً مُّخْتَلِفاً اَلْوَانُهٗ﴾ پیدا کرتا ہے اس سے کھیتیاں، مختلف ہیں جنکی قسمیں۔ ﴿عِنْدِیْ خَادِمُ الْمَلِکِ﴾ میرے پاس بادشاہ کا خادم ہے۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سب خوبی اللہ کے لیے ہیں جس نے بنا کھڑے کیے آسمان اور زمین۔

---

[1] فائدہ: اسم فاعل: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور حدوث یعنی تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ میں قائم ہو جیسے: ضَارِبٌ (مارنے والا) اسم فاعل فعل معروف کا عمل کرتا ہے: یعنی لازم ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع اور مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے اور متعدی ہونے کی صورت میں، فاعل کو رفع اور مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول فیہ، مفعول معہ، حال تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

ہدایت: (۱) اگر اسم فاعل سے پہلے الف لام بمعنی الذی ہو تو اسم فاعل ہر زمانہ میں عامل ہوگا۔ (حال یا استقبال کی شرط نہ ہوگی)

ہدایت: (۲) اسم فاعل وغیرہ کے عمل کرنے کے لیے حال یا استقبال کے معنی میں ہونا، فاعل اسم ظاہر اور منصوبات میں سے صرف مفعول بہ میں عمل کرنے کے لیے شرط ہے۔ دیگر منصوبات مفعول مطلق، مفعول فیہ وغیرہ میں عمل کرنے کے لیے شرط نہیں ہے۔ لہٰذا زَیْدٌ ضَارِبٌ عَمْرٍو اَمْسِ جیسی مثالوں میں اَمْسِ اسم فاعل کا ہی مفعول فیہ ہوگا۔ (مزید تفصیل تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)۔

سبق ۴۷

پنجم: اسم مفعول[1] بمعنی حال یا استقبال عملِ فعلِ مجہول کند، بشرط اعتماد مذکور۔ چون: زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ. وعَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا، وبَكْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُهُ فَاضِلًا. وخَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا. ہمان عمل کہ ضُرِبَ وَاُعْطِيَ و عُلِمَ واُخْبِرَ می کرد، مَضْرُوْبٌ و مُعْطًى و مَعْلُوْمٌ ومُخْبَرٌ می کند۔

ششم: صفت مشبہ عملِ فعلِ خود کند بشرط اعتماد مذکور چون: زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ، ہمان عمل کہ حَسُنَ میکرد حَسَنٌ میکند۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اسم مفعول اور صفت مشبہ کا عمل بیان کریں، اور اس بات کی وضاحت کریں، کہ اسم مفعول اور صفت مشبہ کے عمل کرنے کی شرطیں پائی جا رہی ہیں یا نہیں:

❊اَئِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ❊ کیا ہم لوٹا دیے جائیں گے پہلی حالت میں۔ ❊اِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً❊ بے شک وہ حرام کردی گئی ان پر چالیس سال۔ ❊اَلْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا❊ وہ ہوائیں جو نفع پہونچانے کے لیے بھیجی جاتی ہیں۔ ❊اَخَالِدٌ بَلِزٌ جِسْمُهُ❊ کیا خالد فربہ ہے اس کا جسم۔ ❊رَاَيْتُ خَالِدًا مَمْدُوْحًا اِبْنُهُ❊ دیکھا میں نے خالد کو اس حال میں کہ تعریف کیا جاتا ہے اس کا باپ۔ ❊جَاءَنِي الْمَسْمُوْعُ تِلَاوَتُهُ❊ آیا میرے پاس وہ شخص، سنی ہوئی ہے جس کی تلاوت۔ ❊هُوَ قُرْآنٌ مَجِيْدٌ❊ وہ ایک باعظمت کتاب ہے۔ ❊هُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ❊ وہ جانتا ہے دلوں کے حالات۔ ❊مَا نَائِلَةُ شُجَاعٌ اَبُوْهَا❊ نائلہ اس کا باپ بہادر نہیں ہے۔ ❊اَلسُّلَحْفَاةُ بَطِيْءٌ سَيْرُهَا❊ کچھوا سست ہے اس کی چال۔ ❊اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ❊ بے شک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے۔ ❊اَلسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهِ❊ تمام آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔

فائدہ[1]۔ اسم مفعول: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے جیسے: مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا ایک شخص) یہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

[2]۔ صفت مشبہ: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور ثبوت (تینوں زمانوں سے قطع نظر) قائم ہو۔ جیسے: حَسَنٌ (خوبصورت)

ہدایت: (۱) صفت مشبہ پر الف لام بمعنی الذی اسم موصول نہیں آتا ہے۔

(۲) صفت مشبہ، مشابہ بالمفعول، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، حال، تمیز کو نصب دیتا ہے۔ صفت مشبہ کے لئے مشابہ بالمفعول کے علاوہ باقی مفعولات میں عمل کرنے کی کوئی شرط نہیں ہے۔

ہدایت: (۳) صفت مشبہ چونکہ فعل لازم سے مشتق ہوتا ہے اسی لیے اس کا مفعول بہ نہیں ہوتا ہے۔

(۴) صفت مشبہ کے فاعل کے بعد اگر اسم نکرہ آئے تو وہ فاعل سے تمیز ہونے کی بنا پر اور اگر اسم معرفہ آئے تو مشابہ بالمفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے جیسے: زَيْدٌ حَسَنٌ الْوَجْهَ (زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهًا)

سبق ۴۸

هفتم: اسم تفضیل [1] و استعمال او بر سه وجہ است، یا بہ مِن چون: زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، یا بالف ولام چون: جاءنی زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ، یا با اضافت چون: زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ. و عمل او در فاعل باشد و آن هُوَ است در اَفْضَلُ کہ در وے مستتر است۔ مصدر [2] بشرط آنکہ مفعول مطلق نباشد، عمل فعلش کند چون اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْراً.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور اسم تفضیل کا استعمال تینوں طریقوں میں سے کس طریقہ سے ہو رہا ہے اس کی وضاحت کریں نیز مصدر کے عمل کرنے کی شرط پائی جارہی ہے یا نہیں، اس کو بیان کرنے کے بعد، اس کا عمل متعین کریں:

﴿لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى﴾ اس کے بہت سے اچھے اچھے نام ہیں۔ ﴿اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ دین سے بچلانا مار ڈالنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ ﴿اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔ ﴿اَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى﴾ آخرت بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے (بمقابلہ دنیا کے) ﴿قَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ﴾ ان کا نبیوں کو ناحق قتل کرنا۔ ﴿كَانَ اِسْتِقْبَالُ خَالِدٍ الضُّيُوْفَ حَسَناً﴾ خالد کا مہمانوں کا استقبال کرنا اچھا تھا۔ ﴿جَعَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا﴾ کیے ہیں ہم نے ہر بستی میں گنہگاروں کے سردار۔ ﴿لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ﴾ اگر نہ ہوتا دفع کرا دینا اللہ کا لوگوں کو (ایک کو دوسرے سے) ﴿كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ﴾ (تم ان کا ایسا خیال کرتے ہو) جیسا کہ اپنے آپ کا خیال کیا کرتے ہو۔ ﴿اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ﴾ ان کا لوگوں کے مالوں کو کھا لینا۔ ﴿هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ وہی ہے سب مہربانوں سے بڑا مہربان۔ ﴿اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَّتِيْماً ذَا مَقْرَبَةٍ﴾ کھلانا بھوک کے دن میں یتیم کو جو قرابت والا ہے۔ ﴿ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ﴾ تم نے اپنا بڑا نقصان کیا اس بچھڑے کی تجویز سے۔

فائدہ [1]: اسم تفضیل: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے، جس میں معنی مصدری دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی کے ساتھ پائے جا رہے ہوں جیسے: اَضْرَبُ (زیادہ مارنے والا دوسرے کے مقابلہ میں) یہ اپنے فاعل کو رفع اور مفعول معہ، مفعول لہ، مفعول فیہ، حال اور تمیز کو نصب دیتا ہے۔ اس کا فاعل (اکثر) ضمیر مستتر ہوتی ہے۔

فائدہ [2]: مصدر: وہ اسم ہے جو معنی حدثی (قائم بالغیر) پر دلالت کرے اور اس سے افعال وغیرہ نکلتے ہوں جیسے: ضَرْبٌ (مارنا) یہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے۔

ہدایت: مصدر کا استعمال اضافت کے ساتھ اور بغیر اضافت دونوں طریقوں سے ہوتا ہے البتہ اکثر اضافت کے ساتھ ہوتا ہے اور یہی فصیح ہے۔

ہدایت: اگر اسم تفضیل کا استعمال تینوں مذکورہ طریقوں میں سے کسی کے ساتھ نہ ہو تو وہاں مِنْ مفضل علیہ کے ساتھ محذوف ہوتا ہے جیسے: اَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى. ای مِنَ الدُّنْيَا. اَللّٰهُ اَكْبَرُ ای مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، اللہ ہر چیز سے بڑا ہے۔

سبق ۴۹

نہم: اسم مضاف، مضاف الیہ را بجر کند چون: جَاءَ نِی غُلامُ زَیْدٍ . بدانکہ! اینجالام بحقیقت مقدرست: زیرا کہ تقدیر ش آنست کہ غُلَامٌ لِزَیْدٍ :

دہم. اسم تام تمیز[1] را نصب کند و تمامیِ اسم یا بتنوین باشد چون: مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَاباً، یا بتقدیر تنوین چون: عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً و زَیْدٌ اَکْثَرُ مِنْکَ مالاً[2] یا بنون تثنیہ چون: عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا، یا بنونِ جمع چون: هَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالاً[3]. یا بمشابہ نونِ جمع چون: عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَماً تا تِسْعُوْنَ، یا باضافت چون: عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلاً.

فائدہ:[1]۔ اسم تام: وہ اسم ہے جس کے اخیر میں ایسی چیز ہو، جس کے ہوتے ہوئے اس کی اضافت دوسرے کی طرف جائز نہ ہو۔ جیسے:۔ عِندی رَطْلٌ زیتاً میں رَطْلٌ۔

(۲) یہاں دو باتیں قابل توجہ ہیں: (۱) اسم تام تمیز کو نصب اس وقت دیتا ہے، جبکہ تمیز ابہام کو دور کرے مفرد مقدار (عدد، پیمانہ، پیمائش، مساحۃ، مقیاس وغیرہ) یا مفرد غیر مقدار سے۔ جیسا کہ سبق میں مذکور مثالوں سے واضح ہے، اور اگر تمیز ابہام کو دور کرے نسبت سے تو وہاں عامل، فعل یا شبہ فعل ہوتا ہے، جیسے طابَ زیدٌ نفساً، اَعْجَبَنی طِیْبُهٗ اَباً میں طاب اور طیبُ.

(۲) کلام عرب میں متمم اسم تام ہونے کے اعتبار سے دو جگہ تنوین مقدر ہوتی ہے (۱) اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کے جزء اخیر میں (۲) کَمْ استفہامیہ میں۔ رضی ج ۲ ص ۹۵۔ حاشیہ عبد الغفور ص ۱۳۰۔

ان دونوں باتوں سے معلوم ہوا، کہ اَکْثَرُ مِنْکَ مالاً میں اَکْثَرُ کو اس بات کی مثال میں پیش کرنا، کہ یہ تام ہو رہا ہے، تنوین مقدر سے محل تامل ہے۔ رضی نے اس تجویز کی تردید کی ہے، کہ اَکْثَرُ مِنْکَ مالاً میں تمیز نے تنوین ظاہر یا مقدر سے ابہام دور کیا ہے بلکہ تمیز نے نسبت سے ابہام دور کیا ہے۔ رضی ۲ ر ۱۰۰۔ لہٰذا اَکْثَرُ مِنْکَ مالاً کی جگہ کَمْ رَجُلاً عندکَ ہونا چاہیے کم تام ہو رہا ہے، تنوین مقدر سے، اور تمیز نے مفرد مقدار سے ابہام دور کیا ہے، جو عدد مبہم کے ضمن میں پائی جارہی ہے۔

(۳) جو اسم نون جمع پر تام ہو، وہاں تمیز کی دو شکلیں ہوتی ہیں۔ مفرد مقدار یا غیر مقدار سے ابہام دور کریگی۔ یا شبہ جملے کی نسبت سے ابہام دور کریگی۔ پہلی شکل میں، حقیقی نونِ جمع پر اسم تام نہیں ہوگا، بلکہ نون، مشابہ نون جمع پر اسم تام ہوگا، جیسے: عِشْرُوْنَ رَجُلاً۔ اور دوسری شکل میں حقیقی نون جمع پر اسم تام ہو سکتا ہے، لیکن وہاں اسم تام بنون جمع ہونے کی حیثیت سے عامل نہیں ہوگا۔ بلکہ شبہ فعل ہونے کی حیثیت سے عامل ہوگا جیسے: اَلْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالاً۔ لہٰذا صاحب نحو میر کا اَلْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالاً، کو اس بات کی مثال میں پیش کرنا کہ یہ اسم تام ہو رہا ہے حقیقی نون جمع پر، اس حد تک درست ہے۔ اسلئے کہ اسم تام کی تعریف پوری طرح صادق ہے۔ لیکن اس کی مثال میں پیش کرنا کہ اسم تام بنون جمع حقیقی یہاں عامل ہے درست نہیں۔ تامل فقد برد الاجل یا صاحب القلیل والقال۔

تفصیل حاشیہ عبد الغفور رضی شرح کافیہ، غایۃ التحقیق،

جامع الغموض وغیرہ میں فی بیان التمیز ملاحظہ ہو

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، مضاف اور اسم تام کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں اور ان کے عمل کو متعین کریں! نیز معمول اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے کونسی قسم ہے، اسکو متعین کریں!

﴿اِجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً﴾ ماروان کو اسی کوڑے۔ ﴿ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا﴾ اس کی لمبائی ستر گز ہے۔ ﴿آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ہم ایمان لے آئے پروردگار عالم پر۔ ﴿فِي الْعُلْبَةِ رِطْلٌ عَسَلًا﴾ ڈبہ میں ایک رطل شہد ہے۔ ﴿لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ﴾ کیوں جلدی مانگتے ہو برائی کو بھلائی سے پہلے۔ ﴿مَا فِي الْاِنَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ دَقِيْقًا﴾ نہیں ہے برتن میں ہتھیلی کے بقدر آٹا۔ ﴿لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ﴾ نہیں پہچانا انہوں نے اپنے پیغام لانے والے کو۔ ﴿اِشْتَرَيْتُ جَرِيْبًا نَخْلًا﴾ میں نے ایک جریب کھجور خریدے۔ ﴿بِعْتُ شِبْرًا اَرْضًا﴾ میں نے ایک بالشت زمین فروخت کی ﴿اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ﴾ اتارا انہوں نے اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں۔ ﴿عِنْدَ خَالِدٍ صَاعَانِ تَمْرًا﴾ خالد کے پاس دو صاع کھجور ہیں۔ ﴿مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا﴾ زمین بھر سونا۔

سبق ۵۰

یازدهم: اسمای کنایه از عدد و آن دو لفظ است کَمْ و کَذا، کَمْ بردو قسم ست، استفهامیه و خبریه، کم استفهامیہ تمیز را بنصب کند، و کَذا نیز چون: کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ ،وَعِنْدِیْ کَذا دِرْهَماً. و کم خبریہ تمیز را بجر کند چون: کَمْ مالٍ اَنْفَقْتُ و کَمْ دارٍ بَنَیْتُ، وگاہے مِنْ جار بر تمیز کم خبریہ آید چون: قولہ تعالیٰ: کَمْ مِنْ مَلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں کم اور کذا کا عمل بیان کریں۔ استفہامیہ اور کم خبریہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿کَمْ مِنْ قَرْیَةٍ اَهْلَکْنٰهَا﴾ بہت سی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے۔ ﴿کَذا قَلَماً فِی الدُّکّانِ﴾ دکان میں اتنے قلم ہیں۔ ﴿کَمْ اَفْرَاسٍ مَلَکْتُهَا﴾ بہت سے گھوڑوں کا میں مالک ہوا۔ ﴿کَمْ مَدْرَسَةً فِی قَرْیَتِکَ﴾ کتنے مدرسے ہیں تمہارے گاؤں میں۔ ﴿فِی الْمَصْنَعِ کَذا عَامِلاً﴾ کارخانہ میں اتنے کام کرنے والے ہیں۔ ﴿کَمْ کُتُبٍ اِشْتَرَیْتُهَا﴾ کتنی ہی کتابیں ہیں جن کو میں نے خریدا ہے۔ ﴿قَبَضْتُ کَذا وَکَذا دِرْهَماً﴾ میں نے قبضہ کیا اتنے اتنے درہم پر۔ ﴿کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ کتنی ہی تھوڑی جماعت غالب ہوتی ہے بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے۔

ہدایت: (۱) تمیز میں اصل منصوب ہونا ہے، لیکن کم خبریہ کے مضاف ہونے کی وجہ سے اس کی تمیز لفظاً مجرور ہوتی ہے۔
(۲) کذا (کم) خبریہ کی طرح خبر کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن کذا کی تمیز وجوباً منصوب ہوتی ہے البتہ کوفیین کے نزدیک کذا کی تمیز کم خبریہ کی تمیز کی طرح مجموع مکسور اور واحد مکسور بھی ہوتی ہے جیسے: کذا ثوب ، کذا اثواب فی المعصر
ہدایت: (۳) حرف جر زائد کو متعلق کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ (ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)
ہدایت: (۴) کم استفہامیہ کا ترجمہ "کتنے" ہوتا ہے اور خبریہ کا ترجمہ "بہت سے، کتنے ہی" ہوتا ہے۔

سبق ۵۱

قسم دوم: در عوامل معنوی[1]۔ بدانکہ عوامل معنوی بر دو قسم ست، اول: ابتدا یعنی خلوِ اسم از عوامل لفظی کہ مبتدا شود خبر گرا بر رفع کند چون: زَیْدٌ قَائِمٌ. وانجا گویند کہ زَیْدٌ مبتدا است مرفوع بابتدا، و قَائِمٌ خبر مبتدا است مرفوع بابتدا، وانجا دو مذہب دیگر ست: یکے آنکہ ابتدا عامل ست در مبتدا، و مبتدا در خبر۔ دیگر آنکہ ہر یکی از مبتدا و خبر عاملست در دیگر۔

دوم: خلوِ فعل مضارع از ناصب و جازم فعل مضارع را برفع کند، چوں یَضْرِبُ زَیْدٌ، انجا یَضْرِبُ مرفوعست: زیرا کہ خالی ست از ناصب و جازم۔ تمام شد عوامل نحو بتوفیق اللّٰہ تعالیٰ و عونہ۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور عامل لفظی و معنوی کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿لَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا﴾ نہیں جھٹلائیں گے ہم اپنے رب کی نشانیوں کو۔ ﴿سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ﴾ عنقریب کہیں گے بے وقوف لوگ۔ ﴿اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ﴾ نماز دین کا ستون ہے۔ ﴿أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ﴾ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گیں۔ ﴿يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا﴾ داخل ہوں گے وہ لوگ اللہ کے دین میں گروہ گروہ ہوکر۔ ﴿عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ﴾ اس (جنت) کی عرض (چوڑائی) آسمان اور زمین ہیں۔ ﴿اَللّٰهُ غَفُوْرٌ﴾ اللہ بڑی مغفرت کرنے والا ہے۔ ﴿تَعْرُجُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ﴾ چڑھتے ہیں فرشتے اور روح۔ ﴿مَثْوٰهُ جَهَنَّمُ﴾ اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

---

[1] فائدہ: عامل معنوی: وہ عامل ہے، جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ عامل معنوی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ابتدا: اسم کا عامل لفظی سے اس طرح خالی ہونا کہ وہ مسند یا مسند الیہ واقع ہو رہا ہو۔ یہ مبتدا اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ. اس مثال میں زید مبتدا اور عالم خبر کو ابتدا عامل معنوی نے رفع دیا۔

فائدہ مبتدا: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو، اور مسند الیہ ہو، جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ میں زَیْدٌ.

خبر: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند ہو، جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ. میں عَالِمٌ.

(۲) فعل مضارع کا عامل ناصب و جازم سے خالی ہونا، یہ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: یَضْرِبُ.

سبق ۵۲

خاتمہ: در فوائدِ متفرقہ، کہ دانستنِ آن واجبست و آن سہ فصل ست۔ فصل اول: در توابع: بداں کہ: تابع لفظے ست کہ دوم، از لفظِ سابق باشد باعراب سابق از یک جہت، و لفظِ سابق را متبوع[1] گویند۔ و حکمِ تابع آنست کہ ہمیشہ در اعراب موافقِ متبوع باشد۔ و تابع پنج نوع ست؛ اول صفت: و او تابعیست کہ دلالت کند بر معنی کہ در متبوع[2] باشد چون: جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ . یا بر معنی کہ در متعلقِ متبوع باشد۔ چون: جَاءَ نِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ یا اَبُوْهُ مثلاً قسم اول در دہ چیز موافقِ متبوع باشد، در تعریف، و تنکیر و تذکیر و تانیث و افراد و تثنیہ و جمع و رفع و نصب و جر، چون: عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ وَ رَجُلَانِ عَالِمَانِ وَ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ وَ امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ وَ امْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ وَ نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ[4]۔

فائدہ: ۱۔ متبوع: وہ لفظ ہے اعراب میں تابع جس کے موافق ہو۔

۲۔ صفت کے متبوع کو ترکیب میں موصوف کہتے ہیں۔

۳۔ صفت کی دو قسمیں ہیں: (۱) صفت بحال موصوف: وہ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف میں ہوں، جیسے: جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں عالم۔ (۲) صفت بحال متعلق موصوف: وہ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف کے متعلق میں ہوں، جیسے: جَاءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ، میں حَسَنٌ، میرے پاس ایسا مرد آیا خوبصورت ہے جس کا غلام۔

۴۔ صفت بحال موصوف کی موصوف کے ساتھ مذکورہ دس چیزوں میں سے بیک وقت چار چیزوں میں مطابقت پائی جانی ضروری ہے۔ جیسے: عندی رجلٌ عالمٌ، رجلانِ عالمانِ، رجالٌ عالمونَ، امرأۃ عالمۃ، الامرأتان العالمتان، النسوۃ العالمات۔

ہدایت: طلبا کو عموماً توابع کی شناخت میں مشکلات پیش آتی ہیں اس لیے ترکیب کرائیں اور توابع کی شناخت پر توجہ دیں، شروع کتاب کی ہدایات پیش نظر رکھیں۔

ہدایت: ایک موصوف کی ایک سے زائد صفات ہوں تو ترکیب میں صفت اول، ثانی وغیرہ سے تعبیر کرائیں۔

سبق ۵۳

اما قسم دوم: موافق متبوع باشد در پنج چیز: تعریف وتنکیر ورفع ونصب وجر چون: جاءَنی رَجُلٌ عالِمٌ اَبُوْهُ۔ بدانکہ نکرہ را جملہ خبریہ صفت تواں کرد چون: جاءَنی رَجُلٌ اَبُوْهُ عالِمٌ ودر جملہ ضمیر عائد بنکرہ لازم باشد۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور صفت بحالِ موصوف وصفت بحالِ متعلقِ موصوف کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں، نیز صفت کا موصوف کے ساتھ جن چیزوں میں مطابق ہونا ضروری ہے ان کو بیان کریں:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ﴾ ہدایت دے ہم کو سیدھے راستے کی۔ ﴿جَاءُوْا عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ﴾ لائے وہ لوگ ان کی قمیص پر جھوٹے خون کو۔ ﴿یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا﴾ داخل کرے گا اس کو چڑھتے عذاب میں۔ ﴿اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا﴾ نکال دے ہم کو اس بستی سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔ ﴿اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا﴾ اس دن سے ڈرو کہ نہیں کام آئے گا جس میں کوئی شخص کسی شخص کے کچھ بھی۔ ﴿هٰذَا حَقْلٌ نَضِرَتْ زُرُوْعُهٗ﴾ یہ ایسا کھیت ہے کہ تر وتازہ ہوگئیں جس کی کھیتیاں۔ ﴿جَاءَنِی الطَّالِبَانِ الْعَالِمُ اَبُوْهُمَا﴾ آئے میرے پاس ایسے دو طالب علم کہ عالم ہے ان کا باپ۔ ﴿جَاءَ نِی الطِّفْلَاتُ الْقَائِمُ اَبُوْهُنَّ﴾ آئیں میرے پاس ایسی بچیاں کہ کھڑا ہے جن کا باپ۔ ﴿لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

---

(۱) صفت بحال متعلق موصوف کی موصوف کے ساتھ مذکورہ پانچ چیزوں میں سے بیک وقت دو چیزوں میں مطابقت پائی جانی ضروری ہے۔ جیسے: جاءَنی رَجُلٌ عالِمٌ اَبُوْهُ (آیا میرے پاس ایسا مرد کہ عالم ہے جس کا باپ)۔

سبق ۵۴

دوم تــاکیــد: واوتابعیست کہ حال متبوع رامقرر گرداند در نسبت[1] یا در شمول[2] تا سامع راشک نماند وتاکید بردو قسم ست؛ لفظی[3] ومعنوی[4]۔ تـاکیـد لـفظی، بتکرار لفظ است، چون: زَیْـدٌ زَیْـدٌ قائمٌ وضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ، واِنَّ اِنَّ زَیْدًا قائمٌ. وتاکیدِ معنوی بہ لفظ ست، نفسٌ و عینٌ وکلا وکلتا و کُلٌّ واَجمعُ واَکتعُ وَاَبتعُ وَابصعُ، چون: جآئنیْ زَیْدٌ نفْسُہٗ وجآئنیْ الزَّیْدانِ انْفُسُھُما وجآئنیْ الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ و عینٌ رابرین قیاس کن، وجـآئنیْ الـزَّیْـدانِ کلاھُـمَـا، والهِندان کِلْتَاھُما، وکِلا وکلتا خاص اند بمثنّٰی۔ وجـآئـنیْ الـقَـوْمُ کُلُّھُـمْ اَجْـمَعُوْنَ، و اَکْتعُوْنَ وَابْتعُوْنَ، واَبْصَعُوْنَ بدانکہ: اکْتعُ وَابْتعُ واَبصعُ اتباع اند بہ اَجْمعُ پس بدون اجمعُ نیایند ومتقدم بر اجمعُ نباشند۔

فائدہ: ۱۔ نسبت کی مثال جیسے: جآء زیْدٌ نفْسُہٗ (زید خود آیا) اس مثال میں آنے کی نسبت جو زید کی طرف ہورہی ہے اس میں شک ہے کہ زید خود نہ آیا ہو بلکہ اس کا قاصد آیا ہو۔ نفْسُہٗ نے آکر اس شک کو ختم کردیا۔

۲۔ شمول حکم کی مثال، جیسے: جـآء الـقـوْمُ کُلُّھم (پوری ہی قوم آئی) اس مثال میں آنے کا حکم جو قوم پر لگایا جارہا ہے اس میں شک ہے کہ آنے کا حکم قوم کے تمام افراد کو شامل ہے یا بعض افراد کو، کُلُّھُمْ نے اس شک کو ختم کردیا۔

۳۔ تاکید لفظی: وہ تاکید ہے جس میں لفظ اول یعنی مؤکد کو مکرر لایا جائے خواہ لفظ اول اسم ہو جیسے: جـآء زیْـدٌ زیْـدٌ (زید ہی آیا) یا فعل ہو۔ جیسے: جآء جآء زید، یا حرف ہو جیسے: اِنَّ اِنَّ زیداً قائمٌ (بلاشبہ زید ہی کھڑا ہے)۔

۴۔ تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جس میں نئے مخصوص الفاظ کے ساتھ تاکید لائی جائے، وہ مخصوص الفاظ یہ ہیں۔

نفْسٌ، عیْنٌ، کلا، کلتا، کُلٌّ، اجْمعُ، اکْتعُ، ابْتعُ اَبْصَعُ۔

تاکید کے متبوع کو مؤکد اور تابع کو تاکید کہتے ہیں۔

ہدایت: (۱) نفْس اور عیْن، واحد، تثنیہ اور جمع تینوں کی تاکید کے لیے استعمال ہوتے ہیں مؤکد کے مطابق صیغوں اور ضمیروں کی تبدیلی کے ساتھ۔ جیسے: جاء نی زیدٌ نفْسُہٗ، الزیْدُ ان نفْسا ھُما الزیدو ن انْفُسُھُمْ جاء نِی زیدٌ عیْنُہٗ الخ.

اور کـل، اجمع، اکتع، ابتع، اور ابصع واحد اور جمع کی تاکید کے لیے استعمال ہوتے ہیں لفظ کلّ میں مؤکد کے مطابق ضمیر کی تبدیلی اور اجمع اکتع ابتع اور ابصع میں صیغہ کی تبدیلی کے ساتھ جیسے: جـآء الـقوْمُ کُلُّھُمْ اجْمعُوْنَ اکْتعُوْنَ ابْتعُوْنَ ابْصَعُوْن. (میرے پاس پوری ہی قوم آئی) قرأتُ الجریدۃَ کُلَّھا جَمْعاءَ کَتْعاءَ بَتْعاءَ (میں نے پورا ہی اخبار پڑھا)۔

ہدایت: (۲) تثنیہ کی، تثنیہ کی طرف اضافت کی صورت میں پہلے تثنیہ کو جمع سے بھی تعبیر کرسکتے ہیں چنانچہ جآء الزیدان انْفُسُھُما بھی کہا جاسکتا ہے۔

ہدایت: (۳) یہاں اس تاکید کی تعریف کی گئی ہے جو اسم سے کی جائے لہذا فعل اور حرف سے جو تاکید لائی جائے گی اسکو یہ تعریف شامل نہیں ہوگی۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں نیز تاکید کی دونوں قسموں میں سے کون سی قسم ہے، اس کو متعین کریں۔

﴿اِنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ﴾ ہم نے ہلاک کر ڈالا ان کو اور ان کی پوری قوم کو۔ ﴿دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا﴾ زمین خوب کوٹ دی جائے گی۔ ﴿سَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ﴾ تمام ہی فرشتوں نے سجدہ کیا۔ ﴿حَضَرَتِ الْوُفُوْدُ كُلُّهَا جَمْعَاءُ كَتْعَاءُ بَصْعَاءُ﴾ تمام ہی وفود آئے۔ ﴿جَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا﴾ بنائے ہم نے اس (زمین) میں کشادہ راستے۔ ﴿اِشْتَرَيْتُ الْجَوَارِيَ كُلَّهُنَّ﴾ میں نے تمام ہی باندیوں کو خرید لیا۔ ﴿حَضَرَ الْاَمِيْرُ نَفْسُهٗ﴾ امیر خود تشریف لائے۔ ﴿جَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾ آئے گا میرا رب اور فرشتے قطار در قطار۔ ﴿اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ﴾ تم لے آؤ میرے پاس اپنے سب گھر والوں کو۔

سبق ۵۵

سوم بدل: وا و تابعیست کہ مقصود بہ نسبت او باشد[1]۔ وبدل بر چہار قسم ست: بدل الکل وبدل البعض وبدل الاشتمال .وبدل الغلط ۔بدل الکل: آنست کہ مدلولش ،مدلول مبدل منہ باشد چون: جاء نی زَیْدٌ اَخُوْکَ. وبدل البعض : آنست کہ مدلولش جزو مبدل منہ باشد چون: ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُهٗ وبدل الاشتمال: آنست کہ مدلولش متعلق بمبدل منہ باشد چون: سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ وبدل الغلط : آنست کہ بعد از غلط بلفظے دیگر یاد کنند چون: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب ،بدل کی چاروں قسموں کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا﴾ بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے (یعنی) باغات اور انگور ہیں۔ ﴿اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ﴾ پہونچ جاؤں میں راستوں یعنی آسمان پر جانے کے راستوں تک۔ ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ﴾ بلاشبہ پرہیزگار لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے (یعنی) ایک عمدہ مقام میں۔ ﴿خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی﴾ اس (اللہ) نے دونوں قسم یعنی نر اور مادہ کو بنایا۔ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ﴾ دکھلا تو ہم کو سیدھا راستہ (یعنی) ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے فضل فرمایا۔ ﴿لِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا﴾ اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے ذمہ جو طاقت رکھے وہاں تک (پہونچنے) کے راستہ کی۔ ﴿یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ﴾ سوال کرتے ہیں وہ آپ سے ماہ حرام کے متعلق کہ اس میں لڑنا کیسا ہے؟ ﴿اَعْطِ السَّائِلَ شَعِیْرًا قَمْحًا﴾ دیدو فقیر کو جو نہیں ،بلکہ گیہوں۔ ﴿نَفَعَنِی الْاُسْتَاذُ نَصِیْحَتُهٗ﴾ نفع پہونچایا مجھے استاذ نے یعنی اس کی نصیحت نے ﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ﴾ ملعون ہو گئے خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے۔

فائدہ[1]۔ بدل میں متبوع کو مبدل منہ اور تابع کو بدل کہتے ہیں۔

ہدایت: بدل بتکریر عامل کے حکم میں ہوتا ہے۔ چنانچہ کبھی کبھی باعادۂ عامل ماقبل سے بدل ہو جاتا ہے۔ جیسے: تمرین میں وجنّٰتٍ، مبدل منہ "مقعد" باعادۂ حرف جر "فی" مرکب توصیفی ہو کر بدل ،مبدل منہ بدل سے مل کر معطوف علیہا الخ۔

سبق ۵۶

چهارم عطف بحرف: وا و تابعیست کہ مقصود باشد بہ نسبت با متبوعش ۱بعد از حرف عطف چون: جاءنی زیدٌ وعمرٌو. وحروف عطف دہ است، در فصل سوم یاد کنیم ان شاء اللہ تعالیٰ، واو را عطف نسق گویند۔ پنجم عطف بیان: وا و تابعیست غیر صفت کہ متبوع را روشن گرداند ۲چون: اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ. وقتیکہ بعلم مشہور تر باشد، وجاءنی زیدٌ اَبُوْ عَمْرٍو وقتیکہ کنیت مشہور تر باشد۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں: عطف بحرف وعطف بیان کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ﴾ ہم نے مان لیا دنیا کے رب کو جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ ﴿قَالَ نُعْمَانُ اَبُوْ حَنِیْفَةَ﴾ کہا نعمان ابو حنیفہؒ نے ﴿خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ﴾ اللہ نے اس (انسان) کو پیدا کیا پھر اس کو اندازہ پر رکھا۔ ﴿وَاَنْبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا وَّقَضْبًا وَّزَیْتُوْنًا﴾ اگایا ہم نے اس (زمین) میں اناج اور انگور اور ترکاری۔ ﴿هٰذَا اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰی﴾ یہ معبود ہے تمہارا، اور معبود ہے موسیٰ کا۔ ﴿لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ﴾ نہ پکڑ میری داڑھی اور نہ میرا سر۔ ﴿رَوٰی عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ﴾ روایت کیا عبد اللہ ابن عمر نے ﴿نَزَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی﴾ اتارا ہم نے تم پر مَن اور سلویٰ۔ ﴿جَاهَدَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ﴾ جہاد کیا عبد اللہ ابن عباسؓ نے۔ ﴿اَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ﴾ نجات دی ہم نے اس کو اور کشتی والوں کو۔ ﴿اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ﴾ یا اس پر کفارہ ہے چند محتاجوں کو کھلانا۔ ﴿فِیْهِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ﴾ اس (کعبہ) میں ظاہر نشانیاں ہیں جیسے: مقام ابراہیم۔

۱۔ عطف بحرف میں متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں۔

۲۔ عطف بیان میں متبوع کو مُبَیَّن یا معطوف علیہ اور تابع کو عطف بیان کہتے ہیں۔

سبق ۵۷

فصلِ دوم: در بیانِ منصرف و غیر منصرف، بدانکہ: اسم متمکن بر دو قسمت: منصرف، غیر منصرف. منصرف: آنست کہ ہیچ از اسبابِ منع صرف، در و نباشد۔ وغیر منصرف: آنست کہ دو سبب از اسبابِ منعِ صرف در و، باشد۔ واسبابِ منعِ صرف، نہ است، عدل[۱] و وصف[۲] و تانیث[۳] و معرفہ[۴] وعجمہ[۵] وجمع[۶] وترکیب[۷] ووزنِ فعل[۸] والف ونون مزیدتان[۹]۔ چنانچہ در عُمَرُ عدل ست وعلم، و در ثُلٰثُ وَمَثلَثُ صفت است وعدل، ودر طَلْحَۃُ تانیث ست و عَلَمْ، و در زَیْنَبُ تانیث معنوی است وعلم، ودر حُبلیٰ تانیث ست بالفِ مقصورہ، ودر حَمْرَاءُ تانیث ست بالفِ ممدودہ، واین مؤنث بجائ دو سبب ست۔ ودر اِبْرَاھِیْمُ عجمہ است وعلم، ودر مَسَاجِدُ وَمَصَابِیْحُ جمع منتھی الجموع بجائ دوسبب ست۔ ودر بَعْلَبَکُّ ترکیب ست وَعَلَمْ و در اَحْمَدُ وزنِ فعل ست وعلم، ودر سَکْرَانُ الف ونون زائدتان ست ووصف، ودر عُثْمَانُ الف ونون زائدتان ست وعلم، وتحقیق غیر منصرف از کتبِ دیگر، معلوم شود۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، منصرف اور غیر منصرف کی شناخت اور وجہ شناخت، بیان کریں.
نیز غیر منصرف میں پائے جانے والے دو سببوں کی تعیین کرنے کے بعد، دونوں سببوں کی شرط پائی جارہی ہے یا نہیں اس کی وضاحت کریں:

واضح رہے اسباب منع صرف کی تعریفات آچکی ہیں، یہاں مختصر اشرائط یاد کرادیں!
فائدہ[۱]۔ وصف کی دو قسمیں ہیں، (۱) وصف اصلی (۲) وصف عارضی۔
وصف اصلی: ایسا وصف ہے جو کلمہ کے وضع کیے جانے کے وقت ہی، اس میں موجود ہو، بعد میں باقی رہا ہو یا نہ رہا ہو۔ جیسے: اَسْوَدُ (کالا) یہ ہر سیاہ چیز کے لیے وضع کیا گیا تھا بعد میں چل کر، یہ کالے سانپ کا اسم ہو گیا ہے۔
وصف عارضی: ایسا وصف ہے جو کلمہ کے وضع کیے جانے کے وقت تو اس میں موجود نہ ہو لیکن استعمال میں اس کے اندر معنی وصفی پیدا ہو گئے ہوں جیسے: مَرَرْتُ بِنِسْوَۃٍ اَرْبَعٍ (گزرا میں چار عورتوں کے پاس سے) اس مثال میں اربع کو تین اور پانچ کے درمیان والے عدد یعنی چار کے لیے، وضع کیا گیا تھا، لیکن استعمال یعنی ترکیب میں اس کو نِسْوَۃٍ کی صفت بنالیا گیا ہے۔ وصف کی ان دونوں قسموں میں سے وصف اصلی، غیر منصرف کا سبب ہوتا ہے۔

بقیہ: اگلے صفحہ پر۔

سبق ۵۸

فصلِ سوم: در حروف غیر عاملہ[1]، وآن شانز دہ قسم ست، اول: حروف تنبیہ[2]، وآن سہ است اَلاَ و اَمَا وھَا. دوم: حروف ایجاب: [3] وآن شش ست، نَعَمْ وبَلٰی و اَجَلْ واِیْ وجَیْرِ واِنَّ. سوم: حروف تفسیر[4]، وآن دو است اَیْ واَنْ، کَقَولِہٖ تَعَالیٰ نَادَیْنٰہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ. چهارم: [5] حروف مصدریہ: وآن سہ است مَا، واَنْ، وَاَنَّ، مَا واَنْ، در فعل روند تا فعل بمعنی مصدر باشد۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، حروف غیر عاملہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ﴾ سن لو! اللہ کی مدد قریب ہے۔ ﴿نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ﴾ ہاں، اور تم ذلیل ہوگے۔ ﴿اَوْحَیْنَا اِلیٰ اُمِّ مُوْسیٰ اَنْ اَرْضِعِیْہِ﴾ ہم نے موسیٰ کی ماں کو وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ۔ ﴿ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ تنگ ہوگئی ان پر زمین، اپنے کشادہ ہونے کے باوجود۔ ﴿اَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ﴾ بخش دو تو بہتر ہے تمہارے لیے۔ ﴿اِسْئَلِ الْقَرْیَۃَ اَیْ اَھْلَ الْقَرْیَۃِ﴾ سوال کر اس بستی یعنی بستی والے سے۔ ﴿اَوَ لَمْ یَکْفِھِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ﴾ کیا ان کو یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تجھ پر اتاری کتاب۔ ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلیٰ﴾ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں (آپ ہمارے رب ہیں) ﴿قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ﴾ تو کہہ، جی ہاں قسم ہے میرے رب کی یہ سچ ہے۔ ﴿بَلیٰ اِنَّ رَبَّہٗ کَانَ بِہٖ بَصِیْرًا﴾ کیوں نہیں! بے شک اس کا رب اس کو دیکھ رہا تھا۔ ﴿ھَا اَنْتُمْ ھٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ﴾ ہاں! تم لوگ ایسے ہو، کہ تم کو بلایا جاتا ہے۔ ﴿اَمَا الْاُسْتَاذُ یَقْدُمُ﴾ خبردار! استاذ آرہے ہیں۔

فائدہ[1]: حروف غیر عاملہ: وہ حروف ہیں جو عمل نہیں کرتے، ان کی سولہ قسمیں ہیں۔

[2] حروف تنبیہ: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو مخاطب سے غفلت کو دور کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ جیسے: اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ.

[3] حروف ایجاب: وہ حروف غیر عاملہ ہیں، جو کلامِ سابق کو ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں جیسے: ھَلْ قَامَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے "نَعَمْ" جی ہاں۔

[4] حروف تفسیر: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو کلامِ سابق سے پوشیدگی دور کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ جیسے: نَادَیْنٰہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ. ہم نے اس کو آواز دی (بایں الفاظ) اے ابراہیم! ترکیب میں حرف تفسیر کے ماقبل کو مفسَّر اور مابعد کو مفسِّر کہتے ہیں۔

[5] حروف مصدریہ: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو جملے کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ جیسے: اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ. تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لیے سب سے بہتر ہے۔ یہ، صِیَامُکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ، کے معنی میں ہے۔

سبق ۵۹

پنجم: حروف تحضیض[1] و آن چہار ست، ألّا وھَلّا ولَوْلا، ولَوْمَا. ششم: حروفِ توقع[2] و آن قد است، برائے تحقیق در ماضی وبرائے تقریب ماضی بحال، ودر مضارع، برائے تقلیل۔ ھفتم، حروف استفہام:[3] و آن سہ است مَـا و ہمزہ وھَلْ. ھشتم: حروف ردع[4] و آن کَلّا است بمعنی باز گردانیدن، وبمعنی حقًا نیز آمدہ ست، چون: کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور سبق میں مذکور حروف غیر عاملہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ﴾ کیوں نہیں! لے آتا تو ہمارے پاس فرشتوں کو۔ ﴿لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ﴾ کیوں نہیں! گناہ بخشواتے اللہ سے۔ ﴿هَلَّا رَحِمْتَ الطَّيْرَ﴾ کیوں نہیں! رحم کرتا ہے تو پرندہ پر۔ ﴿قَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمُ الْكِتَابَ﴾ نازل کرچکے ہیں ہم تمہاری طرف کتاب۔ ﴿ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا﴾ کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے۔ ﴿هَلِ امْتَلَاْتِ﴾ کیا تو بھر چکی ہے۔ ﴿اَلَا صَافَحْتَ الضُّيُوْفَ﴾ کیوں نہیں! مصافحہ کرتا ہے تو مہمانوں سے۔ ﴿قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ﴾ کبھی جھوٹا سچ بول دیتا ہے۔ ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ

فائدہ: [1] حروف تحضیض: وہ حروف غیر عاملہ ہیں، جو مخاطب کو سختی سے کسی کام پر آمادہ کرنے کے لیے، وضع کیے گئے ہوں جیسے: هَلَّا تَاْكُلُ (تو کیوں نہیں کھاتا) ان کو حروف تندیم بھی کہتے ہیں۔

[2] حرف توقع: وہ حرف غیر عامل ہے، جسکے ذریعہ ایسی بات کی خبر دی جائے جس کی امید ہو جیسے: قَدْ جَاءَ زَيْدٌ (زید آگیا ہے)

[3] حروف استفہام: وہ حروف غیر عاملہ ہیں، جو سوال کرنے کے لیے، وضع کیے گئے ہوں جیسے: هَلْ جَاءَ زَيْدٌ (کیا زید آیا)

[4] حرف ردع: وہ حرف غیر عامل ہے جو مخاطب کو ڈانٹنے، یا کسی کام سے باز رکھنے، کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: كَلَّا، جو "اِضْرِبْ زَيْدًا" کے جواب میں کہا جائے۔

ہدایت: مَا: اسم استفہام ہے حرف استفہام نہیں ہے، حروف استفہام صرف دو ہیں۔ (مزید تفصیل کافیہ، ہدایت النحو ودیگر کتب نحویہ میں ملاحظہ ہو۔)

بالبر وتنسون انفسکم﴾ کیا حکم کرتے ہو تم لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو اپنے آپ کو۔ ﴿کلا﴾ ہرگز نہیں۔ ﴿جزو الانسان تطفیف وغفلة عن الحساب والبعث﴾ کیا انسان کے لیے ناپ تول میں کمی کرنا، حساب اور قیامت سے غافل رہنا درست ہے؟ کے جواب میں بولا جائے۔ ﴿کلا ان کتب الابرار لفی علیین﴾ ہرگز نہیں! بے شک نیک لوگوں کا نامۂ اعمال علیین میں ہے۔ ﴿کلا، انها تذکرة﴾ ہرگز نہیں بے شک وہ (سورۃ) نصیحت ہے۔ (کلا انها لظی) ہرگز نہیں وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ ﴿کلا ان الانسان لیطغی﴾ سچ مچ بے شک آدمی حد سے تجاوز کرتا ہے۔

سبق ۶۰

نهم تنوین[1] و آن پنج است: تمکن چون: صَهٍ ای اُسْکُتْ سُکُوْتاً مَا، فِیْ وَقْتٍ مَا، اَمَاصَهْ، بغیر تنوین، فَمَعْنَاهُ اُسْکُتْ اَلسُّکُوْتَ الْاٰنَ، و عوض چون: یَوْمَئِذٍ: و مقابله چون: مُسْلِمَاتٌ، و ترنم که در آخر ابیات باشد اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ، و قُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ۔ تنوین ترنم، دراسم و فعل و حرف رود: اما چہار اولین خاص ست باسم

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، تنوین کی چاروں قسموں کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ﴾ بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے ﴿كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ﴾ گویا کہ وہ جڑیں ہیں کھوکھلے کھجور کی ﴿قُلْتُ لِسِيْبَوَيْهٍ﴾ میں نے کہا سیبویہ سے ﴿سَلَامٌ عَلٰى خَيْرِ الْخَلَائِقِ شَافِعٌ ☆ سَلَامٌ عَلٰى خَيْرِ الْاَنَامِ يُشَفَّعَنْ﴾ (شوق بلند شہری) سلامتی ہو مخلوق کے سب سے بہتر شخص پر، وہ سفارش فرمانے والے ہیں سلامتی ہو مخلوق کے سب سے بہتر شخص پر ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ ﴿سَافَرْتُ حِيْنَئِذٍ اِلٰى دَهْلِى﴾ سفر کیا میں نے اس وقت دہلی کا۔ ﴿مُسْلِمٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰئِحٰتٍ﴾ حکم بردار، یقین رکھنے والیاں، نماز میں کھڑی ہونے والیاں، توبہ کرنے والیاں، بندگی بجالانے والیاں۔ ﴿كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ﴾ اس کی اصل كُلُّ وَاحِدٍ ہے۔ ہر ایک نے جھٹلایا رسولوں کو۔

فائدہ[1] تنوین: وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کے آخر حرف کی حرکت کے تابع ہو اور فعل کی تاکید کے لیے نہ ہو۔ جیسے: رَجُلٌ، عَامِرٌ۔

تنوین تمکن: وہ تنوین ہے جو اسم کے متمکن یعنی منصرف ہونے کو بتائے جیسے: زیدٌ، رجلٌ۔

تنوین تنکیر: وہ تنوین ہے جو اسم کے نکرہ ہونے کو بتائے جیسے: صَهٍ خاموش رہ ای، اُسْكُتْ سُكُوْتًا فِيْ وَقْتٍ مَا. (یہ اسماء اصوات اور اسماء افعال پر آتی ہے)

تنوین عوض: وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کو حذف کرنے کے بعد مضاف پر مضاف الیہ کے بدلہ میں لائی جائے جیسے: یومئذ.

تنوین مقابلہ: وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں آئے جیسے: مُسْلِمَاتٌ

تنوین ترنم: وہ تنوین ہے جو اشعار اور مصرعوں کے آخر میں حسن اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے لائی جاتی ہے۔ یہ اسم فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے۔ جیسے:

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَ الْعِتَابَنْ ☆ وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

ترجمہ: کم کر ملامت اے ملامت کرنے والی عورت! اور عتاب کو اور کہہ تو اگر میں صحیح کام کروں کہ اس نے صحیح کیا۔ اس شعر کے اندر العتابن اسم کے آخر میں اور اصابن فعل کے آخر میں تنوین ترنم ہے۔

اَفِدَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ اَنَّ رِكَابَنَا ☆ لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَ كَاَنْ قَدِنْ

ترجمہ: کوچ کا وقت قریب آ گیا، مگر بے شک ہماری سواریوں کے اونٹوں نے، ابھی ہمارے کجاوں کے ساتھ، کوچ نہیں کیا، حالانکہ شان یہ ہے کہ انہوں نے کوچ کر ہی لیا، (اس لیے کہ سفر کا عزم پختہ ہے) اس شعر میں (قد حرف کے آخر میں تنوین ترنم ہے۔)

سبق ۶۱

دھم: نونِ تاکید [1] در آخرِ فعلِ مضارع ثقلیہ وخفیفہ، چون: اِضْرِبَنَّ اِضْرِبَنْ. یازدھم: حروف زیادت [2] و آن هشت حرف ست، اِنْ وما وانْ وَلاَ ومِنْ وکاف وبا ولام، چهار آخر در حروف جر، یاد کرده شد۔ دوازدهم: حروف شرط [3] وآن دو است، اَمّا ولَوْ، اَمّا برائے تفصیل، وفا در جوابش لازم باشد، کقولہ تعالیٰ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ. ولَوْ، برائے انتفائے ثانی بسببِ انتفائے اول چوں: لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور سبق میں مذکور حروف غیر عاملہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿لَتُبْلَوُنَّ فِيْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ﴾ البتہ تمہاری آزمائش ہوگی مالوں میں جانوں میں۔ ﴿لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾ میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے تو تو اس کو دیکھتا دبتے ہوئے، پھٹتے ہوئے اللہ کے خوف سے۔ ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾ آپ ان پر مسلط نہیں ہیں۔ ﴿اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ﴾ جب اس (انسان) کو اس کا رب آزماتا ہے۔ ﴿اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ آپ سائل کو مت جھڑکیے۔ ﴿كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا﴾ بہت سی بستیوں کو ہم نے ہلاک کردیا ہے۔ ﴿لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ﴾ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو ہم اس دوزخ میں نہ ہوتے۔ ﴿اَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾ آپ یتیم پر سختی نہ کیجئے۔ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ نہ (ان کا راستہ) جن پر تیرا غصہ ہوا اور جو گمراہ ہوگئے۔

فائدہ: [1] نون تاکید وہ غیر عامل نون مشدد اور نون ساکن ہے جو فعل مضارع، امر اور نہی کے آخر میں تاکید کے لیے آتے ہوں جیسے: اِضْرِبَنْ۔

[2] حروف زیادۃ: وہ حروف غیر عاملہ ہیں، جن کے حذف کردینے سے اصل معنی میں کوئی خلل نہ ہو۔

[3] حروف شرط: وہ حروف غیر عاملہ ہیں، جو دو جملوں پر داخل ہوکر، ایک جملہ کے شرط اور دوسرے جملے کے جزا ہونے پر، دلالت کرتے ہیں۔

لَوْ۔ دو جملے فعلیہ پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملے کی نفی کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے۔ (حروف شرط اَمّا اور لَوْ کی ترکیب، تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)

سبق ٦٢

سیزدھم: لَوْلَا وآں موضوع ست برائے انتفائے ثانی بسبب وجود اول، چوں: لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ. چھاردھم: لام مفتوحہ کہ برائے تاکید، چوں: لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو. پانزدھم: مَا بمعنی مادام چوں: أَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْأَمِيْرُ. شانزدھم: حروف عطف کہ آں دہ است، واو و فا و ثُمَّ و حتّٰی و اِمّا و اَوْ و اَمْ و لَا و بَلْ و لٰكِنْ.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور حروف غیر عاملہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

﴿لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ﴾ اگر تم نہ ہوتے، تو ہم ایماندار ہوتے۔ ﴿لَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ﴾ اگر نہ ہوتا میرے رب کا فضل، تو میں بھی پکڑے ہوئے لوگوں میں ہوتا۔ ﴿أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا﴾ ہم نے عجیب طور پر پانی برسایا، پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑا۔ ﴿لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے۔ ﴿لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُوْلٰى﴾ البتہ آخرت بہتر ہے اس کے لیے دنیا سے۔ ﴿لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ﴾ رہا میں ایک دن، یا ایک دن سے کچھ کم۔ ﴿إِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى أَوْ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾ بے شک ہم یا تم ضرور راہ راست پر ہیں، یا صریح گمراہی میں۔ ﴿الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ فَأَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ﴾ وہ لوگ جنہوں نے سرکشی کر رکھی تھی شہروں میں اور ان میں بہت

فائدہ: ۱۔ لولا: وہ حرف غیر عامل ہے، جو دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملہ کے پائے جانے کی وجہ سے، دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے۔ جیسے: (لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتے)

۲۔ لام مفتوحہ: وہ حرف غیر عامل ہے، جو فعل اور اسم کے شروع میں، تاکید کے معنی پیدا کرنے کے لیے آتا ہے جیسے: لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (واقعی زید عمرو سے افضل ہے)

۳۔ ما بمعنی مادام: وہ مَا (مصدریہ) ہے جو اپنے مابعد فعل کو مصدر کے معنی میں کردے اور اس سے پہلے مدت سے یا وقت وغیرہ ظرف محذوف ہو۔ جیسے: أَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْأَمِيْرُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھے رہیں گے۔ اصل عبارت ہوگی: اَقُوْمُ مُدَّةَ جُلُوْسِ الْأَمِيْرِ).

۴۔ حروف عطف: وہ حروف غیر عاملہ ہیں، جو اپنے مابعد کو ماقبل سے جوڑنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ جیسے: اَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ۔

فساد مچار کھا تھا۔ ﴿وَاكَلَتْ رُقْيَةُ لَا زَكِيَّةُ﴾ کھایا رقیہ نے نہ کہ زکیہ نے۔ ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴾ اللہ ہر گز ان پر ظلم نہ کرتا لیکن وہ اپنا آپ برا کرتے تھے۔ ﴿اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ بَلْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ یا کہتے ہیں وہ، یہ قرآن خود بنالایا " کوئی نہیں " پر وہ یقین نہیں کرتے۔ ﴿اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ﴾ کیا وہ بن گئے ہیں آپ ہی آپ، یا وہی ہیں بنانے والے۔ ﴿فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ﴾ اس تورات میں ہدایت اور روشنی ہے۔ ﴿خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ﴾ اللہ نے انسان کو بنایا اور اس نے اسکو اندازہ پر رکھا۔ ﴿اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ﴾ یا وہ ان کو عذاب دے اور یا وہ ان کو معاف کرے۔ ﴿اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا﴾ یا تو وہ شکر گزار ہو گیا یا ناشکرا ہو گیا۔ ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ فخر کرنا تم کو غافل کیے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم قبرستان میں پہونچ جاتے ہو۔ ﴿فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ﴾ کی اصل ﴿فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ مُدَّةَ اسْتِقَامَتِهِمْ لَكُمْ﴾ جب تک وہ تم سے سیدھے رہیں، تم ان سے سیدھے رہو۔

سبق ۶۳

چون بحثِ مستثنیٰ در کتاب نحو میر نبود، برائے فائدۂ طلاب افزوده شد۔

بدانکہ: مستثنیٰ لفظیست کہ مذکور باشد بعد الا و اخوات آن یعنی غَیْرَ وسِوٰی وسَوَاءٌ وحَاشَا وخَلَا وعَدَا ومَا خَلَا ومَا عَدَا ولَیْسَ ولَا یَکُوْنُ، تا ظاہر گردد کہ منسوب نیست بسوئے مستثنیٰ آنچہ نسبت کردہ شده است، بسوئے ماقبل وے، وآن ہر دو قسم است: متصل ومنقطع،متصل: آنست کہ خارج کردہ شود، از متعدد، بلفظِ اِلَّا واخوات وے، مثل: جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا. پس زید کہ در قوم داخل بود، از حکم مجئ خارج کردہ شد۔ منقطع: آن باشد کہ مذکور بعدِ الا واخواتِ وے وخارج کردہ نشود از متعدد، بسبب آنکہ مستثنیٰ داخل نباشد در مستثنیٰ منہ، مثل: جَآئَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا کہ حمار در قوم داخل نبود۔

بدانکہ: اعراب مستثنیٰ بر چہار قسم ست؛ اول، آنکہ اگر مستثنیٰ بعد اِلَّا در کلامِ موجب واقع شود، پس مستثنیٰ ہمیشہ منصوب باشد نحو: جَآءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا. وکلام موجب: آنکہ دران نفی ونہی واستفہام نباشد[1] وہمچنین در کلامِ غیر موجب، اگر مستثنیٰ را بر مستثنیٰ منہ مقدم گردانند، منصوب خوانند نحو: مَا جَاءَ نِیْ الا زَیْدًا اَحَدٌ. ومستثنٰائے منقطع ہمیشہ منصوب باشد۔ واگر مستثنیٰ بعد خلا واقع شود بر مذہب اکثر علماء منصوب باشد۔ وبعد مَا خَلَا وَمَا عَدَا، لَیْسَ ولا یَکُوْنُ ہمیشہ منصوب باشد نحو: جَائَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا، وَعَدَا زَیْدًا. دوم: آنکہ مستثنیٰ بعدِ اِلَّا در کلامِ غیر موجب واقع شود، ومستثنیٰ منہ ہم مذکور باشد، پس دران دو وجہ رواست: یکے، آنکہ منصوب باشد بر سبیلِ استثنا، ودیگر آنکہ بدل باشد از ماقبلِ خویش۔ چون: مَاجَآءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا و اِلَّا زَیْدٌ. سوم: آنکہ مستثنیٰ مفرغ باشد یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نباشد، ودر کلامِ غیر موجب[2] واقع شود، پس اعراب مستثنیٰ بہ اِلَّا، درین صورت بحسب عوامل مختلف باشد نحو: مَاجَآءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ وَمَا رَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا وَمَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ. چہارم: آنکہ مستثنیٰ بعد لفظ غَیْر وسِوٰی وَسَوَآءَ واقع شود، پس مستثنیٰ را مجرور خوانند: وبعدِ حَاشَا بر مذہب اکثر، نیز مجرور باشد، وبعضے نصب ہم جائز داشتہ اند چون: جَآءَ نِیْ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وسِوٰی زَیْدٍ وَسَوَآءَ زَیْدٍ و حَاشَا زَیْدٍ.

سبق ٦٤

وبدانکہ: اعراب لفظ غَیْرٌ مثل اعراب مستثنیٰ بالّا باشد در جمیع صور تہائے مذکور، چنانکہ: گوئی: جاءَنِی القَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ و غَیْرَ حِمَارٍ وَمَا جَاءَنِی غَیْرَ زَیْدٍ نِ القَوْمُ و ما جاءَنِی اَحَدٌ غَیْرُ زَیْدٍ و غَیْرَ زَیْدٍ و ما جاءَنِی غَیْرُ زَیْدٍ و مَا رَاَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ وَمَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ. وبدانکہ لفظ غیر موضوعست برائے صفت، وگاہے برائے استثناء آید، چنانکہ اِلّا برائے استثناء موضوعست، وگاہے در صفت مستعمل شود، نحو، قولہ تعالیٰ: لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یعنی غَیْرُ اللّٰهِ وہمچنین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، اور وجوہ اعراب کے اعتبار سے مستثنیٰ کی قسم متعین کریں، نیز اس بات کی وضاحت کریں کہ اِلّا غیر کے معنی میں ہے یا استثناء کے لیے۔

﴿لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا﴾ نہیں سنیں گے وہ اس (جنت) میں کوئی فضول بات سلام کے علاوہ۔ ﴿لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا اِلَّا حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًا﴾ نہیں چکھیں گے وہ اس (دوزخ) میں کسی ٹھنڈک کا مزہ اور نہ پینے کی چیز کا، مگر گرم پانی اور بہتا پیپ۔ ﴿مَا یَنْظُرُ هٰؤُلَاءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً﴾ نہیں منتظر ہیں وہ لوگ مگر ایک سخت آواز کے۔ ﴿لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ﴾ نہیں ڈرا وہ اللہ کے علاوہ کسی سے۔ ﴿یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ﴾ بچتے ہیں وہ لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے مگر ہلکے ہلکے گناہ۔ ﴿لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ﴾ نہیں گفتگو کرے گا کوئی مگر وہ شخص جس کو رحمٰن اجازت دیدے۔ ﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ بے شک تمام انسان خسارہ میں ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے۔ ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾

حاشیہ ص: ۹۱

فائدہ: (۱) کلام موجب وہ کلام ہے، جس میں نفی، نہی اور استفہام انکاری جو نفی کے معنی کو شامل ہو نہ ہو جیسے: قام زید.

فائدہ: (۲) کلام غیر موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہام انکاری ہو۔ جیسے: ما ضرب زید، لا تضرب زیدا، هل جزاءُ الاحسان الا الاحسان (کیا احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ ہو سکتا ہے)۔

نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی۔ ﴿لَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا﴾ رہے وہ ان میں ایک ہزار برس مگر پچاس سال ﴿مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ﴾ نہیں کرتے اسکو مگر ان میں سے تھوڑے۔ ﴿مَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ﴾ نہیں سمجھتے ہیں ان (مثالوں) کو مگر علم والے۔ ﴿لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ﴾ ہم بچالیں گے اس کو اور اس کے گھر والوں کو مگر اس کی عورت کو۔ ﴿لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ﴾ اور مڑ کر نہ دیکھے تم میں سے کوئی مگر تیری عورت۔ ﴿يَخْشَى عِقَابَ اللَّهِ الْعُصَاةُ إِلَّا الصَّالِحُونَ﴾ ڈرتے ہیں اللہ کے عذاب سے نافرمان جو نیک نہیں ہیں۔

حاشیہ ص: ۹۲

فائدہ: الا صفت کے لیے اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کہ إلّا کا استثناء کے لیے ہونا متعذر ہو، اور یہ اکثر اسوقت ہوتا ہے، جب إلّا کے ماقبل جمع ہو، نکرہ ہو اور اس کے افراد متعین نہ ہوں۔ جیسے: لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ (کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے) (ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)۔

ہدایت: (۱) لا الہ الا اللہ میں الا استثنا کے لیے نہیں ہے۔ اس لیے إلّا کے ماقبل "إلٰہ" کے افراد متعین نہ ہونے کی وجہ سے، نہ تو اللہ کا إلٰہ میں دخول یقینی ہے کہ مستثنیٰ متصل قرار دے سکیں اور نہ خروج یقینی ہے کہ مستثنیٰ منقطع قرار دے سکیں، تو إلّا کا بمعنی غیر ہونا یقینی ہے۔ نیز اللہ کو مستثنیٰ متصل مانیں گے، یا مستثنیٰ منقطع۔ اگر مستثنیٰ متصل مانیں گے، تو إلٰہ سے مراد إلٰہ محققہ ہوں گے۔ کیوں کہ مستثنیٰ متصل میں مستثنیٰ کا مستثنیٰ منہ میں دخول یقینی ہوتا ہے یہ اسی وقت ہوگا جب إلٰہ سے مراد إلٰہ محققہ ہوں یہ باطل ہے اس لیے کہ اس صورت میں اللہ کے علاوہ دیگر معبودان برحق کا ہونا ثابت ہو جائیگا۔ اور اگر اللہ کو مستثنیٰ منقطع مانیں، تو اس صورت میں إلٰہ سے مراد إلٰہ باطلہ ہوں گے۔ اس لیے کہ مستثنیٰ منقطع میں مستثنیٰ کا، مستثنیٰ منہ سے خروج یقینی ہوتا ہے، یہ اسی وقت ہوگا جب إلٰہ سے مراد إلٰہ باطلہ لیں، یہ بھی باطل ہے۔ اس لیے کہ اس صورت میں لا إلٰہ سے إلٰہ باطلہ کی نفی ہوتی، اور إلٰہ باطلہ کی نفی سے إلٰہ محققہ کی نفی لازم نہیں آتی ہے۔ بہر حال إلّا کو استثنا کے لیے لینے کی صورت میں توحید ثابت نہیں ہوگی لہٰذا إلّا بمعنی غیر، صفت کے لیے ہی ہوگا یہی حال: لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا، کا ہے۔ هٰذَا مَا تَيَسَّرَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى۔

محمد علی بجنوری۔ استاذ دار العلوم دیوبند

منظومه مأته عامل

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد توحیدِ خداوندو درودِ مصطفےٰ نعتِ آل پاک پیغمبر رسولِ مجتبےٰ

ہست مدح خسرو غازی معین الدین حسین حامیٔ دین آفتابِ معدلت ظلِّ خدا

برخلائق واجب وبربنده باشد فرض عین چون دعایٔ شاہزاده سال ومه صبح ومسا

نصرت وفتح وظفر اقبال وجاه وسلطنت باد باقی ہردور اتاہست امکانِ بقا

بیان عوامل النحو وانواعها

عاملِ اندرنحو صد باشد چنیں فرموده اند شیخ عبد القاہر جرجانی پیر ہدا

معنوی ا زوی دوباشد جمله دیگر لفظیند باز لفظی شد سماعی وقیاسی ای فتا

زان نود یک دان سماعی ہفت دیگر برقیاس آن سماعی سیزده نوع است بے روی وریا

النوع الاول

نوع اول ہفده حرف جربودمیدان یقین کان درین یک بیت آمد جمله بیچون وچرا

باؤ تاؤ کاف ولام وواؤ مُنْذُ مُذخلا رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدا فی عن عَلیٰ حَتّیٰ اِلیٰ

النوع الثانی والثالث

اِنَّ بأ اَنَّ کان لَیتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ ناصبِ اسمند ورافع درخبر ضد مَاوَلا

النوع الرابع

واو یاوہمزه وہلّا آیا وای ہَیَا ناصب اسمند پس این ہفت حرف ای مقتدا

النوع الخامس

اَنْ ولَنْ پس کی اِذَنْ این چار حرف معتبر نصب مستقبل کننداین جمله دائم اقتضا

النوع السادس

إنْ ولم لمّا ولام امر ولای نہی نیز پنج حرف جازم فعلند ہر یک بیدغا

النوع السابع

مَن وما مَہما واَیّ حیثما اِذ ما متیٰ انّما انّی نہ اسم جاز مند مر فعل را

النوع الثامن

ناصب اسم منکر نوع ہشتم چار اسم ہست چون تمیز باشد آن منکر ہر کجا
اولین لفظ عشر باشد مرکب باأحد ہمچنین تا تسع تسعین بہ شمراین حکم را
باز ثانی کم چو استفہام باشد نی خبر ثالث ایشان کأیّن رابع ایشان کذا

النوع التاسع

نہ بود اسمای افعالی کزان شش ناصبند رُوَیْدَ بَلْہ عَلَیْکَ حَیَّہَلْ باشد دھا
پس رُوَیْدَ بازرافع اسم راھیہات دان باز شتّان است سرعان یا دگیراین ھیھا

النوع العاشر

نوع عاشر سیزدہ فعلند کایشان ناقصند رافع اسمند وناصب در خبر چون ماولا
کان صار ارأصبح امسیٰ و اضحیٰ ظلّ بات ما فتیٰ ما دام ما انفکّ لیس باشد از قضا
ما برح ما زال وافعالی کزینہا مشتقند ہر کجا بینی ہمین حکم ست در جملہ روا

النوع الحادی عشر

دیگر افعال مقارب درعمل چون ناقصند ہست آن کاد و کرب با اوشک دیگر عسیٰ

مابعد کو ماقبل سے جوڑنے کے لیے وضع۔

النوعُ الثانی عَشَرَ

رافع اسمائے جنس افعال مدح وذم بود چار باشد نِعْم بئس ساء آنکہ حَبَّذا

النوع الثالث عشر

دیگر افعالِ یقین وشک بود کاں بردو اسم چوں درآید ہر یکے منصوب سازد ہردورا

خِلْتُ باشد با عَلِمتُ پس حَسِبتُ بازَعَمتُ پس ظَنَنتُ با رَاَیتُ پس وَجَدتُ بے خطا

عواملِ قیاسیہ

بعد ازاں ہفت قیاسی اسم فاعل مصدرست اسم مفعول ومضاف وفعل باشد مطلقا

پس صفت باشد کہ آن ما نندِ اسم فاعلست ہفتم اسمِ تام باشد ناصب تمییز را

عواملِ معنویہ

عاملِ فعلِ مضارع معنوی باشد بدان ہمچنین معنی بود عامل یقین در مبتدا

دولت واقبال وجاہ شاہزادہ برکمال در تضاعف باددائم ختم کردم بر دعا

مؤلف کی دیگر تالیفات

تدریس النحو (برائے شائقین و اساتذۂ نحو) یہ صرف ایک بے نظیر کتاب ہی نہیں، بلکہ فن نحو کے اساتذۂ کرام کی خدمت میں انمول تحفہ بھی ہے، جسے اکابر کی زبردست تائید و توثیق حاصل ہے اور پیہم تجربات جس کی افادیت پر شاہد عدل ہیں۔ اس کتاب میں نحو میر کی ترتیب پر اصطلاحات کی باحوالہ جامع مانع تعریف تو ہے ہی لیکن اہم بات یہ ہے کہ ہر سبق کے بعد تمرین کا سلسلہ، اجراء کا سلیقہ اور تدریس کا وہ مخصوص طریقہ بھی پیش کر دیا گیا ہے، جو مصنف کا اختصاص و امتیاز ہے اور تدریس نحو کے متعلق ہدایات اور علمی فوائد و نکات نے تو کتاب میں چار چاند لگا دیے ہیں۔

تدریس الصرف (برائے اساتذہ و شائقین صرف) یہ صرف ایک بے نظیر کتاب ہی نہیں بلکہ فن صرف کے اساتذۂ کرام کی خدمت میں انمول تحفہ بھی ہے، پیہم تجربات جس کی افادیت پر شاہد عدل ہیں۔ اس کتاب میں میزان منشعب، پنج گنج کی ترتیب پر اصطلاحات کی باحوالہ جامع مانع تعریف تو ہے ہی لیکن اہم بات یہ ہے کہ ہر سبق کے بعد تمرین کا سلسلہ، اجراء کا سلیقہ اور تدریس کا وہ مخصوص طریقہ بھی پیش کر دیا گیا ہے، جو مصنف کا اختصاص و امتیاز ہے اور تدریس صرف کے متعلق ہدایات اور علمی فوائد و نکات نے تو کتاب میں چار چاند لگا دیے ہیں۔

الدروس النحویہ (برائے طلبہ سال اول) اس کتاب میں ابتدائی طلبہ کی استعداد کو مد نظر رکھ کر، بلا کم و کاست "نحو میر" کے تمام مضامین کو سلیس اردو کا جامہ پہنا دیا گیا ہے، آسان اردو میں جامع مانع تعریفات کے ساتھ ہر سبق کے بعد قواعد کی مشق و اجراء کا خاص اہتمام کرتے ہوئے ایک تمرینی سلسلہ قائم کیا گیا ہے، جو بحمد للہ بالکل تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔ جس نے ایک طرف کتاب کے حسن کو دوبالا کیا، تو دوسری طرف قارئین کی استعداد سازی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ بہر حال کتاب قابل دید ہے۔

الدروس الصرفیہ (برائے طلبہ سال اول، حصہ اول و دوم و برائے طلبہ سال دوم) یہ من و عن "**الدروس النحویہ**" کے انداز کی کتاب ہے، اگر کوئی فرق ہے، تو یہ ہے کہ یہ فن صرف میں ہے۔ میزان، منشعب اور پنج گنج کی اصل روح کو باقی رکھتے ہوئے، آسان اور دل نشیں، اردو میں ان کے مضامین کو باحوالہ پیش کر دیا گیا ہے؛ چنانچہ اس میں صرف صغیر بھی ہے، صرف کبیر بھی، مہموز معتل، مضاعف کے قواعد بھی، تعلیلات بھی، جابجا علمی نکات بھی اور فنی تحقیقات بھی۔ گویا یہ کتاب "دریا بکوزہ" کا صاف نمونہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ تمرین کے ذیل میں ہر قاعدے اور ہر صیغے کی مثال کلام اللہ ہی سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ اس لیے بھی یہ کتاب لائق توجہ ہے۔

دروس خاصیات (برائے طلبہ سال دوم) اس کتاب میں فصول اکبری کی ترتیب پر خاصیات ابواب کی اصطلاحات کی باحوالہ جامع مانع تعریف تو ہے ہی، لیکن اہم بات یہ ہے کہ ہر سبق کے بعد تمرین کا سلسلہ مخصوص سلیقہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ جس نے کتاب میں چار چاند لگا دیے ہیں۔ اس لیے کتاب لائق توجہ ہے۔

الدروس التصریفیہ اردو زبان میں یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے، اس کے اندر داخل نصاب کتب صرف میں موجود صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف کے تمام متداول مصادر سے صرف کبیر کا ذخیرہ موجود ہے، چنانچہ ماضی، مضارع اور امر، ہر دو معروف و مجہول، نیز مضارع اور امر مؤکد بانون ثقیلہ خفیفہ، ہر دو معروف و مجہول، کی تفصیل گردانیں پوری تحقیق کے ساتھ اس کے اندر ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ اور لطیفہ یہ ہے کہ صیغوں کے املاء کی تصحیح کا جو غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے، اس سے کتاب کی افادیت بڑھتی چلی گئی ہے۔ (فللہ الحمد و المنۃ)
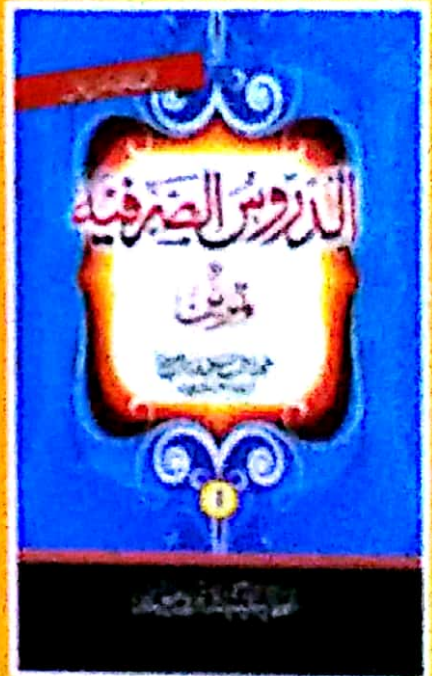
ATĀ PUBLICATIONS DEOBAND
Mobile No. 08057577330